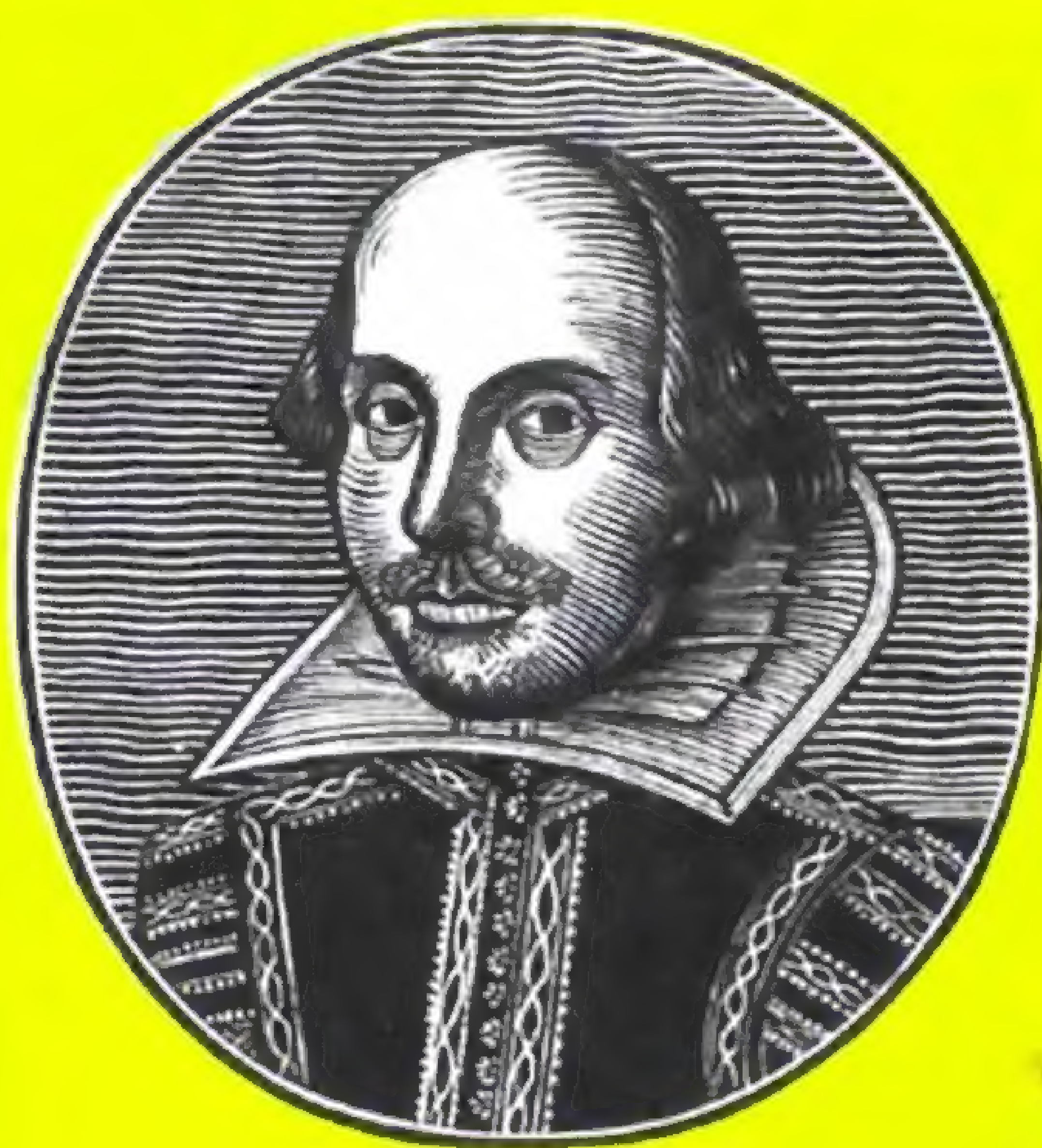
کنگ لیئر

KING LEAR



شیکسپیئر

ترجمہ: عنائت اللہ دہلوی
ترتیب: شیما مجید

کنگ لیئر

شیکسپیئر

ترجمہ: عنایت اللہ دہلوی
ترتیب: شیما مجید

اظہار سنز

۱۹۔اردو بازار لاہور فون:7230150

نام کتاب	:	کنگ لیئر
ناشر	:	سیّد محمد علی انجم رضوی
		اظہار سنز ۱۹، اردو بازار، لاہور
طابع	:	سیّد اظہار الحسن رضوی
		اظہار سنز پرنٹرز، لاہور
قیمت	:	۱۶۰ روپے

کنگ لیئر

تعارف

برطانیہ کے بادشاہ لیئر کی تین بیٹیاں تھیں جن میں سے دو بڑی یعنی گونرل اور ریگن کی شادی بالترتیب ڈیوک آف البانی اور ڈیوک آف کارنوال سے ہو چکی تھی۔ لیئر کی تیسری اور سب سے چھوٹی بیٹی کارڈیلیا ابھی تک کنواری تھی۔ شاہ فرانس اور ڈیوک آف برگنڈی اس سے شادی کے طلبگار تھے اور ان دنوں اسی سلسلے میں لیئر کے دربار میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ اسی سالہ شادی ضعیف لیئر اپنی موت قریب دیکھ کر تخت سے دستبرداری کا فیصلہ کر چکا تھا۔ اس کا منصوبہ تھا کہ اپنی سلطنت تین دامادوں اور ان کی اولادوں میں تقسیم کر دے۔ وہ اپنی بیٹیوں کو بلا بھیجتا ہے تاکہ معلوم کر سکے کہ وہ اس سے کس درجہ محبت کرتی ہیں۔ لیئر ان کو سلطنت کا حصہ ان کی محبت کے تناسب سے دینا چاہتا ہے۔

سب سے بڑی بیٹی گانرل نے لیئر کی محبت میں زمین وآسمان کے قلابے ملا دیے اور کہا کہ "آپ مجھے آنکھوں کے نور، دل کے سرور، جان عزیز اور آزادی سے بڑھ کر پیارے ہیں" بادشاہ کو اس کی چرب زبانی میں سچائی نظر آئی۔ بے حد خوش ہوا اور شفقت پدری کے جوش میں اپنی سلطنت کا تیسرا حصہ اسے، اس کے خاوند اور اولاد کو بخش دیا۔

لیئر نے منجھلی بیٹی ریگن سے بھی وہی سوال کیا۔ مبالغہ آرائی میں ریگن اپنی بڑی بہن گونرل سے بھی آگے نکل گئی۔ اس نے کہا "میری محبت کے آگے گونرل کی محبت ہیچ ہے: رائی اور پہاڑ کا مقابلہ ہے۔ تمام جہاں کی مسرتیں ایک طرف اور جناب کی محبت ایک طرف" بادشاہ کو جواب پسند آیا۔ شکر بجا لایا کہ ایسی محبت کرنے والی بیٹیاں اسے عطا ہوئی ہیں۔ اس نے سلطنت کا ایک تہائی حصہ ریگن اور اس کے خاوند کو بخش دیا۔ اب اس کے پاس سلطنت کا محض ایک تہائی حصہ بچا تھا۔

اب سب سے چھوٹی یعنی کارڈیلیا کی باری تھی۔ بادشاہ اس سے بہت زیادہ محبت کرتا تھا اور اسے اپنی آنکھوں کا نور کہا کرتا تھا۔ لیئر کو توقع تھی کہ کارڈیلیا اظہار محبت میں اپنی بہنوں سے بڑھ جائے گی لیکن اس کہا کہ "ابا! حضور والا سے مجھے اتنی ہی محبت ہے جتنی ازروئے فرض ہونی چاہئے نہ کم ہے اور نہ زیادہ"۔ لیئر حقیقت پسندی کی شناخت نہ کر سکا اس کے پدرانہ جذبات کو ٹھیس لگی اس نے کارڈیلیا سے کہا کہ وہ دوبارہ سوچ کر جواب دے ایسا نہ ہو کہ اپنے حصے سے محروم ہو جائے۔ اس پر کارڈیلیا نے کہا کہ اس کی دونوں بڑی بہنوں نے مبالغہ آرائی سے کام لیا ہے اور اگر انہیں آپ کے سوا کسی اور سے محبت نہیں تو انہوں نے شادیاں کیوں کی ہیں۔ اگر میں نے شادی کی تو بے شک نصف محبت، نصف اطاعت اور نصف خدمت کا حقدار میرا خاوند ہو گا۔ اگر میں اپنی تمام محبت اپنے باپ کو دے دوں اور خاوند کو نہ چاہوں تو اپنی بہنوں کے برعکس، میں کبھی شادی نہ کروں گی۔

کارڈیلیا کو فی الواقعی اپنے باپ سے بے حد محبت تھی لیکن اس وقت وہ بہنوں کی مبالغہ آرائی پر غصے میں بھری بیٹھی تھی بصورت دیگر وہ بھی محبت کرنے والی بیٹی کی طرح اخلاص سے اپنی محبت کا اظہار کر دیتی اور کھری کھری، لیکن باپ کیلئے تکلیف دہ، سچائی بیان نہ کرتی۔ لیئر فطرتاً تیز طبع تھا اور بڑھاپے نے اسے مزید چڑچڑا کر دیا تھا وہ سچائی برداشت نہ کر سکا اور آگ بگولا ہو گیا۔ کہنے لگا کہ اپنی سلطنت کا بقیہ اور تیسرا حصہ بھی مساوی طور پر گانرل اور ریگن میں تقسیم کرتا ہوں اور اس ناشکری لڑکی کو میری وراثت سے کچھ نہ ملے گا۔ لیئر نے اعلان کیا کہ اب وہ صرف نام کا بادشاہ ہو گا اصل حکومت اس کی بیٹیوں اور ان کے خاوندوں کے پاس ہو گی اس کے جلو میں صرف ایک سو سوار ہوں گے اور وہ دونوں بیٹیوں کے پاس باری باری ایک ایک ماہ کیلئے مہمان رہا کرے گا۔

اس کے درباری بادشاہ کے غصے سے خائف تھے لیکن انہیں کارڈیلیا کے انجام پر افسوس تھا۔ ارل آف کنٹ نے اس کے حق میں کچھ کہنا چاہا لیکن اسے بھی ڈانٹ سننا پڑی، "بس خاموش ہو جاؤ ورنہ جان کی خیر نہیں"۔ لیکن لیئر کا یہ سچا خیر خواہ، جو بادشاہ کو اپنا باپ سمجھتا تھا اور اس پر جان فدا کرنے کو عین سعادت خیال کرتا تھا، چپ نہ رہ سکا وہ جانتا تھا کہ بادشاہ اپنے

حق میں کانٹے بو رہا ہے۔ اس نے صاف کہہ دیا، "حضور عالی! آپ غلطی کر رہے ہیں آپ کو دھوکہ دیا جا رہا ہے آپ کی چھوٹی صاحبزادی کو آپ سے دلی محبت ہے جبکہ دوسری دو محض زمانہ ساز ہیں" اس پر لیئر اور بھی بھڑک اٹھا۔ اس کا حال اس دیوانے کا سا تھا جو اپنے ڈاکٹر کو قتل کرنے پر تل جاتا ہے۔ اس نے حکم دیا کہ لیئر پانچ دن کے اندر برطانیہ چھوڑ دے ورنہ اسے قتل کر دیا جائے گا۔ اس پر کنٹ نے کہا، "ان حالات میں اس ملک میں رکنا جلاوطنی سے بدتر ہے جانے سے پہلے چھوٹی شہزادی کو دیوتاؤں کے سپرد کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ بڑی بیٹیاں اپنے والد سے اسی درجہ محبت کریں جس کا انہوں نے اظہار کیا ہے"۔

کنٹ کو جلاوطن کرنے کے بعد لیئر نے کارڈیلیا کے دونوں طلبگاروں یعنی شاہ فرانس اور ڈیوک آف برگنڈی کو بتا دیا کہ وہ اس کی معتوب ہے اور اسے وراثت سے محروم کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ اسے قبول کرنے والے کو کسی طرح کی مالی منفعت کی توقع نہیں رکھنی چاہئے۔ ڈیوک آف برگنڈی جو غرض کا بندہ تھا کارڈیلیا کا خاوند بننے سے باز آیا لیکن شاہ فرانس نے اصلیت سے آگاہ ہونے پر کہا، "مجھے جہیز کی ضرورت نہیں ہے۔ کارڈیلیا کی ہستی خود ایک جہیز ہے۔ وہ میرے ساتھ جائے گی اور میری ملکہ ہوگی۔ اس کا مرتبہ دونوں بہنوں سے ارفع ہوگا اور اس کی ریاست اپنی دونوں بہنوں کے مقبوضات سے بڑی ہوگی"۔ کارڈیلیا رخصتی کے وقت دلگرفتہ تھی۔ اس نے رو رو کر بہنوں سے استدعا کی کہ "پیارے ابا کو کسی طرح کی تکلیف نہ ہونے پائے۔ ان سے ویسی ہی محبت کرنا جیسی تم نے کہا ہے"۔ دونوں بہنوں نے تنک مزاجی سے کہا کہ وہ اپنا فرض پہچانتی ہیں اور انہیں اس کی نصیحت کی ضرورت نہیں چنانچہ وہ جائے اور اپنے خاوند کو خوش کرے جس نے خیرات کے ٹکڑے کی طرح اسے قبول کیا ہے۔ کارڈیلیا کی دلی تمنا تھی کہ باپ ان مکار بہنوں کی بجائے کسی بہتر اور وفادار تعلق دار کے ہاں رہے۔

جیسا کہ طے ہوا تھا، بادشاہ کو پہلا مہینہ گانرل کے ہاں گزارنا تھا۔ ابھی مہینہ پورا ہونے میں کچھ دن تھے کہ لیئر پر اصلیت کھلنے لگی۔ گانرل باپ کے سامنے آنے سے کترانے لگی۔ باپ کے جلو میں سو سوار اسے کھلنے لگے۔ گھر والی کی بے رخی دیکھ کر نوکر چاکر بھی نافرمان ہوئے بلکہ گستاخی پر اتر آئے۔ لیئر سب کو دیکھتا لیکن تجاہل عارفانہ سے کام لیکر خاموش رہتا۔ اس کے

پاس اور کوئی چارہ کار نہ تھا۔

اگرچہ ارل آف کنٹ کو پانچ دن کے اندر برطانیہ چھوڑ دینے کا حکم ملا تھا لیکن وفا نے اسے اجازت نہ دی کہ اپنے آقا کو سرد مہر اور غرض پرست بیٹیوں کے رحم و کرم پر چھوڑ کر چلا جائے۔ جوش وفا میں کنٹ نے اپنی شان و شوکت ترک کی اور بھیس بدل کر لیئر کے معمولی خدمتگاروں میں شامل ہو گیا۔ اس نے اپنا نام بھی بدل کر کیئس رکھ لیا تھا۔ اسے جلد ہی اپنی وفاداری دکھانے کا موقع مل گیا۔ گانرل کے داروغہ نے اپنی مالکن کی شہ پر لیئر کے ساتھ گستاخی کی اور کیئس نے اسے اٹھا کر بدرو میں پھینک دیا۔ اپنی بے کسی اور بدنصیبی کے اس دور میں کیئس کی ذات لیئر کو غنیمت محسوس ہوئی اور وہ اس کے کافی قریب ہو گیا۔

پرانی روایات کے مطابق لیئر کے دربار سے بھی ایک مسخرا وابستہ تھا۔ راج پاٹ کی تقسیم کے بعد بھی مسخرا لیئر کے ساتھ رہا۔ وہ اپنی بذلہ سنجی، لطیفہ گوئی اور دل لگی سے اب بھی بادشاہ کا غم غلط کرنے کی کوشش کرتا تھا۔ ایک دن مسخرے نے گانرل کی موجودگی میں کہا "ہمارے بادشاہ سلامت پہاڑی چڑیا کی مانند ہیں جو کوئل کے انڈے سیہ کر بچے نکالتی ہے اور وہ بڑے ہو کر محبت کا بدلہ یوں دیتے ہیں کہ اسی چڑیا کو مار ڈالتے ہیں"۔ ایک دوسرے موقع پر وہ کہتا ہے، "پہلے گھوڑا چھکڑے کو کھینچتا تھا لیکن اب چھکڑا گھوڑے کو کھینچ رہا ہے"۔ یوں اس نے بادشاہ کو گھوڑے اور گانرل کو چھکڑے سے تشبیہ دی۔ ایک اور موقع پر وہ کہتا ہے کہ "شاہ لیئر کا کیا پوچھتے ہو۔ پہلے وہ شاہ تھے اب لیئر کا سایہ ہیں" مسخرا گانرل کے بگڑنے کی بھی زیادہ پروا نہ کرتا تھا۔

گانرل کی بے پروائی اور سرد مہری بڑھتی چلی گئی اور بالآخر وہ اپنے باپ کو ذلیل کرنے پر اتر آئی۔ ایک روز لیئر سے کہنے لگی اس کے سو سوار مفت کا اسراف اور بلا ضرورت ہیں۔ اس نے مزید کہا کہ "آپ بوڑھے ہیں۔ آپ کی صحبت بوڑھوں میں ہونی چاہئے نہ کہ ان مسٹنڈوں میں۔ مہربانی فرما کر ان کی تعداد کم کریں" لیئر کو اپنی بیٹی سے اتنی صاف بد تمیزی کی توقع نہ تھی۔ کہنے لگا کہ "یہ میرے سو سوار مفت خورے، شریر اور بلوائی نہیں بلکہ سب کے سب شریف، نیک چلن اور جان نثار ہیں" لیئر اپنی بیٹی کو احسان فراموش، سنگدل اور دریائی عفریت سے

زیادہ مہیب قرار دیتے ہوئے بد دعا دیتا ہے کہ وہ تمام عمر بے اولاد رہے اور اگر کوئی اولاد ہو بھی تو ایسا سلوک کرے کہ اس پر نافرمان اولاد کا سانپ کے زہر سے بدتر ہونا ثابت ہو جائے۔

موقع پر موجود گونرل کے خاوند ڈیوک آف البانی نے معذرت کی لیکن غصے میں آپے سے باہر لیئر نے اپنے سواروں کو کوچ کا حکم دیا کہ وہ اب اپنی بیٹی ریگن کے ہاں قیام کرے گا۔ لیئر نے اپنی آمد کی پیشگی اطلاع کیلئے کینٹ کو قاصد بنا کر بھیجا۔ گونرل نے بھی بہن کی طرف قاصد بھیج دیا کہ والد صاحب بد مزاج ہو گئے ہیں اور جونہی تمہارے پاس پہنچیں صاف کہہ دینا کہ اپنے سوار کم کریں۔ اتفاق سے کینٹ اور گونرل کا داروغہ ایک ہی وقت میں وہاں پہنچے۔ کینٹ اس سازش بھانپ گیا۔ اس نے داروغہ کو پیٹ ڈالا۔ ریگن نے اپنے والد کی بھی پروانہ کی اور اس کے قاصد کو بیڑیاں لگوا دیں۔ لیئر وہاں پہنچا تو اس کی پہلی نظر اپنے قاصد کی حالت زار پر پڑی اور اس پر مستزاد یہ کہ ریگن اور اس کا شوہر استقبال کو بھی نہیں آئے۔ لیئر کے اصرار پر وہ آئے تو گونرل بھی ہمراہ تھی جو ریگن کو ہم خیال بنانے پہلے سے وہاں پہنچ چکی تھی۔ ریگن نے، بجائے باپ کو خوش آمدید کہنے کے، اسے مشورہ دیا کہ ”اب آپ بہت بوڑھے ہو گئے ہیں، اور آپ کی عقل کمزور۔ آپ کو چاہئے کہ ان کی رائے پر چلیں جو آپ سے زیادہ دانا ہیں“ گونرل نے اسے پچاس سوار کم کرنے کو کہا۔ ریگن نے کہا کہ ان کی بھی کیا ضرورت ہے۔ پچیس کافی ہیں۔ غرضیکہ دونوں بہنیں اسے قائل کر رہی تھیں کہ اسے سواروں کی ضرورت نہیں۔ اس کی ضروریات کا خیال ان کے ملازم رکھ سکتے ہیں۔

بیٹیوں کی احسان فراموشی نے لیئر کا کلیجہ چھلنی کر دیا۔ اوپر سے پچھتاوا کہ اپنی زندگی میں سلطنت کیوں چھوڑی۔ رفتہ رفتہ اس کی دماغی حالت میں فرق آنے لگا۔ حالت جنوں میں کہنے لگا، ”ان انوکھی چڑیلوں سے ایسا انتقام لوں گا کہ دنیا دیکھے گی“۔ لیکن یہ دھمکیاں ایک بے کس کی بڑ تھیں۔ لیئر کو وہاں ایک پل رکنا گوارہ نہ تھا۔ شدید طوفان باد و باراں میں وہ اپنے سواروں کو کوچ کا حکم دیتا ہے۔ ایک لق و دق میدان میں بادشاہ کے سوار اس سے بچھڑ گئے، صرف مسخرا ساتھ رہ گیا۔ وہ اس وقت بھی اپنے مخصوص انداز میں لیئر کو آمادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ رات بیٹیوں کے پاس گزار لینے میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن لیئر اس پر کسی طرح تیار نہیں۔ اس

اثناء میں کیئس کے روپ میں کنٹ اور بکھرے سواروں میں سے کچھ دوبارہ لیئر سے آملتے ہیں۔ اچانک انہیں ایک جھونپڑی نظر آتی ہے۔ کینٹ کوشش کرتا ہے کہ بادشاہ اس جھونپڑی میں پناہ لینے پر آمادہ ہو جائے کیونکہ انسان میں شدید موسم کے مصائب کی تاب کہاں۔ لیکن لیئر اسے بتاتا ہے کہ جسمانی تکلیف کا احساس اس وقت ہوتا ہے کہ جب ذہنی سکون میسر ہو۔ اولاد کی احسان فراموشی کے معنی ہیں کہ منہ، اس ہاتھ کو کاٹنے لگے جو اس میں لقمے ڈالتا ہے۔ بہر حال لیئر جھونپڑی میں جانے پر آمادہ ہو جاتا ہے جہاں پہلے سے ایک فقیر برے حالوں میں نیم ملبوس موجود تھا۔ لیئر نے اس فقیر کو بھی کوئی باپ خیال کیا جسے بیٹیوں نے گھر سے نکال دیا ہے اس کے ذہن میں بیٹھ گیا تھا کہ اولاد کا ستایا ہوا شخص ہی ان حالوں کو پہنچ سکتا ہے۔

کنٹ کو یقین ہو گیا کہ بادشاہ کا دماغ چل گیا ہے۔ صبح ہونے پر وہ لیئر اور بچے کھچے وفادار سواروں کو لئے ڈاور کے قلعہ میں پہنچتا ہے جہاں بحیثیت کنٹ اس کا کچھ اثر ورسوخ باقی تھا۔ کنٹ لیئر کو وہاں چھوڑ کر فرانس چلا جاتا ہے اور کارڈیلیا کو سب حال کہہ سناتا ہے۔ کارڈیلیا کی درخواست پر شاہ فرانس آمادہ ہو جاتا ہے کہ وہ لیئر کی مدد کرے گا اور نافرمان بیٹیوں سے سلطنت چھین کر اسے واپس کرے گا۔ کارڈیلیا لشکر کشی کرتی فوج کے ہمراہ ڈاور پہنچی تو لیئر جنگلی پتوں اور کانٹوں کا تاج پہنے کھیتوں میں سرگرداں تھا۔ اس کا علاج کروایا گیا۔ کارڈیلیا سے ملاقات کے وقت بھی اس کی ذہنی حالت پوری طرح صحیح نہ تھی۔ کارڈیلیا اسے اپنی محبت اور اطاعت کا یقین دلاتی ہے اور وہ معافی مانگتے ہوئے کہتا ہے "اگر تم مجھ سے محبت نہ بھی کرو تو حق بجانب ہو لیکن تمہاری بہنوں کو کیا ہو گیا۔ ان کا خون بلاوجہ سفید ہو گیا" ڈاکٹروں کے علاج سے لیئر صحت یاب ہونے لگا۔

گونرل اور ریگن دونوں نے اپنے خاوندوں سے وفا نہ کی۔ دونوں کا آشنا ایک ہی شخص ایڈمنڈ متوفی ارل آف گلوسسٹر کا حرامی بیٹا تھا۔ اس نے عیاری سے گلوسسٹر کے جائز وارث کو محروم کر کے ارل شپ غصب کر لی تھی۔ انہی دنوں ریگن کا خاوند فوت ہوا اور اس نے فوراً ایڈمنڈ سے شادی کا اعلان کر دیا۔ گانرل نے جوش رقابت میں بہن کو زہر دیدیا۔ اس کے شوہر

ڈیوک آف البانی کو حقیقت حال کا علم ہوا تو گانرل کو قید کر دیا گیا جہاں اس نے سنکھیا پھانک کر خودکشی کر لی۔ کارڈیلیا کی فوج کا مقابلہ گانرل اور ریگن کے لشکر سے ہوا جس کا سپہ سالار ایڈمنڈ تھا۔ کارڈیلیا کو شکست ہوئی اور اسے قیدی بنالیا گیا۔ کارڈیلیا حالت قید میں جان پر کھیل گئی۔ اس کی وفات کے بعد لیئر کی بیماری پھر عود کر آئی۔ ہر چند کنٹ اسے یقین دلاتا ہے کہ وہ کیئس اس کا پرانا وفادار کنٹ ہے لیکن خلل دماغ کے باعث وہ یہی کہتا رہا کہ کنٹ اور کیئس کا ایک ہونا کس طرح ممکن ہے۔ لیئر اسی حالت میں عالم بالا کو سدھارا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد کنٹ بھی چل بسا۔

ایڈمنڈ کے بھائی پر اس کی عیاری کا راز کھلا اور وہ اس کے ہاتھوں قتل ہو گیا۔ گانرل کا شوہر جو ہمیشہ اپنی بیوی کی نافرمانی کو بری نظر سے دیکھتا اور اسے ٹوکتا تھا، لیئر کی جگہ صاحب تخت و تاج ہوا۔

لیئر ہمیں ایک ایسے شدید تجربے کا احساس دیتا ہے جو اپنی وسعت، گہرائی اور رفعت میں دوسرے بیشتر ڈراموں سے بڑھ کر ہے۔ کائنات کی سی وسعت رکھنے والا ایک ہنگامہ ہے جس میں مختلف کردار اپنے اپنے جذبات اور خیالات لئے سرگرداں ہے۔ کائناتی کینوس کے اس ڈرامے میں اسی کی سی پراگندگی، بے راہ روی، سرد مہری اور تاریکی ہے جسے محبت کی آگ بھی کم نہیں کر سکتی لیکن بالآخر فطرت خود اس کے خلاف بغاوت کر دیتی ہے اور دلوں میں دب کر رہ جانے والی محبت کی آگ دوبارہ بھڑک اٹھتی ہے لیکن یہ محبت مرے ہوئے راج ہنس کا نغمہ ہے جو اپنی الم ناکی میں دوسرے تمام نغموں سے زیادہ زود اثر ہے۔

انسانوں کی قسمت ان کی کوششوں سے اتنی دور اور بے بہری کیوں ہے؟ ڈرامے میں یہ سوال بار بار اٹھایا گیا ہے۔ یہ زندگی کیا ہے؟ اور اس کا یہ سب ہنگامہ کیوں ہے؟ موت کیا ہے اور اس کی اہمیت کتنی ہے؟ جواب میں کچھ اشارات ڈرامے ہی میں مل جاتے ہیں۔ یہ جوابات کبھی باہم ہم آہنگ اور موافق اور کبھی متضاد و متصادم ہیں لیکن ڈرامہ بنیادی طور پر ان فلسفیانہ سوالوں کے مبحث پر مبنی نہیں ہے۔ بنیادی طور پر یہ ایک ٹریجڈی ہے اور اس میں کسی مربوط فلسفہ کے پیش کئے جانے کی ضرورت تھی اور نہ ہی ایسی کوئی کوشش کی گئی ہے۔

اس کھیل کا توہم پرست کردار ارل آف گلوسسٹر کھیل کے آغاز میں تقریر کرتا ہے "یہ موجودہ سورج اور چاند گرہن کچھ اچھی خبر نہیں دیتے۔ اگرچہ عقل مختلف دلائل سے اس کی تردید کر سکتی ہے لیکن اس کا استدلال واقعات کے سامنے بے وزن ہوا جاتا ہے۔ محبت کی آگ سرد ہو رہی ہے۔ بھائی بھائی سے جدا ہو رہا ہے۔ شہروں میں غدر، ملکوں میں فساد، محلات میں بغاوتیں، بیٹے اور باپ میں اختلاف۔ میرا یہ ولین بیٹا بھی اسی رو میں بہہ رہا ہے۔ باپ کے خلاف بیٹا! بادشاہ بھی اسی تعصب اور بے راہ روی کا شکار ہے۔ باپ اپنی بیٹی کے خلاف ہے۔ ہم اپنا بہترین زمانہ دیکھ چکے ہیں۔ ہماری آخری عمر کیا ہنگامہ برپا کر رہی ہے: سازشیں، کھوکھلا پن، دغا اور تباہ کن ابتری۔ اس ولن کا پتہ چلاؤ۔ ایڈمنڈ جو چاہتے ہو کرتے جاؤ، تمہارا کچھ نہیں بگڑنے کا۔ وہ ارفع اور مخلص کنٹ جلاوطن۔ اس جرم اس کی دیانتداری۔ واہ!"

اس کے فوراً بعد ایڈمنڈ کی خود کلامی سامنے آتی ہے۔ "دنیا کا عجیب چلن ہے کہ جب ہم، اکثر اپنی غلطیوں کی وجہ سے، مصیبت میں گرفتار ہوتے ہیں تو اس کا ذمہ دار سورج، چاند اور ستاروں کو ٹھہراتے ہیں جیسے جرم ہم سے جبراً کروایا گیا ہو۔ جاہل، چور اور دغاباز ہم سب سیاروں کی گردش کے باعث ہیں، جھوٹے اور زانی ستاروں کے اثر سے اور بدباطن خدا کی مرضی سے ہیں"

انسان کے مختار یا مجبور ہونے یعنی جبر و قدر کا مسئلہ ڈرامے میں لاینحل رہتا ہے۔ ہم جانچ نہیں سکتے کہ خود شیکسپیئر کا اس سلسلے میں کیا نظریہ ہے۔ وہ مختلف تجربات کو مختلف زاویوں سے اور مختلف سطحوں پر وجدان کی مدد سے دیکھتا ہے۔ نہ صرف دیکھتا ہے بلکہ بڑی چابکدستی سے بیان بھی کر دیتا ہے۔ یہ اندازہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ وہ خود کس نظریے کا موئید ہے۔

ایڈمنڈ فطرت کا بچہ ہے۔ اس کی ماں اور باپ کا تعلق قانونی طور پر تسلیم شدہ نہیں تھا۔ چنانچہ ایڈمنڈ مدد کیلئے فطرت سے اپیل کرتا ہے۔ زندگی کے سفر میں سماج نے اسے مرکزی دھارے سے نکال کر کنارے پر لا پھینکا ہے۔ اسے سماج سے انتقام لینا ہے اور اس کے اصولوں سے اس کا کچھ واسطہ نہیں۔

"اے فطرت تو میری دیوی ہے۔ میرے جذبات تیری خدمت کیلئے وقف ہیں" ایڈمنڈ

کے نزدیک انسانی زندگی کے وہ مقامات اور لمحات جہاں اس کی قوت جواب دے جاتی ہے تو اسے کسی ہمہ گیر طاقت کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ جو اسے اپنے دامن میں پناہ دے سکے اور وہ اپنی ناکامیوں کو کامیابیوں میں بدل سکے یا کم از کم انہیں برداشت کرنے کے قابل ہو جائے۔ یہ قوت کبھی دیوتاؤں کا روپ دھارتی ہے اور کبھی سیاروں کا اثر۔ یہ سب ہم اپنے نفس کی تسکین کیلئے اپنے تخیل کے زور پر تخلیق کرتے ہیں۔

لیکن گلوسسٹر دیوتاؤں کو انسانی تخیل نہیں بلکہ ایک خارجی وجود کے طور پر تسلیم کرتا ہے۔ کہتا ہے "ہم دیوتاؤں کیلئے اسی طرح ہیں جیسے کھلنڈرے لڑکوں کیلئے مکھیاں۔ اور وہ ہمیں اپنے کھلنڈرے پن میں ہلاک کرتے چلے جاتے ہیں" لیکن کھیل میں یہ کہیں واضح نہیں ہوتا کہ دیوتاؤں کو اتنا ظالم ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ اس کے برعکس ایڈگر دیوتاؤں کو منصف خیال کرتا ہے۔ دیوتا سچے ہیں چنانچہ وہ نیکی کے طرفدار اور بدی کے خلاف ہیں۔

مختلف کرداروں کے بیان زندگی کے متعلق بحث کو آگے بڑھاتے ہیں۔ اگرچہ کسی ایک نظریئے کو دوسرے پر فوقیت نہیں دی گئی لیکن بحیثیت مجموعی انسان اپنی مجبوری کا اعتراف کرتا نظر آتا ہے کہ وہ کتنا ہی ارفع اور بلند کیوں نہ ہو جائے بعض حدود سے آگے نہیں جا سکتا۔ جہاں ہمیں نفس انسانی کی تعصید پر مسرت ہوتی ہے وہاں اس کی تحدیدات پر غصہ بھی آتا ہے۔

لیئر کے کردار میں ایک نہایت طاقتور روح ایک کمزور عقل کے ساتھ وابستہ ہے۔ ذہنی طور پر ہیچ ہے لیکن اپنے جذبات کی شوریدگی میں شیکسپیئر کے کسی اور کردار سے کم نہیں ہے۔ اس کی شخصیت کے مختلف پہلو اپنی تاب و توانائی میں ہم آہنگ نہیں ہیں۔ اسی لئے اس میں وحشت جنم لیتی ہے جو اس کی دیوانگی کا سبب ہے۔

اس کا خیال ہے کہ سر دربار اس کی بیٹیاں اس سے اپنی محبت کا اعتراف انتہائی مبالغہ انگیز انداز میں کریں۔ یہی وہ حرکت ہے جسے کارڈیلیا فضول سمجھتی ہے۔ وہ محبت کرتی ہے لیکن اس کے اظہار کو فضول سمجھتی ہے۔ یہ حرکت لیئر کے نزدیک سر دربار ہتک کے مترادف ہے۔ وہ اپنے غرور اور خودسری میں کارڈیلیا اور کینٹ کے سادہ خلوص کو دھتکار دیتا ہے۔ لیکن اس کی

دونوں بیٹیاں جلد ہی اسے بتادیتی ہیں کہ وہ ایک بے وقوف بوڑھا ہے جو اپنے حقوق دوسروں کو دے چکا ہے چنانچہ اب اسے من مانی کرنے کی بجائے ان کے رحم وکرم پر رہنا ہوگا۔ بلند فطرت مگر جذباتی اور جلدباز لیئر اس سلوک کو برداشت نہیں کر سکتا۔ وہ جذبات میں تلملا اٹھتا ہے اور اپنی بیٹیوں کو بد دعا دیتا ہے لیکن فوراً ہی صبر اس پر غالب آجاتا ہے۔

یہ کھیل ایک طرح سے انسانیت کے کائنات سے تعلق اور انسانیت کی تکمیل کی خواہش کا آئینہ دار ہے۔ لیئر ایک سطحی تہذیب میں گھرا ہوا ہے جس میں خلوص کا عنصر مفقود ہے۔ انسان دوبارہ عنصری زندگی کی طرف بھاگنا چاہتا ہے۔ لیئر انسانیت سے فرار اختیار کرتا ہے اور اس کا تعقل و تفکر کمزور پڑ جاتا ہے۔ وہ جبلت سے رجوع کرتا اور فطرت میں پناہ ڈھونڈتا ہے۔ انسانیت خواہشات اور مدعاؤں کے تضاد کو ناپسند کرتی ہے اور اس کے خلاف بغاوت کرتی ہے۔ لیئر حالانکہ خود بے انصاف تھا، انصاف چاہتا ہے اور نہ ملنے پر خود انصاف پر بھی لعنت بھیجتا ہے۔ وہ فطرت میں پناہ لیتا ہے: اس افراتفری میں جہاں طوفان ہے، سمندر کی گرج ہے۔ ایک ہٹیلا انسان بغیر کسی پناہ گاہ کے چٹیل میدان میں اپنے مقدر کی سزا بھگت رہا ہے۔ وہ اپنی ناانصافی کا کفارہ ادا کرتا ہے۔ لیئر کے ذہن میں بھی ایک طوفان برپا ہے۔ اس کا اندرونی تلاطم بیرونی طوفان سے کہیں زیادہ شدید اور اذیت دہ ہے۔ بیرونی طوفان اس کے داخلی غم و غصہ کا عکاس ہے۔ یہ طوفان اس کے اندر جلا کر راکھ کردینے والی آگ کا آئینہ دار ہے تیز طوفانی ہوا اس کے اندر کے جذباتی مدوجزر کی عکاس ہے۔ لیئر اب ایک غریب، کمزور اور ناتواں انساں ہے جس کی عقل ماؤف ہو جا رہی ہے۔ اس کی خودسری ختم ہو رہی ہے اور اسے لفظ "ضرورت" کے مفہوم سمجھ میں آرہے ہیں۔ اب اسے پتہ چلتا ہے کہ ضرورت عجیب چیز ہے جو حقیر کو قیمتی اور انمول بنا دیتی ہے۔

اس کھیل میں غیر فطری جذبات، اعمال، ذہنی حالتوں اور خیالات کی طرف بلیغ اشارے دیئے گئے ہیں۔ حیوانات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انسان کے گھناؤنے پہلوؤں کو کنایتاً بیان کیا گیا ہے۔ کبھی کبھار غصہ، وحشت، طاقت، دھوکا، سستی، ننگاپن، کھوکھلاپن اور اندھاپن مختلف جانوروں کی صفاتی ارواح معلوم ہونے لگتی ہیں۔ عفریت صفت انسانوں کا

مطالعہ ٹام کے کردار میں کیا گیا ہے۔

فول کا کردار بھی قابل ذکر ہے۔ ہم طوفان کے آخر میں خوف اور رحم کے جذبات کے باعث فن کی ان بلندیوں کا ادراک کرتے ہیں جہاں افسردگی موجود نہیں لیکن اس کے کرب کی عظمت محسوس ہوتی ہے۔ ہم خود بھی لیئر کے ساتھ ساتھ بلند اور ارفع ہوتے چلے جاتے ہیں۔ وہ لیئر جواب مصفا ہو چکا ہے کیونکہ اسے مثالی پیکر یعنی کارڈیلیا کے حضور پیش ہونا ہے۔

جب کارڈیلیا کو محسوس ہو جاتا ہے کہ اس نے اپنی نیک نیتی کے باوجود زک اٹھائی ہے تو وہ اس کا ذمہ دار نصیب کو ٹھہراتی ہے۔ اس کھیل کے بد کردار اپنی دنیاوی ہوس و حرص کی تکمیل میں جسمانی اور روحانی موت خریدتے ہیں۔ جبکہ نیک کردار اپنے دکھ درد کے باعث خامیوں سے پاک ہو جاتے ہیں۔ ایڈگر، کنٹ اور البانی کی موت بے معنی ہے۔ وہ بلند تر مرتبہ پا چکے ہیں۔ ڈرامہ حیوانی اور آفاقی زندگی کی اقدار کے مابین ہونے والی کشاکش سے مامور ہے۔ ایڈمنڈ جیسا شخص بھی مرتے ہوئے دیوتاؤں کو مان لیتا ہے۔

اسی لئے اس کھیل کو قنوطیت پرور، تاریک اور یاس انگیز کہنا درست نہیں۔ اس کے برے کردار بھی مرتے ہوئے ترفع پا جاتے ہیں۔ اس میں موت غیر اہم ہے اور بہت کچھ موت سے ماورا دکھایا گیا ہے۔

ارشد رازی

اشخاصِ تمثیل

لی ار— بادشاہ برطانیہ۔

بادشاہ فرانس۔

برگنڈی کا نواب

کورنوال کا نواب

البانی کا نواب

کنت کا رئیس

گلوسٹر کا رئیس

ایڈمنڈ :— گلوسٹر کا غیر صحیح النسب بیٹا

کوران :— ایک درباری۔

ایک بڈھا آدمی :— جو رئیس گلوسٹر کی ایک اسامی ہے۔

ایک ڈاکٹر

ایک مسخرا

اوسوالد :— گونرل کا خانساماں یا داروغہ

ایک کپتان :— جسے ایڈمنڈ نے مقرر کیا ہے۔

ایک مناد

نواب کورنوال کے خدام

گونرل
ریگن
کوردیلیا
} بادشاہ لی ار کی بیٹیاں

بادشاہ لی ار کے جلوس کے سوار، فوجی سردار قاصد، سپاہی اور ملازمین

THE ACTORS' NAMES

LEAR, King of Britain
KING OF FRANCE
DUKE OF BURGUNDY
DUKE OF CORNWALL
DUKE OF ALBANY
EARL OF KENT
EARL OF GLOUCESTER
EDGAR, son to Gloucester
EDMUND, bastard son to Gloucester
CURAN, a courtier
Old Man, tenant to Gloucester
Doctor
Fool
OSWALD, Steward to Goneril
A Captain employed by Edmund
Gentleman attendant on Cordelia
A Herald
Servants to Cornwall
GONERIL, REGAN, CORDELIA, } daughters to Lear

*

بادشاہ لی ار

جزو اول

پہلا منظر

(بادشاہ لی ار کا قصر رئیس **کنت** اوُر نواب **گلوستر** اور ایڈمنڈ اندر آتے ہیں)

کنت۔ میں سمجھا کرتا تھا کہ بادشاہ سلامت کو نواب البانی سے بمقابلہ نواب کورنوال کے زیادہ تعلق اور محبت ہے

گلوستر۔ ہم سب کا بھی یہی خیال تھا۔ لیکن اب سلطنت کی تقسیم سے معلوم ہوا کہ ان دونوں کو برابر رکھنے کا اس درجہ خیال کیا گیا ہے کہ اگر ان دونوں نوابوں میں سے کوئی نواب بھی تحقیق کرنے بیٹھے تو نہیں کہہ سکتا کہ اس کا حصہ دوسرے پر قابل ترجیح ہے۔

کنت۔ نواب گلوستر کیا یہ آپ کے صاحبزادے ہیں؟

گلوستر۔ ان کی غورو پرواخت تو میرے ہی ذمہ رہی ہے۔ میں تو اسے اپنی اولاد سمجھنے میں ہمیشہ ہی شرمندہ رہا۔ مگر اب کچھ بے غیرتی سی چھا گئی ہے۔ کیا اس میں آپ نے کوئی خرابی دیکھی؟۔

کنت۔ خرابی جو ہو گئی اس کا رفع کرنا تو اب ممکن نہیں کیونکہ نتیجہ اس کا ایک خوشرو نوجوان ہے۔

گلوستر۔ نہیں۔ میرا ایک اور لڑکا بھی ہے جو صحیح النسب ہے۔ شاید وہ اس سے دو ایک برس بڑا ہو گا' مگر وہ مجھے اتنا عزیز نہیں ہے جس قدر کہ یہ شہدا عزیز جو بلانے سے بھی پہلے بڑی بیبا کی سے اس دنیا میں آن کودا۔ مگر کیا عرض کروں اس کی ماں واقعی بڑی حسین تھی۔ اس وجہ سے اور بھی اسے اپنی اولاد ماننا پڑا۔ ایڈمنڈ تم آپ سے

Act 1 Scene 1

(Enter the Earl of Kent, the Duke of Gloucester, and Edmond)

Kent	I thought the King had more affected the Duke of Albany than Cornwall.
Gloucester	It did always seem so to us, but now in the division of the kingdom it appears not which of the Dukes he values most; for qualities are so weighed that curiosity in neither can make choice of either's moiety.
Kent	Is not this your son, my lord?
Gloucester	His breeding, sir, hath been at my charge. I have so often blushed to acknowledge him that now I am brazed to 't.
Kent	I cannot conceive you.
Gloucester	Sir, this young fellow's mother could, whereupon she grew round-wombed and had indeed, sir, a son for her cradle ere she had a husband for her bed. Do you smell a fault?
Kent	I cannot wish the fault undone, the issue of it being so proper.
Gloucester	But I have a son, sir, by order of law, some year older than this, who yet is no dearer in my account. Though this knave came something saucily to the world before he was sent for, yet was his mother fair, there was good sport at his making, and the whoreson must be acknowledged. (To Edmond) Do you know this noble gentleman, Edmond?

واقف ہو؟

ایڈمنڈ:۔ نہیں حضور میں واقف نہیں۔

گلوسٹر:۔ یہ نواب صاحب کنٹ ہیں۔ یاد رکھو یہ میرے بڑے ہی معزز دوست ہیں۔

ایڈمنڈ:۔ میرے لائق جو کار خدمت ہو اس کے لئے حاضر ہوں۔

کنٹ:۔ میں تم سے دلی تعلق پیدا کرنا چاہتا ہوں اور جی چاہتا ہے کہ تم سے زیادہ واقفیت حاصل ہو۔

ایڈمنڈ:۔ کیا خوب ہو کہ میں اپنے کو کسی لائق ثابت کروں۔

گلوسٹر:۔ یہ نو برس سے پردیس میں تھا اور اب پھر اسے وہیں جانا پڑے گا(اندر سے نفیر بجنے کی آواز آتی ہے) بادشاہ سلامت تشریف لا رہے ہیں۔

(ایک آدمی ہاتھ پر تاج شاہی رکھے آتا ہے۔ باشاہ لی ار۔ نواب کورنوال۔ نواب البانی۔ گونرل۔ ریگن۔ کوردیلیا۔ شاہ فرانس۔ نواب برگنڈی بھی آتے ہیں)

لی ار:۔ گلوسٹر تم جاؤ اور بادشاہ فرانس اور نواب برگنڈی کی خدمت میں حاضر رہو۔

گلوسٹر:۔ جہاں پناہ۔ ابھی جاتا ہوں(گلوسٹر اور ایڈمنڈ چلے جاتے ہیں)۔

لی ار:۔ اس وقت ہم اپنے سربستہ مقاصد کو ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ ذرا یہ نقشہ ادھر اٹھا دو۔ معلوم رہے کہ ہم نے اپنی سلطنت کے تین حصے کئے ہیں۔ اور اب اپنی ضیعیفی کا خیال کر کے ہمارا قطعی ارادہ ہے کہ سلطنت کے کاروبار اور فکروں سے سبکدوش ہو کر یہی چیزیں زیادہ قوی اور جوان ہاتھوں کے سپرد کریں' اور ہم ہلکے پھلکے ہو کر موت کیطرف رجوع ہوں۔ تم دونوں ہمارے لخت جگر ہو یعنی نواب کورنوال اور ہمرے نورالعین نواب البانی جن سے ہمیں کم محبت نہیں۔ سنو کہ ہم اپنی بیٹیوں کو جو کچھ ہم نے ان کیلئے تجویز کیا ہے انھیں دینا چاہتے ہیں تاکہ آئندہ کوئی نزاع نہ ہو۔ ہماری سب سے چھوٹی بیٹی کے عشق میں بادشاہ فرانس اور نواب برگنڈی رقیب

Edmond	No, my lord.
Gloucester	(to Edmond) My lord of Kent. Remember him hereafter as my honourable friend.
Edmond	(to Kent) My services to your lordship.
Kent	I must love you, and sue to know you better.
Edmond	Sir, I shall study deserving.
Gloucester	(to Kent) He hath been out nine years, and away he shall again. (Sennet) The King is coming. (Enter King Lear, the Dukes of Cornwall and Albany,Goneril, Regan, Cordelia, and attendants)
Lear	Attend the lords of France and Burgundy, Gloucester.
Gloucester	I shall, my lord. (Exit)
Lear	Meantime we shall express our darker purpose. Give me the map there. Know that we have divided In three our kingdom, and 'tis our fast intent To shake all cares and business from our age, Conferring them on younger strengths while we Unburdened crawl toward death. Our son of Cornwall, And you, our no less loving son of Albany, We have this hour a constant will to publish Our daughters' several dowers, that future strife May be prevented now. The princes France and Burgundy— Great rivals in our youngest daughter's love—

بنے ہیں۔ اور اسی تعلق کی وجہ سے کچھ عرصہ سے ہمارے دربار میں ٹھیرے ہوئے ہیں۔ ان دونوں کو بھی کوئی جواب دیکر ان کے معاملے کو طے کرنا ہے۔ چونکہ اب ہم حکومت اور اس کے تفکرات سے دست کش ہونیوالے ہیں۔ اس لئے تم میری نہایت پیاری بیٹیو بتاؤ کہ تم میں سے کون ہمیں سب سے زیادہ چاہتی ہے تاکہ اسی اندازہ سے ہم اس کے ساتھ اپنی زیادہ سے زیادہ فیاضی برتیں جس کی وہ ہمیں مستحق نظر آئے۔ گورنر ہماری سب سے بڑی بیٹی پہلے تم اس بارے میں اپنا حال کہو۔

گونرل:۔ بابا جان! الفاظ جس قدر میری محبت کو بیان کرنیکی طاقت رکھتے ہیں ان سے کہیں زیادہ مجھے آپ سے محبت ہے۔ آنکھوں کے نور سے بڑھکر اور اس شے سے بھی زیادہ جو قیمت میں انمول اور ندرت میں بیمثال ہو' میں آپ کو چاہتی ہوں۔ حضور کے ساتھ میری محبت اپنی جان اپنی زندگی کی قدروقیمت سے کم نہیں۔ زندگی کی قدروقیمت سے کم نہیں۔ زندگی بھی وہ جس میں شائستگی' تندرستی' حسن اور عزت سب موجود ہے۔ میری محبت اتنی ہے جتنی کہ ایک بچہ باپ سے کر سکتا ہے اور باپ اس بچہ کی محبت کو محسوس کر سکتا ہے۔ میری محبت باباجان آپ کے ساتھ اتنی ہے کہ اپنی جان اس کے سامنے بے حقیقت ہے۔ نطق اس کے اظہار سے قاصر ہے اور یہاں تک جو کچھ عرض کیا اس سے بھی زیادہ آپ سے محبت رکھتی ہوں۔

کورڈیلیا:۔ (علیحدہ) اب میرے لئے کیا رہگیا سوائے اس کے کہ محبت کروں اور خاموش رہوں۔

لی ار:۔ اچھا یہ تمام ملک اور زمین اس خط سے لیکر اس خط تک جسمیں بڑے بڑے اندھیریا جنگل اور انگور پیدا کرنیوالی وسیع زمینیں جو بہت سے دریاؤں اور چشموں سے سیراب ہوتی ہیں۔ اور جسمیں بڑے بڑے سبزہ زار پھیلے پڑے ہیں' ان سب کا ہم تجھے مالک بناتے ہیں اور تیری اور نواب البانی کی اولاد کو دواماً اس پر قابض و متصرف کرتے ہیں۔ اچھا اب ہماری دوسری بیٹی یعنی ریگن نواب کورنوال کی بیگم کو کیا کہنا ہے۔ جو کچھ کہنا ہے تم بھی کہو۔

Long in our court have made their amorous sojourn,
And here are to be answered. Tell me, my daughters—
Since now we will divest us both of rule,
Interest of territory, cares of state—
Which of you shall we say doth love us most,
That we our largest bounty may extend
Where nature doth with merit challenge? Goneril,
Our eldest born, speak first.

Goneril — Sir, I love you more than words can wield the matter;
Dearer than eyesight, space, and liberty;
Beyond what can be valued, rich or rare,
No less than life; with grace, health, beauty, honour;
As much as child e'er loved or father found;
A love that makes breath poor and speech unable.
Beyond all manner of so much I love you.

Cordelia — (aside) What shall Cordelia speak? Love and be silent.

Lear — (to Goneril) Of all these bounds even from this line to this,
With shadowy forests and with champaigns riched,
With plenteous rivers and wide-skirted meads,
We make thee lady. To thine and Albany's issues
Be this perpetual.—What says our second daughter?
Our dearest Regan, wife of Cornwall?

ریگن:۔ حضور کی محبت مجھے بھی اتنی ہی ہے جتنی کہ بہن گونرل نے اپنی بتائی ہے۔ انہی کی طرح بابا جان آپ مجھے بھی سمجھیں۔ انھوں نے جو کچھ عرض کیا وہ فی الواقع میرے ہی دل کا حال عرض کیا ہے۔ لیکن ایک بات کی اس میں کمی رہ گئی اور وہ یہ ہے کہ ماسوا اس خوشی کے جو حضور کو دیکھ کر ہوتی ہے اور جس قدر مسرتیں میرے حو اس پیدا کر سکتے ہیں۔ ان سب کی میں دشمن ہوں۔ صرف حضور کی محبت میرے لئے وہ چیز ہے جو میری خوشی اور شادمانی کا باعث ہو سکتی ہے۔

کوردیلیا:۔ (علیحدہ) ارے پھر اس غریب کوریلیا کیلئے تو کچھ کہنے کو نہ رہا مگر نہیں بہت کچھ ہے۔ کیونکہ میں جانتی ہوں کہ میری محبت زبان سے کہیں بڑھ کر ہے۔

لی ار:۔ اچھا ریگن اور تیری اولاد کیلئے ہماری سلطنت کا یہ دوسرا حصہ جو وسعت آمدنی اور خوشنمائی میں گورنرل کے حصہ سے کم نہیں ہے ہم تجھے دیتے ہیں۔ اچھا اب وہ بولے جو ہمارے دل کا آرام ہے گو آخیر میں آتی ہے مگر ہماری محبت میں سب سے اول ہے جس کی جوانی اور حسن پر تاجدار فرانس جس کی قلمرو میں انگور پھلتا ہے اور نواب برگندی جس کی ریاست میں دودھ کی نہریں بہتی ہیں' دونوں فریفتہ ہو کر اس سے عقد کرنا چاہتے ہیں۔ یعنی کوردیلیا تمہیں کیا کہنا ہے؟

کوردیلیا:۔ بابا جان مجھے کچھ کہنا نہیں ہے۔

لی ار:۔ کچھ کہنا نہیں ہے؟

کوردیلیا:۔ حضور کچھ نہیں۔

لی ار:۔ تو پھر "کچھ نہیں" سے "کچھ نہیں" ہی نتیجہ پیدا ہوتا ہے۔

کوردیلیا:۔ بد نصیب جیسی کچھ کہ میں ہوں میرے دل کا حال میری زبان آپ کو سمجھا نہیں سکتی۔ جہاں پناہ سے مجھے اتنی ہی محبت ہے جتنی محبت کرنی میرا فرض ہے۔ نہ اس سے زیادہ نہ اس سے کم۔

لی ار:۔ کوردیلیا اپنی تقریر میں ترمیم کر۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تیری قسمت بالکل ہی پھوٹ جائے۔

Regan — I am made of that self mettle as my sister,
And prize me at her worth. In my true heart
I find she names my very deed of love—
Only she comes too short, that I profess
Myself an enemy to all other joys
Which the most precious square of sense possesses,
And find I am alone felicitate
In your dear highness' love.

Cordelia — (aside) Then poor Cordelia—
And yet not so, since I am sure my love's
More ponderous than my tongue.

Lear — (to Regan) To thee and thine hereditary ever
Remain this ample third of our fair kingdom,
No less in space, validity, and pleasure
Than that conferred on Goneril.
(To Cordelia) Now our joy,
Although our last and least, to whose young love
The vines of France and milk of Burgundy
Strive to be interessed: what can you say to draw
A third more opulent than your sisters? Speak.

Cordelia — Nothing, my lord.

Lear — Nothing?

Cordelia — Nothing.

Lear — Nothing will come of nothing. Speak again.

Cordelia — Unhappy that I am, I cannot heave
My heart into my mouth. I love your majesty
According to my bond, no more nor less.

Lear — How, how, Cordelia? Mend your speech a little
Lest you may mar your fortunes.

کوردیلیا:۔ اچھے باباجان! ذرا غور فرمائیں حضور ہی کی وجہ سے میں نے دنیا میں قدم رکھا۔ حضور ہی نے مجھے پالا پرورش کیا۔ مجھے ہمیشہ چاہا۔ بس ان تمام احسانات کا بدل میں اسی طرح کر سکتی ہوں جسکے آپ شایاں ہیں۔ حضور کی فرمانبراور بیٹی ہوں' حضور سے محبت رکھتی ہوں۔ دل جان سے حضور کی عزت کرتی ہوں۔ میری ان دونوں بہنوں کے شوہر موجود ہیں۔ اگر ان کا قول یہ ہے کہ جتنی محبت ان کے دل میں ہے وہ سب آپ ہی کیلئے ہے تو میں ان بہنوں کی طرح تو اپنی شادی بھی کروں گی نہیں کہ جتنی محبت دل میں ہو وہ سب باپ کیلئے ہو۔

لی ار:۔ بیٹی کیا تو یہ باتیں دل سے کہہ رہی ہے۔

کوردیلیا:۔ حضور دل سے کہتی ہوں

لی ار:۔ ارے اتنی جوان اور محبت سے اتنی بے بہرہ!

کوردیلیا:۔ یوں فرمائیں کہ اتنی جوان اور اتنی صاف اور سچی۔

لی ار:۔ اچھا پھر یہ ہے تو یونہی سہی۔ اب یہ سچائی اور صاف گوئی ہی تیرا جہیز ہوگی۔ قسم ہے چمکتے آفتاب کے نور مقدس کی اور سوگند ہے دوزخ کی دیبی ہیکیٹی کی پوشیدہ رسموں اور اندھیری رات کی۔ قسم ہے ان نورانی کروں کے اوضاع واعمال کی جن کی وجہ سے ہم جیتے اور مرتے ہیں۔ تیرے حق میں باپ کی ذمہ داریوں سے' قرابت اور خون کے تعلق سے میں دست بردار ہوتا ہوں۔ اور اپنی خودی اور اپنے دل سے غیر اور اجنبی ہو کر تجھے تیرے حصہ سے محروم کرتا ہوں ستھیا کا وحشی آدمی یا وہ جو اپنا پیٹ بھرنیکو اپنے بچوں کو کھا جاتا ہے' اب وہ میرے دل سے زیادہ نزدیک ہوگا۔ اس کی ہمسائیگی کا حق ادا کروں گا۔ اس پر مجھے رحم آئیگا۔ اس کی مدد کروں گا مگر تجھ سے جو کبھی میری بیٹی تھی۔ اب ہرگز کوئی واسطہ نہ رکھوں گا۔

کنٹ:۔ جہاں پناہ یہ آپ کیا فرما رہے ہیں؟

لی ار:۔ **کنٹ** خاموش رہ۔ جب اژدھے کے منہ سے شعلے نکلنے لگے ہوں تو اس میں اور اس کے شکار کے بیچ میں نہ آ۔ یہ بیٹی وہ تھی جو مجھے سب سے زیادہ

Cordelia — Good my lord,
You have begot me, bred me, loved me.
I return those duties back as are right fit—
Obey you, love you, and most honour you.
Why have my sisters husbands if they say
They love you all? Haply when I shall wed
That lord whose hand must take my plight shall carry
Half my love with him, half my care and duty.
Sure, I shall never marry like my sisters.

Lear — But goes thy heart with this?

Cordelia — Ay, my good lord.

Lear — So young and so untender?

Cordelia — So young, my lord, and true.

Lear — Let it be so. Thy truth then be thy dower;
For by the sacred radiance of the sun,
The mysteries of Hecate and the night,
By all the operation of the orbs
From whom we do exist and cease to be,
Here I disclaim all my paternal care,
Propinquity, and property of blood,
And as a stranger to my heart and me
Hold thee from this for ever. The barbarous Scythian,
Or he that makes his generation messes
To gorge his appetite, shall to my bosom
Be as well neighboured, pitied, and relieved
As thou, my sometime daughter.

Kent — Good my liege—

Lear — Peace, Kent.
Come not between the dragon and his wrath.
I loved her most, and thought to set my rest
On her kind nursery.

پیاری تھی اور میں سمجھتا تھا کہ آخری وقت میں یہی میرا دکھ درد کریگی- بیٹی جا- دفع ہو- میری نظر سے دور ہو- بس اب مجھے قبر میں آرام نصیب ہوگا- میں اب باپ کا دل سینے سے نکال کر پھینکے دیتا ہوں- ارے یہاں کوئی ہے؟ ذرا جائے بادشاہ فرانس اور نواب برگنڈی کو یہاں بلا لائے- کورنوال اور البانی تم میری دونوں بیٹیوں کے حصوں میں اس تیسرے حصے کو بھی شامل کرلو اور جس غرور نخوت کو وہ صاف گوئی سمجھ رہی ہے اسی سے وہ اپنا بیاہ کرے- کورنوال اور البانی میں اپنے جملہ اختیارات حکومت- شاہانہ جاہ و حشم اور تمام وہ نعمتیں جو بادشاہ کو حاصل ہوتی ہیں تمہیں عطا کرتا ہوں- اور اپنے لئے سو سوار مخصوص کرتا ہوں- جن کے مصارف تمہیں برداشت کرنے ہوں گے- باری باری سے ایک ایک مہینے تم دونوں کے پاس رہا کروں گا- ہمارا نام کہ ہم برطانیہ کے بادشاہ ہیں- اور شاہی مراتب ہم سے وابستہ رہیں گے- باقی جملہ اختیارات حکومت- ملک کی آمدنی' اس کا انتظام' اے میرے فرزندو' کل تمھارے ہاتھ میں رہیگا- اور اس امر کی توثیق میں یہ تاج شاہی پیش کرتا ہوں- اسے باہم تقسیم کرلو- (تاج دیتا ہے)

کنٹ:- بادشاہ لی ار جن کی عزت میں نے ہمیشہ انھیں اپنا بادشاہ' اپنا آقا بلکہ اپنا باپ سمجھ کر کی ہے- جنھیں اپنا مالک اور سردار سمجھ کر ہمیشہ انکا اطاعت گذار رہا ہوں- جنھیں خدا سے دعا مانگتے وقت بھی اپنا مربی اور سرپرست سمجھا ہے- یہ آپ کیا کرتے ہیں-

لی ار:- کمان ختم ہو چکی ہے- زہ سے تیر نکل چکا ہے- تیر کی زد سے ہٹ جا-

کنٹ:- نہیں- تیر کو اڑ کر میرے ہی دل کو چھیدنے دیجئے- کنٹ بادشاہ کا پاس ادب اسی وقت تک رہ سکتا ہے تھا جب تک کہ بادشاہ کی عقل میں فتور نہ آئے- ارے بڈھے عقل کے دشمن' یہ آپ کیا کرتے ہیں؟ کیا آپ یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ جو بات کہنا فرض ہے آپ مجھے اس سے روک دیں گے- جب حکومت و اقتدار خوشامد اور چاپلوسی کے سامنے سر جھکا دے- جب بادشاہ غلطی کرتا ہو تو پھر عزت اسی میں ہے

(To Cordelia) Hence, and avoid my sight!—
So be my grave my peace as here I give
Her father's heart from her. Call France. Who
stirs? Call Burgundy.
(Exit one or more)
Cornwall and Albany,
With my two daughters' dowers digest the third.
Let pride, which she calls plainness, marry her.
I do invest you jointly with my power,
Pre-eminence, and all the large effects
That troop with majesty. Ourself by monthly
course,
With reservation of an hundred knights
By you to be sustained, shall our abode
Make with you by due turn. Only we shall retain
The name and all th' addition to a king. The
sway,
Revenue, execution of the rest,
Belovèd sons, be yours; which to confirm,
This crownet part between you.

Kent — Royal Lear,
Whom I have ever honoured as my king,
Loved as my father, as my master followed,
As my great patron thought on in my prayers—

Lear — The bow is bent and drawn; make from the
shaft.

Kent — Let it fall rather, though the fork invade
The region of my heart. Be Kent unmannerly
When Lear is mad. What wouldst thou do, old
man?
Think'st thou that duty shall have dread to speak
When power to flattery bows? To plainness
honour's bound
When majesty falls to folly. Reserve thy state,

کہ بات صاف کہدی جائے۔ بادشاہ سلامت جو حکم اس وقت آپ نے دیا ہے اسے مسترد کر دیں۔ اور پھر غور کر کے اس بدنما قصد سے پرہیز کریں۔ جو کچھ میں کہتا ہوں اگر وہ سچ نہ ہو تو یہ جان تک حاضر ہے۔ یہ آپ کی چھوٹی بیٹی آپ کے ساتھ محبت کرنے میں کسی سے کم نہیں ہے۔ یہ بہنیں تو وہ ہیں جن کے دل اندر سے خالی ہیں مگر ان میں سے آواز اتنی ہلکی نکلتی ہے کہ ان کا کھوکلا پن معلوم نہیں ہوتا۔

لی ار:۔ کنت اگر تجھے اپنی جان عزیز ہے تو آگے کچھ نہ کہہ۔

کنت:۔ میری جان تو ایسی چیز ہے جسے میں آپ کے دشمنوں کے مقابلے میں ہمیشہ بازی میں لگاتا ہوں اور اس کے جانیکا مجھے مطلق خوف نہیں میرا اصلی مقصد حضور کی جان کی سلامتی ہے۔

لی ار:۔ کنت_ بس میرے سامنے سے ہٹ جا۔ نظر سے دور ہو۔

کنت:۔ کاش یہ نظر حقیقت کو دیکھتی_ پھر چاہے وہ تیر کی طرح میرا نشانہ ہی کیوں نہ بناتی۔

لی ار:۔ دیکھ میں اپولو کی قسم کھاکر کہتا ہوں کہ آپ کی یہ سب قسمیں بیکار وفضول ہیں۔

لی ار:۔ تو میرا زیردست اور ماتحت ہو کر ایسا گستاخ اور نالائق نبتا ہے۔ (تلوار کے قبضے پر ہاتھ ڈالتا ہے)

البانی اور کورنوال:۔ جہاں پناہ تقصیر ہوئی معاف فرمائیں۔

کنت:۔ نہیں ضرور مجھے قتل کر دیجئے۔ اپنے طبیب کو مار ڈالیئے اور طبیب کا حق المحنت اس مرض کو دیجئے جو لاحق ہے۔ اپنی چھوٹی بیٹی کی نسبت جو حکم دیا ہے اسے واپس لیجئے ورنہ جس وقت تک اس حلق سے آواز نکلتی ہے یہی شور مچاتا رہوں گا کہ آپ برا کرتے ہیں۔

لی ار:۔ ارے نالائق۔ نابکار ہمارا حکم سن۔ اگر تو نے ہماری اطاعت کا حلف لیا ہے تو جو کچھ ہم کہیں اسے سن۔ تو اس بات کے درپے ہے کہ ہماری قسم تڑوادے۔

And in thy best consideration check
This hideous rashness. Answer my life my judgement,
Thy youngest daughter does not love thee least,
Nor are those empty-hearted whose low sounds
Reverb no hollowness.

Lear — Kent, on thy life, no more!

Kent — My life I never held but as a pawn
To wage against thine enemies, ne'er feared to lose it,
Thy safety being motive.

Lear — Out of my sight!

Kent — See better, Lear, and let me still remain
The true blank of thine eye.

Lear — Now, by Apollo—

Kent — Now, by Apollo, King, thou swear'st thy gods in vain.

Lear — (making to strike him) O vassal! Miscreant!
Albany [Cordelia] Dear sir, forbear.

Kent — (to Lear) Kill thy physician, and thy fee bestow
Upon the foul disease. Revoke thy gift,
Or whilst I can vent clamour from my throat
I'll tell thee thou dost evil.

Lear — Hear me, recreant; on thine allegiance hear me!
That thou hast sought to make us break our vows,
Which we durst never yet, and with strained pride

ہم نے کبھی اپنی قسم نہیں توڑی۔ تو نہایت نخوت و تحقیر سے ہمارے اختیارات میں دخل اندازی کرتا ہے۔ جو حکم ہم دے چکے ہیں اس کے اور ہمارے قوت واختیار کی بیچ میں ہے۔ اس کی برداشت نہ ہماری طبیعت کر سکتی ہے اور نہ وہ ہمارے دبدبہ شاہی سے مناسبت رکھتا ہے۔ بس ہمارا اقتدار اپنی پوری قوت سے حکم دیتا ہے کہ تو اپنے اس کردار کی سزا کو پہونچے۔ پانچ دن کی مہلت تجھے دیتے ہیں کہ اس میں تو اپنا سامان تکلیف سے بچنے کیلئے کر لے اور چھٹے دن تو ہماری سلطنت کی حدود سے باہر ہو جائے۔ اگر دسویں دن تیرا یہ ناشاد نامراد جسم ہماری قلمرو میں نظر آیا تو فوراً قتل کر دیا جائیگا۔ بس دور ہو۔ نکل جا۔ قسم ہے کہ ہمارے اس حکم میں ہرگز کسی طرح کا فرق نہ آئیگا۔

کنٹ:۔ بادشاہ تجھے خدا کو سونپا تیری یہی مرضی ہے کہ یہاں سے جلاوطنی اور پردیس میں آزادی حاصل ہو تو تیرا حکم سر آنکھوں پر (کورڈیلیا سے) پیار لڑکی ارباب فلک تجھے اپنے سایہ رحمت میں رکھیں تیرے خیال میں انصاف اور تیری بات میں سچائی ہے۔ (ریگن اور گونرل سے کہتا ہے) خدا کرے کہ تمہارے اعمال تمہاری مبالغہ آمیز تقریروں کو سچ ثابت کریں تاکہ اچھی محبت کا نتیجہ بھی نیک ہو۔ اور اب اے شہزادیو **کنٹ** تم سب کو خیر باد کہتا ہے اور اب اس کا بسر اوقات کسی غیر ملک میں ہو گا۔ (چلا جاتا ہے)

نقارے بجتے ہیں گلوسٹر مع فرانس کے بادشاہ اور نواب برگنڈی کے اور ملازمین کے آتا ہے۔

گلوسٹر:۔ جہاں پناہ شاہ فرانس اور نواب برگنڈی تشریف لا رہے ہیں۔

لی ار:۔ نواب برگنڈی مجھے پہلے آپ سے کچھ کہنا ہے آپ نے اور بادشاہ فرانس نے ہماری بیٹی سے عقد کرنے کیلئے عشق و ایما ظاہر کیا ہے آپ فرمائیں کہ عقد کی صورت میں ہماری بیٹی کے ساتھ آپ کم سے کم کیا رقم لینی پسند کریں گے۔ یا پھر اپنی اس محبت و نیت سے دستبردار ہونگے۔؟

To come betwixt our sentence and our power,
Which nor our nature nor our place can bear,
Our potency made good take thy reward:
Five days we do allot thee for provision
To shield thee from disasters of the world,
And on the sixth to turn thy hated back
Upon our kingdom. If on the seventh day following
Thy banished trunk be found in our dominions,
The moment is thy death. Away! By Jupiter,
This shall not be revoked.

Kent — Fare thee well, King; sith thus thou wilt appear,
Freedom lives hence, and banishment is here.
(To Cordelia)
The gods to their dear shelter take thee, maid,
That justly think'st, and hast most rightly said.
(To Goneril and Regan)
And your large speeches may your deeds approve,
That good effects may spring from words of love.
Thus Kent, O princes, bids you all adieu;
He'll shape his old course in a country new.
(Exit)
(Flourish. Enter the Duke of Gloucester with the King France,the Duke of Burgundy, and attendants)

Gloucester — Here's France and Burgundy, my noble lord.

Lear — My lord of Burgundy,
We first address toward you, who with this King
Hath rivalled for our daughter: what in the least
Will you require in present dower with her
Or cease your quest of love?

برگنڈی:۔ شاہ عالی جاہ جو کچھ حضور نے تجویز فرمایا اس سے زیادہ کا میں طالب نہیں۔ اور نہ میرے خیال میں ان سے کم حضور انہیں عطا کریں گے۔

لی ار:۔ برگنڈی تم میں شاہانہ شرافت ہے اس وقت کو ردیلیا ہمیں بہت پیاری تھی۔ اور حقیقت میں بہت پیاری تھی۔ لیکن اب ہماری نظر سے وہ اپنی قدر وقیمت میں گر چکی ہے۔ دیکھو وہ سامنے کھڑی ہے اگر اس ظاہر حسین صورت میں یا بحیثیت مجموعی وہ کل جس سے مراد کوردیلیا ہے ہماری ناراضی کو شامل کرنے پر بھی وہ آپ کو پسند ہے تو پھر وہ موجود ہے اور آپ کی ہے۔

برگنڈی:۔ شاہا میں کچھ عرض نہیں کر سکتا۔

لی ار:۔ اگر آپ ان تمام نقصوں کے ساتھ جو اس وقت اس میں ہیں اور ایسی حالت میں جبکہ ہمارا سایہ عاطفت اس کے سر سے اٹھ چکا ہے اور ہمیں اس سے نفرت ہو چکی ہے اور ہم نے اسے اپنے دل سے دور رکھنے اور اسے غیر سمجھنے کی قسم کھائی ہے تو پھر یا تو آپ اسے اپنے ہمراہ لیجائیے یا یہیں چھوڑ جائیے یہ آپ کی مرضی پر موقوف ہے۔

برگنڈی:۔ عالی جاہا اس صورت میں مجھے معاف رکھاجائے ایسی حالت میں میرا انتخاب ادھر نہیں جاتا۔

لی ار:۔ تو پھر اسے جہاں ہے وہیں چھوڑیئے اوراس اختیار سے جس نے مجھے بادشاہ بنایا ہے کہتا ہوں کہ اس کی کل دولت اور اب میرا خطاب بادشاہ فرانس سے ہے۔ اے شاہ عالی وقار۔ جو محبت مجھے آپ سے ہے وہ اس امر میں مانع ہے کہ میں آپ کی شادی اس سے تجویز کروں جس سے مجھے اب نفرت ہے بس آپ سے درخواست ہے کہ آپ اپنا عشق و اخلاص کسی اور طرف منتقل کریں۔ جو اس نالائق بیٹی سے جسے فطرت بھی اپنا کہنے میں شرمندہ ہوتی ہے' زیادہ لائق اور آپ کے شایان شان ہو۔

بادشاہ فرانس:۔ حضور یہ عجیب بات فرما رہے ہیں۔ یہ لڑکی جو بھی آپ کا مایہ

Burgundy Most royal majesty,
I crave no more than hath your highness offered;
Nor will you tender less.

Lear Right noble Burgundy,
When she was dear to us we did hold her so;
But now her price is fallen. Sir, there she stands.
If aught within that little seeming substance,
Or all of it, with our displeasure pieced,
And nothing more, may fitly like your grace,
She's there, and she is yours.

Burgundy I know no answer.

Lear Will you with those infirmities she owes,
Unfriended, new adopted to our hate,
Dowered with our curse and strangered with our oath, Take her or leave her?

Burgundy Pardon me, royal sir.
Election makes not up in such conditions.

Lear Then leave her, sir; for by the power that made me, I tell you all her wealth. (To France) For you, great King,
I would not from your love make such a stray
To match you where I hate, therefore beseech you T' avert your liking a more worthier way
Than on a wretch whom nature is ashamed
Almost t' acknowledge hers.

France This is most strange,

ناز تھی' جو آپ کی تعریفوں کا محل اور آپ کے دل کا چین اور آرام تصور کی جاتی تھی چشم زدن میں ایسا کونسا قصور اس سے ہوا کہ حضرت کا لطف و کرم اس پر سے یک لخت زائل ہو گیا۔ اگر قصور اس سے ہوا ہے تو یقیناً وہ ایسا ہی خلاف فطرت و طبیعت انسان ہو گا کہ وہ اس برے حال کو پہنچی۔ یا پھر آپ کی محبت پر جس کا اظہار حد سے متجاوز تھا کوئی برا اثر پہنچا ہے۔ بہر کیف اسکے قصور کو تسلیم کرنا ایسی بات ہے جسے میری عقل تاو قتیکہ کوئی عجیب کرشمہ یا کرامت نہ دکھائی جائے قبول نہیں کر سکتی۔

کورڈیلیا:۔ شاہا گزارش ہے کہ اگر حضور کے لطف و کرم سے محروم ہو جانا اس وجہ سے ہے کہ میں طلاقت و چرب زبانی نہیں رکھتی تو دوسری بات ہے کیونکہ اگر میں کسی بات کا ارادہ کرتی ہوں تو جب تک اسے کر نہیں لیتی زبان سے نہیں کہتی۔ ماسوا اس کے حضور ہی فرمائیں کہ مجھ پر دوسرا کونسا الزام عائد ہوتا ہے کیا میں نے کسی کا خون کیا ہے یا کوئی اور ناروا حرکت مجھ سے ہوئی یا میں نے اپنے دامن عفت پر کوئی داغ لگایا ہے کہ میں حضور کی نظروں سے اس طرح گر گئی۔ پھر اگر مجھ سے کوئی نازیبا حرکت نہیں ہوئی اور نہ میں خوشامد کرنے میں مشاق ہوں۔ اور نہ میری نظر ایسی ہے جو دوسروں کو ہر وقت اپنی طرف متوجہ رکھنے کی مشتاق رہے تو ان کل حالتوں میں میں اپنے کو دوسروں سے بہتر سمجھتی ہوں۔ میری زبان تو جیسی کچھ بھی میں رکھتی ہوں اس پر خوش ہوں گو اس نے مجھے حضور کی توجہ اور التفات سے محروم کر دیا۔

لی ار:۔ کاش تو دنیا میں نہ آتی کہ مجھے رنج نہ پہنچتا۔ یا جو خوشی نصیب رہی اس سے بہتر خوشی نصیب ہوتی۔

بادشاہ فرانس:۔ شاہ عالی جاہ۔ بس قصور اتنا ہی نکلا کہ طبیعت میں ایک قسم کی سستی ہے کہ جو کام کرنا ہوتا ہے اس کے کہنے کو جی نہیں اٹھتا۔ نواب برگنڈی اب آپ کا خیال ان شہزادی صاحبہ کی نسبت کیا ہے۔ عشق عشق نہیں رہتا اگر اس میں نفع نقصان کا خیال آ جائے۔ یا کوئی اور خیال ایسا آ جائے جسے عشق و الفت سے کوئی تعلق نہ ہو۔ کیا آپ ان سے عقد کرنا چاہتے ہیں؟ یہ خود ہی وہ دھن دولت ہیں جو

That she whom even but now was your best object,
The argument of your praise, balm of your age,
The best, the dear'st, should in this trice of time
Commit a thing so monstrous to dismantle
So many folds of favour. Sure, her offence
Must be of such unnatural degree
That monsters it, or your fore-vouched affection
Fall into taint; which to believe of her
Must be a faith that reason without miracle
Should never plant in me.

Cordelia (to Lear) I yet beseech your majesty,
If for I want that glib and oily art
To speak and purpose not—since what I well intend,
I'll do 't before I speak—that you make known
It is no vicious blot, murder, or foulness,
No unchaste action or dishonoured step
That hath deprived me of your grace and favour,
But even the want of that for which I am richer—
A still-soliciting eye, and such a tongue
That I am glad I have not, though not to have it
Hath lost me in your liking.

Lear Better thou
Hadst not been born than not t' have pleased me better.

France Is it but this—a tardiness in nature,
Which often leaves the history unspoke
That it intends to do?—My lord of Burgundy,
What say you to the lady? Love's not love
When it is mingled with regards that stands
Aloof from th' entire point. Will you have her?

دلھن اپنے ساتھ لاتی ہے۔

برگنڈی:۔ شاہا اگر حضور وہی حصہ جو پہلے تجویز کیا تھا شہزادی کو عطا کریں تو پھرا نہیں بیگم برگنڈی بنانے میں مطلق عذر نہ ہو گا۔

لی ار:۔ میں قسم کھا چکا ہوں۔ اب ایسا نہیں کر سکتا۔ میں اپنے قول سے پھر نہیں سکتا۔ اس پر ثابت قدم ہوں۔

برگنڈی:۔ (کوردیلیا) افسوس آپ نے باپ کو ایسا ہاتھ سے کھویا کہ اب آپ سے کوئی عقد کرنیوالا بھی نہ رہا۔

کوردیلیا:۔ نواب برگنڈی آپ خاموش رہیں۔ اگر طمع زر آپ کا عشق ہے تو میں آپکی بیوی بننا منظور نہیں کر سکتی۔

شاہ فرانس:۔ اے سب سے حسین و جمیل کوردیلیا تو مفلسی میں بھی سب سے زیادہ دولت رکھتی ہے۔ دوسروں کی کنارہ کشی سے تو میرے دل کو اور عزیز ہو گئی۔ اور ان کی بے التفاتی نے تیرا عشق میرے سینہ میں دو چند کر دیا۔ میں تجھے مع تیری خوبیوں اور نیکیوں کے قبول کرتا ہوں' اوروں کا تجھے قبول نہ کرنا ہی میرے قبول کرنیکا کا باعث ہو گیا۔ خدایا یہ عجیب بات ہے کہ دوسروں کی بے التفاتی اور سرد مہری نے میرے سینے میں عشق کے شعلے بھڑکا دیئے۔ بادشاہ سلامت۔ اب اتفاق سے حضور کی یہ بے زرد دولت بیٹی ہماری اور ہمارے پر فضا ملک فرانس کی ملکہ بنتی ہے۔ نواب برگنڈی آپ کا ملک جس میں پانی ہی پانی ہے اس کا کوئی امیر اس گوہر بے بہا کو مجھ سے نہیں خرید سکتا۔ کوردیلیا اب ان سے رخصت ہولو۔ گو یہ سب بے مروت اور نا مہربان ہیں مگر یہاں کے نقصان کی تلافی دوسری جگہ فائدے سے ہو جائیگی۔

لی ار:۔ بادشاہ فرانس آپ اسے اپنے ساتھ لیجایئے اور اسے اپنی بیگم بنایئے اس نام کی کوئی بیٹی ہماری نہ تھی۔ اور نہ ہم پھر اس کی صورت کبھی دیکھیں گے۔ اچھا بس اب چلی جا۔ بغیر اس کے کہ کوئی جملہ عزت یا محبت کا ہم تیری نسبت کہیں یہ تیرے حق میں دعائے خیر کریں۔ بس دور ہو۔ شریف برگنڈی اب آپ ہمارے ساتھ چلیئے۔

She is herself a dowry.

Burgundy (to Lear) Royal King,
Give but that portion which yourself proposed,
And here I take Cordelia by the hand,
Duchess of Burgundy.

Lear Nothing. I have sworn. I am firm.

Burgundy (to Cordelia) I am sorry, then, you have so lost a father That you must lose a husband.

Cordelia Peace be with Burgundy;
Since that respect and fortunes are his love,
I shall not be his wife.

France Fairest Cordelia, that art most rich, being poor;
Most choice, forsaken; and most loved, despised:
Thee and thy virtues here I seize upon.
Be it lawful, I take up what's cast away.
Gods, gods! 'Tis strange that from their cold'st neglect
My love should kindle to inflamed respect.—
Thy dowerless daughter, King, thrown to my chance,
Is queen of us, of ours, and our fair France.
Not all the dukes of wat'rish Burgundy
Can buy this unprized precious maid of me.—
Bid them farewell, Cordelia, though unkind.
Thou losest here, a better where to find.

Lear Thou hast her, France. Let her be thine, for we
Have no such daughter, nor shall ever see
That face of hers again. Therefore be gone,
Without our grace, our love, our benison.—
Come, noble Burgundy.

(نقارے بجتے ہیں- بادشاہ لی ار- نواب برگنڈی- کورنوال- گلوسٹر اور خدام سب چلے جاتے ہیں-)

شاہ فرانس:- (کورڈیلیا سے) اپنی بہنوں سے خدا حافظ کہہ لو-

کورڈیلیا:- اے باباجان کے لعل و گوہر- میں اس وقت بدیدہ نم تم سے رخصت ہوتی ہوں- جیسی کچھ تم ہو میں تمھیں خوب جانتی ہوں- پھر میں بہن ہوں' تمھارے عیبوں کو نام لیکر گنوانا نہیں چاہتی- دیکھو بابا سے تم محبت و مہربانی سے پیش آنا- جو کچھ تمھاری زبان سے سنا ہے اس پر بھروسہ کرکے میں انھیں تمھارے سپرد کرتی ہوں- گو چاہتی تھی کہ تم سے بہتر کوئی دوسرا ہوتا جس کے پاس انھیں چھوڑتی- اچھا اب تم دونوں کو خدا حافظ کہتی ہوں-

ریگن:- جو کچھ خدمت ہمیں کرنی ہے اس کے بتانے کی تمھیں کیا پڑگئی-

گونرل:- تمھیں ہماری کیا پڑی- تم تو اپنے شوہر کی خدمت کرو جس نے تمھیں تقدیر کے ہاتھوں خیرات کے ٹکڑے کی طرح پایا ہے- تم نے باپ کی نافرمانی کی' اس کے کہے کو بہت کم سنا- تم تو اسی لائق ہو کہ اس محبت کو ترسا کرو جو خود تم میں نہیں رہی-

کورڈیلیا:- وقت اور زمانہ بتائیگا کہ مکروفریب ان بہنوں میں کیسا چھپا ہے' جو لوگ عیبوں کو چھپاتے ہیں وہی دنیا میں توده ملامت بنتے ہیں- خدا کرے کہ تم شادو آباد رہو-

شاہ فرانس:- پیاری کورڈیلیا آؤ اب یہاں سے چلو- (شاہ فرانس اور کورڈیلیا چلے جاتے ہیں-)

گونرل:- بہن ریگن' ہم دونوں کی نسبت جو باتیں مجھے اس وقت کہنی ہیں وہ کم نہیں ہیں- میں سمجھتی ہوں کہ باباجان آج رات ہی کو یہاں سے چلے جائیں گے-

ریگن:- ہاں آپا یہ سچ ہے- اس مہینے میں وہ میرے ساتھ رہیں گے- دوسرے مہینے میں آپ کے ساتھ-

(Flourish. Exeunt all but France and the sisters)

France — Bid farewell to your sisters.

Cordelia — Ye jewels of our father, with washed eyes
Cordelia leaves you. I know you what you are,
And like a sister am most loath to call
Your faults as they are named. Love well our father.
To your professèd bosoms I commit him.
But yet, alas, stood I within his grace
I would prefer him to a better place.
So farewell to you both.

Regan — Prescribe not us our duty.

Goneril — Let your study
Be to content your lord, who hath received you
At fortune's alms. You have obedience scanted,
And well are worth the want that you have wanted.

Cordelia — Time shall unfold what pleated cunning hides,
Who covert faults at last with shame derides.
Well may you prosper.

France — Come, my fair Cordelia.
(Exeunt France and Cordelia)

Goneril — Sister, it is not little I have to say of what most nearly appertains to us both. I think our father will hence tonight.

Regan — That's most certain, and with you. Next month with us.

گونرل:۔ بہن تم نے یہ خیال بھی کیا کہ بڑھاپے میں یہ کیسے بات بات پر بدلنے لگے ہیں۔ جو کچھ لب تک ہم نے دیکھا وہ کچھ کم نہیں ہے۔ چھوٹی بوا سے انھیں ہمیشہ سے بہت محبت تھی۔ اور دیکھو تو کیسی ذرا سی بات پر اسے انھوں نے دل سے دور کر دیا۔ یہ تو سب ہی نے دیکھ لیا۔

ریگن:۔ یہ سب بڑھاپے کی وجہ سے ہے۔ اپنی کچھ خبر ہی نہیں رہتی کہ کیا حال ہے۔

گونرل:۔ جب اچھے حال میں تھے تو کیا خاک اڑتی تھی۔ جب بھی کام کرتے تھے بے سوچے سمجھے کرتے تھے۔ اور اب بڑھاپے کا تو کیا پوچھنا ہے۔ پرانی عادتیں طبیعت میں جڑ پکڑ گئی ہیں۔ اب جوں جوں عمر بڑھتی جاتی ہے مزاج بے قابو ہوتا جاتا ہے۔

ریگن:۔ بہن اب تو ایسی ہی باتیں ہوا کریں گی جس کا پہلے سان گمان تک نہوا تھا۔ بھلا دیکھو تو یہ کنٹ کی جلاوطنی کا حکم بھی کیسا عجیب ہے۔

گونرل:۔ اور بادشاہ فرانس سے رخصت ہوتے وقت جو جملے کہے ہیں وہ کیا کم تھے۔ اب سلامتی اسی میں ہے کہ جو کام کریں ہم تم مل کر کریں۔ اگر باباجان کا یہی مزاج رہا اور بات بات پر حکومت چلائی تو انھوں نے جو کچھ اخیر میں کہا ہے اس سے ہمیں نقصان ہی پہونچے گا۔

ریگن:۔ ان باتوں پر پھر غور کریں گے۔

گونرل:۔ نہیں بہن جو کچھ کرنا ہے جلد کرنا چاہئے۔ (دونوں چلی جاتی ہیں)

دوسرا منظر

نواب گلوسٹر کا قصر

ایڈمنڈ ایک خط ہاتھ میں لئے آتا ہے

ایڈمنڈ:۔ جب میں فطرت کا زائیدہ (یعنی حرامی بچہ) ٹھیرا تو پھر یہی فطرت میری

Goneril You see how full of changes his age is. The observation we have made of it hath been little. He always loved our sister most, and with what poor judgement he hath now cast her off appears too grossly.

Regan 'Tis the infirmity of his age; yet he hath ever but slenderly known himself.

Goneril The best and soundest of his time hath been but rash; then must we look from his age to receive not alone the imperfections of long-engrafted condition, but therewithal the unruly waywardness that infirm and
choleric years bring with them.

Regan Such unconstant starts are we like to have from him as this of Kent's banishment.

Goneril There is further compliment of leave-taking between France and him. Pray you, let us sit together.
If our father carry authority with such disposition as he bears, this last surrender of his will but offend us.

Regan We shall further think of it.

Goneril We must do something, and i' th' heat.
(Exeunt)

Scene 2

(Enter Edmond the bastard)

Edmond Thou, nature, art my goddess. To thy law

خالق ہوئی۔ پس میرے اعمال وافعال بھی اسی فطرت کے قوانین کے پابند رہیں گے' میں رسم و رواج کی بلاؤں میں کیوں پڑوں اور کیوں اپنی ترقی میں روڑا اٹکاؤں۔ محض اس وجہ سے کہ ایک بھائی سے عمر میں بارہ تیرہ مہینے چھوٹا ہوں۔ آخر میری ولادت غیر صحیح کیسے ہوگئی۔ اور میں شریف کس وجہ سے نہیں رہا۔ میرے ہاتھ پاؤں جیسے اوروں کے ہیں ویسے ہی ہیں۔ طبیعت کا بھی ایسا ہی نیک و فیاض ہوں جیسے کہ اور ہیں۔ شکل وصورت کا بھی اوروں سے بہتر ہوں۔ ایک نیک بخت ماں کا بیٹا ہوں تو پھر لوگ کیوں مجھے کمینہ اور بدنسل کہتے ہیں۔ اور مجھے ولدالزنا کہہ کر میرے نام کو داغ لگاتے ہیں۔ اچھا جناب صحیح النسب بھائی صاحب ایدگر میں آپکی املاک اور جائیداد پر قبضہ کروں گا۔ باواجان کی محبت تو ولد الحرام ایدمند کیساتھ ویسی ہی ہے جیسے ولد الحلال ایدگر کے ساتھ ہے۔ یہ ولدالحلال بھی کیا خوب لفظ ہے۔ اچھا جناب ولدالحلال بھائی جان' اگر یہ خط کام دے گیا اور میں نے جو کچھ سوچا ہے اس میں کامیابی ہوگئی تو حرامی حلالی سے آگے نکل جائے گا۔ میں آجکل تیزی سے بڑھ رہا ہوں۔ ترقی پر ہوں۔ بس اے آسمان کے خداؤ اب تم حرامیوں ہی کی مدد کرو۔

(گلوسٹر اندر آتا ہے)

گلوسٹر:۔ کنٹ جلا وطن کر دیا گیا۔ فرانس کا بادشاہ بہت غصے اور غضب کی حالت میں اس ملک سے رخصت ہوا۔ اور رات کو بادشاہ سلامت بھی کہیں باہر تشریف لے گئے۔ اپنے کل اختیارات دوسروں کو دے گئے ہیں۔ اپنے لئے صرف ایک وظیفہ رکھا ہے اور یہ سب کچھ آناً فاناً میں ہوگیا۔ اچھا ایدمند تم کیسے ہو۔ کوئی نئی خبر ہے؟

ایدمند:۔ نہیں جناب۔۔ کوئی نئی خبر نہیں۔ (خط کو جلدی سے جیب میں رکھ لیتا ہے)

گلوسٹر:۔ یہ خط کیسا ہے جسے جلدی سے تم نے جیب میں چھپالیا؟

ایدمند:۔ حضور کچھ نہیں ہے۔

	My services are bound. Wherefore should I Stand in the plague of custom and permit The curiosity of nations to deprive me For that I am some twelve or fourteen moonshines Lag of a brother? Why "bastard"? Wherefore "base", When my dimensions are as well compact, My mind as generous, and my shape as true As honest madam's issue? Why brand they us With "base", with "baseness, bastardy—base, base"— Who in the lusty stealth of nature take More composition and fierce quality Than doth within a dull, stale, tirèd bed Go to th' creating a whole tribe of fops Got 'tween a sleep and wake? Well then, Legitimate Edgar, I must have your land. Our father's love is to the bastard Edmond As to th' legitimate. Fine word, "legitimate". Well, my legitimate, if this letter speed And my invention thrive, Edmond the base Shall to th' legitimate. I grow, I prosper. Now gods, stand up for bastards! (Enter the Duke of Gloucester. Edmond reads a letter)
Gloucester	Kent banished thus, and France in choler parted, And the King gone tonight, prescribed his power, Confined to exhibition—all this done Upon the gad?—Edmond, how now? What news?
Edmond	So please your lordship, none.
Gloucester	Why so earnestly seek you to put up that letter?
Edmond	I know no news, my lord.

گلوسٹر:۔ اگر کچھ نہ تھا تو پھر تم نے کیوں اسے ایسی جلدی جیب میں رکھ لیا؟ اگر کوئی بات نہ تھی تو پھر اس کے چھپانے کی کیا جلدی پڑی تھی۔ خط تو دکھاؤ۔ وہ ہے کہاں۔ اگر اس میں کچھ نہیں ہے تو پھر اس کے پڑھنے کیلئے مجھے چشمہ نکالنے کی ضرورت نہ ہوگی۔

ایڈمنڈ:۔ حضور معاف کریں یہ خط میرے بھائی کے پاس سے آیا ہے۔ میں نے خط ابھی پورا پڑھا بھی نہیں ہے۔ مگر جتنا پڑھا ہے اس سے عرض کر سکتا ہوں کہ حضور کے پڑھنے کے وہ لائق نہیں۔

گلوسٹر:۔ اچھا خط مجھے دو۔

ایڈمنڈ:۔ عجیب مشکل میں ہوں۔ خط دیتا ہوں تو خرابی' نہیں دیتا تو معتوب ہوتا ہوں۔ خط کا مضمون کسی کو تقصیروار ٹھیراتا ہے۔

گلوسٹر:۔ آخر دیکھوں تو اس میں ہے کیا۔

ایڈمنڈ:۔ مجھے امید ہے کہ اس خط کو لکھنے میں بھائی کا کوئی قصور نہ سمجھا جائے گا۔ یہ خط انھوں نے محض میری طبیعت کا اندازہ کرنیکو لکھا ہے۔

گلوسٹر:۔ (ایڈمنڈ سے خط لیکر پڑھتا ہے) یہ طریقہ کہ بزرگوں کا ادب کیا جائے ہماری زندگی کے بہترین زمانہ کو تلخ و بے لطف کر دیتا ہے۔ اور دولت ہمارے قبضہ میں اس وقت تک نہیں آتی جب تک کہ ہم بڈھے ہو کر اس سے محظوظ ہونے کے قابل نہ رہیں۔ اب تو مجھے ایسا معلوم ہونے لگا ہے کہ بڈھوں کی یہ سختی اور تشدد ہمارے حق میں ایک بیجا اور بیکار غلامی ہے۔ ہم پر حکومت اس وجہ سے نہیں چلاتے کہ ان میں طاقت ہے بلکہ ان کی یہ حکومت اس وجہ سے ہے کہ ہم اسے گوارا کرتے ہیں۔ کبھی مجھ سے ملو تو پھر اچھی طرح سے اس مضمون پر گفتگو ہو۔ اگر آج باباجان ایسی نیند سو جائیں کہ کسی کے اٹھائے نہ اٹھیں تو پھر ان کی آمدنی میں تم نصف کے مالک ہمیشہ کو ہو سکتے ہو۔ اور پھر تم میرے ہمیشہ عزیز اور چاہیتے بھائی رہو گے۔

گلوسٹر:۔ اف فوہ۔ یہ کہونا کہ یہ تو مجھے جان سے کھونیکی سازش ہے۔ ایسا سوئے

Gloucester	What paper were you reading?
Edmond	Nothing, my lord.
Gloucester	No? What needed then that terrible dispatch of it into your pocket? The quality of nothing hath not such need to hide itself. Let's see. Come, if it be nothing I shall not need spectacles.
Edmond	I beseech you, sir, pardon me. It is a letter from my brother that I have not all o'er-read; and for so much as I have perused, I find it not fit for your o'erlooking.
Gloucester	Give me the letter, sir.
Edmond	I shall offend either to detain or give it. The contents, as in part I understand them, are to blame.
Gloucester	Let's see, let's see.
Edmond	I hope for my brother's justification he wrote this but as an assay or taste of my virtue. (He gives Gloucester a letter)
Gloucester	(reads) "This policy and reverence of age makes the world bitter to the best of our times, keeps our fortunes from us till our oldness cannot relish them. I begin to find an idle and fond bondage in the oppression of aged tyranny, who sways not as it hath power but as it is suffered. Come to me, that of this I may speak more. If our father would sleep till I waked him, you should enjoy half his revenue for ever and live the beloved of your brother, Edgar." Hum, conspiracy! "Sleep till I wake him, you should

کہ کسی کے اٹھائے نہ اٹھے۔ پھر تم اسکی نصف آمدنی کے مالک ہو جاؤ گے۔ کیا میرے فرزند کو ایسے ہاتھ ملے کہ اپنے قلم سے میری نسبت ایسا کچھ لکھے اور ایسا دل و دماغ پایا کہ ایسے ایسے مضمون تصنیف کرے۔ ایدمند بتا کہ یہ خط تیرے پاس کس طرح پہونچا۔ کون اسے لایا۔

ایدمنڈ:۔ حضور میرے پاس لایا کوئی نہیں۔ میرے کمرے کی کھڑکی سے کسی نے اسے اندر ڈال دیا۔

گلوسٹر:۔ تو اپنے بھائی کا خط پہچانتا ہے؟ کیا یہ اسی کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے؟

ایدمنڈ:۔ اگر مضمون اچھا ہوتا تو میں قسمیہ کہہ سکتا تھا کہ اسی کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ لیکن مضمون ایسا ہے کہ اگر اس کے ہاتھ کا لکھا ہوا نہ نکلا تو میں خوش ہوں گا۔

گلوسٹر:۔ نہیں یہ اسی کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔

ایدمنڈ:۔ حضور ہاتھ کا تو اسی کے لکھا ہوا ہے' مگر مضمون ایسا ہے جو اس کے دل سے نکلا ہوا نہیں معلوم ہوتا۔

گلوسٹر:۔ کیا کبھی پہلے بھی اس معاملہ میں تجھ سے اس سے گفتگو ہوئی تھی؟

ایدمنڈ:۔ حضور۔ کبھی نہیں۔ اتنا البتہ اسے اکثر کہتے سنا تھا کہ جب بیٹے جوان ہو جائیں اور باپ بڈھا ہو تو پھر بیٹوں کو باپ کا ولی بنکر اسکی جائداد اور آمدنی کا انتظام کرنا بہتر ہوتا ہے۔

گلوسٹر:۔ ارے نالائق ناہنجار یہی مضمون تو خط کا ہے۔ ارے موذی' بدمعاش جان کے لاگو' وحشی درندوں سے بھی بدتر انسان۔ اچھا بچا جاؤ اور اسے ڈھونڈھ کر لاؤ۔ میں مقدمہ چلا کر اسے گرفتار کراؤں گا۔ شیطان' بدمعاش' نفرت کے قابل مردود' وہ ہے کہاں؟

ایدمنڈ:۔ حضور مجھے نہیں معلوم کہ وہ کہاں ہیں۔ لیکن اگر جناب ناراض نہ ہوں تو ایک بات عرض کروں' اور وہ یہ ہے کہ بھائی جان پر حضور اپنی خفگی اس وقت تک ظاہر نہ ہونے دیں جب تک ک ان کے مقصد کا پورا ثبوت نہ مل جائے۔ کیونکہ

	enjoy half his revenue"—my son Edgar! Had he a hand to write this, a heart and brain to breed it in? When came you to this? Who brought it?
Edmond	It was not brought me, my lord, there's the cunning of it. I found it thrown in at the casement of my closet.
Gloucester	You know the character to be your brother's?
Edmond	If the matter were good, my lord, I durst swear it were his; but in respect of that, I would fain think it were not.
Gloucester	It is his.
Edmond	It is his hand, my lord, but I hope his heart is not in the contents.
Gloucester	Has he never before sounded you in this business?
Edmond	Never, my lord; but I have heard him oft maintain it to be fit that, sons at perfect age and fathers declined, the father should be as ward to the son, and the son manage his revenue.
Gloucester	O villain, villain—his very opinion in the letter! Abhorred villain, unnatural, detested, brutish villain—worse than brutish! Go, sirrah, seek him. I'll apprehend him. Abominable villain! Where is he?
Edmond	I do not well know, my lord. If it shall please you to suspend your indignation against my brother till you can derive from him better testimony of his intent, you should run a certain course; where if you violently

اگر انکے مقصد کو غلط سمجھ کر حضور نے کوئی سخت کاروائی کی تو پھر آپکی عزت میں فرق آئیگا۔ اور بھائی کا فرمانبردار دل بھی ٹوٹ کر پارہ پارہ ہو جائیگا۔ میں اپنی جان کو ضامن قرار دیکر عرض کرتا ہوں کہ یہ جو کچھ اس نے لکھا ہے اس کی غرض و غایت صرف اتنی ہے کہ جو محبت مجھے حضور کے ساتھ ہے اس کا اندزہ وہ کرلیں۔ حضور کی جان کو خطرے میں ڈالنے کی ان کی نیت نہیں ہے۔

گلوستر:۔ کیا تیرا ایسا خیال ہے؟

ایدمند:۔ اگر جناب والا مناسب سمجھیں اور اجازت دیں تو میں حضور کو ایسی جگہ بٹھا دوں جہاں سے آپ پوشیدہ طریقہ ہم دونوں کی گفتگو سن سکیں۔ اور جو بات واقعی ہے اسے اپنے کانوں سے سنکر اپنا اطمینان کرلیں۔ اور یہ کام بلا تاخیر آج ہی ہو سکتا ہے۔

گلوستر:۔ ایدگر اتنا شیطان تو نہیں ہے۔

ایدمند:۔ اور نہ میں انھیں ایسا یقین کرتا ہوں۔

گلوستر:۔ اپنے باپ کے ساتھ ایسا قصد کرے۔ میں تو اسے دل و جان سے عزیز رکھتا تھا۔ ارے زمین و آسمان تم اتنے کیوں بدل گئے؟ بس ایدمند ابھی جا اور اسے تلاش کرکے لا۔ اور حقیقت حال معلوم کرنے کیلئے کسی اونچ نیچ سے اسے اس راہ پر لا کہ وہ تیرا اعتبار کرکے سب کچھ کہدے۔

ایدمند:۔ جناب والا میں ابھی اسے تلاش کرنے جاتا ہوں جس طرح بن پڑیگا کل حالات دریافت کرکے حضور کو اطلاع دونگا۔

گلوستر:۔ آجکل یہ چاند اور سورج میں جو گرہن پڑے ہیں ان سے ہمارے حق میں کوئی بہتری کی صورت نہیں نکلتی۔ گو علوم وفنون ان گرہنوں کا مطلب کچھ ہی بتائیں مگر ان کے برے اور مضر نتیجوں سے دنیا پر مصیبت کے تازیانے ہی پڑتے رہے ہیں۔ یہ وہ بری بلائیں ہیں جن سے عشق کی دہکتی آگ ٹھنڈی پڑ جاتی ہے۔ دوستیاں غارت ہو جاتی ہیں۔ بھائی بھائی میں نفاق پیدا ہوتا ہے۔ شہروں میں غدر و بدامنیاں پڑتی

proceed against him, mistaking his purpose, it would make a great gap in your own honour and shake in pieces the heart of his obedience. I dare pawn down my life for him that he hath writ this to feel my affection to your honour, and to no other pretence of danger.

Gloucester	Think you so?
Edmond	If your honour judge it meet, I will place you where you shall hear us confer of this, and by an auricular assurance have your satisfaction, and that without any further delay than this very evening.
Gloucester	He cannot be such a monster. Edmond, seek him out, wind me into him, I pray you. Frame the business after your own wisdom. I would unstate myself to be in a due resolution.
Edmond	I will seek him, sir, presently, convey the business as I shall find means, and acquaint you withal.
Gloucester	These late eclipses in the sun and moon portend no good to us. Though the wisdom of nature can reason it thus and thus, yet nature finds itself scourged by the sequent effects. Love cools, friendship falls off, brothers divide; in cities, mutinies; in countries, discord; in palaces, treason; and the bond cracked

ہیں۔ ملکوں میں فتنے برپا ہوتے ہیں۔ بادشاہی محلوں میں بغاوتیں اور سازشیں کھڑی ہو جاتی ہیں۔ باپ بیٹوں میں جو رشتہ اتحاد ہوتا ہے وہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اس وقت بھی دیکھئے تو بیٹا باپ سے منحرف ہے۔ بادشاہ وقت بھی اس میلان طبیعت سے جو فطرت کا انعام تھا ہٹ گیا ہے۔ یعنی باپ اپنی پیاری بیٹی کا دشمن ہوگیا ہے۔ یہاں باپ اپنی اولاد کا بدخواہ ہوگیا۔ ہم تو وہ لوگ ہیں جنھوں نے بہتر سے بہتر زمانے دیکھے ہیں۔ لیکن اب طرح طرح کے فتنے، مکرو فریب اور قسم قسم کی غارت کن بد نظمیاں ہمارے پیچھے پیچھے ہمیں قبر تک پہونچانے کو چلی آتی ہیں۔ ایڈمند اس پاجی ایڈگر کو ڈھونڈھ کے لا۔ اس میں تیرا کوئی نقصان نہ ہوگا۔ یہ کام بڑی احتیاط سے انجام دے۔ ہائے۔ شریف کنٹ ملک بدر کیا گیا۔ اس کا قصور محض ایمانداری تھا۔ افسوس۔ کیسے عجیب حالات ہیں وہ جلاوطن ہوگیا۔

(چلا جاتا ہے)

ایڈمنڈ:۔ یہ تو دنیا کی مستقل حالت چلی آتی ہے کہ جہاں کسی کی تقدیر بگڑی گو وہ اسی کی بداعمالیوں اور زبوں کاریوں کا انجام ہو، مگر ہم اپنے کل نقصانات کا باعث چاند سورج اور ستاروں کو قرار دیتے ہیں۔ گویا یہ بات ضروری ہے کہ ہم اپنی بری حرکتوں بدمعاشیوں اور حماقتوں کو کسی آسمانی اثر کا نتیجہ سمجھیں۔ گویا کہ یہ ستاروں کا اثر ہے کہ ہم چور بدمعاش اور اٹھائی گیرے ہوگئے گویا کواکب سیارہ کے حکم سے ہم مجبوراً رند خرابائی، جھوٹے، مکار، زانی اور حرامکار بن گئے گویا کہ ہماری ان کل خرابیوں کا باعث براہ راست احکام نجوم تھے۔ انسان کیلئے یہ بات بھی امر حق سے گریز کرنے کی عجیب ہے کہ وہ کسی ستارے کو اپنی طبیعت کا واضع اور موجب بتائے یہ کل خیالات واہیات ہیں۔ میں تو بالکل ویسا ہی ہوں جیسا کہ مجھے ہونا تھا خواہ کوئی ستارہ عفت و عصمت کی سی پاکیزگی میں جس وقت میں نے دنیا میں آنکھیں کھولی ہیں آسمانی پر ظلوع تھا یا نہ تھا۔

(ایڈگر اندر آتا ہے)

'twixt son and father. This villain of mine comes under the prediction: there's son against father. The King falls from bias of nature: there's father against child.
We have seen the best of our time.
Machinations, hollowness, treachery, and all ruinous disorders follow
us disquietly to our graves. Find out this villain, Edmond; it shall lose thee nothing. Do it carefully. And the noble and true-hearted Kent banished, his offence honesty! 'Tis strange.
(Exit)

Edmond

This is the excellent foppery of the world: that when we are sick in fortune—often the surfeits of our own behaviour—we make guilty of our disasters the sun, the moon, and stars, as if we were villains on necessity, fools by heavenly compulsion, knaves, thieves, and treachers by spherical predominance, drunkards,
liars, and adulterers by an enforced obedience of planetary influence, and all that we are evil in by a divine thrusting on. An admirable evasion of whoremaster man, to lay his goatish disposition on the charge of a star! My father compounded with my mother under
the Dragon's tail and my nativity was under Ursa Major,
so that it follows I am rough and lecherous. Fut! I should have been that I am had the maidenliest star in the firmament twinkled on my bastardizing.

واہ واہ بھائی جان آپ تو عین وقت پر اس طرح نمودار ہو گئے جیسے کسی پرانے خوش انجام قصے میں کوئی ایکٹر اسٹیج پر آنا بھول جائے اور اس کام کیلئے مقررہ جملہ سنتے ہی فوراً آن دھمکے اسٹیج پر ظاہر ہونے کیلئے ایک جملہ تو میرے لئے بھی مقرر ہے مگر وہ شرارت و افسردگی ہے اور اس میں دیوانے کی ایک ہو بھی شامل ہے (خوش ہو کر سرگم گانے لگتا ہے)۔

ایڈگر:۔ کہو بھائی ایڈمنڈ تم کس خیال میں اس وقت محو تھے؟

ایڈمنڈ:۔ بھائی جان میں تو ان چیزوں پر غور کر رہا تھا جو کئی دن ہوئے میں نے کہیں پڑھی تھیں کہ ان گرہنوں سے دنیا میں کیا کچھ پیش آنیوالا ہے۔

ایڈگر:۔ اچھا آپ کو اس فن میں بھی دخل ہے۔

ایڈمنڈ:۔ بھائی یقین مانیئے کہ جو کچھ میں نے پڑھا ہے اس سے بہت ہی خراب نتیجے نکلتے ہیں مثلاً بیان ہوا ہے کہ والدین اور اولاد میں قدرت کے خلاف باتیں پیدا ہو جائیں گی۔ موت کا ہر طرف دور دورہ ہو گا۔ قحط پڑیں گے پرانی دوستیاں غارت ہو جائیں گی۔ ریاست کے سیاسی فریقوں میں نفاق اور اختلاف پیدا ہو گا۔ بادشاہ اور دربار کے شریفوں کو بیجا دھمکیاں دی جائینگی اور انہیں بدنام کرنیکی تدبیریں کی جائیں گی۔ سلطنت میں بے ضرورت کمزوریاں اور ملک کے خیر خواہوں کا جلا وطن ہونا پیش آئیگا۔ سپاہ و لشکر میں غدر پڑیگا۔ زن و شو کے تعلقات میں طرح طرح کی بے لطفیاں پیدا ہونگی۔ اور خدا جانے اور کیا کیا ہو گا۔

ایڈگر:۔ بھائی میرے یہ تو بتاؤ کہ نجوم میں تمہیں کب سے اعتقاد ہوا۔

ایڈمنڈ:۔ یہ تو فرمایئے کہ باوا جان سے کب سے نہیں ملے۔

ایڈگر:۔ کل ہی رات کو ملا تھا۔

ایڈمنڈ:۔ کچھ باتیں ہوئی تھیں۔

ایڈگر:۔ ہاں دو گھنٹے تک باتیں ہوتی رہیں۔

ایڈمنڈ:۔ پھر دونوں صاحب ہنسی خوشی رخصت ہوئے کسی قسم کا رنج و ملال تو

(Enter Edgar)
Pat he comes, like the catastrophe of the old comedy.
My cue is villainous melancholy, with a sigh like Tom o' Bedlam.
(He reads a book)
—O, these eclipses do portend these divisions.
Fa, so, la, mi.

Edgar How now, brother Edmond, what serious contemplation are you in?

Edmond I am thinking, brother, of a prediction I read this other day, what should follow these eclipses.

Edgar Do you busy yourself with that?

Edmond I promise you, the effects he writes of succeed unhappily. When saw you my father last?

Edgar The night gone by.

Edmond Spake you with him?

Edgar Ay, two hours together.

Edmond Parted you in good terms? Found you no

چہرے یا باتوں سے ظاہر نہیں ہوا۔

ایڈ گر:۔ نہیں مطلق نہیں۔

ایڈ منڈ:۔ یاد کیجئے کوئی بات ایسی تو نہیں ہوئی جس میں آپ نے انہیں ناراض کر دیا ہو۔ میرا عرض کرنا یہ ہے کہ کچھ دنوں جب تک ان کا غصہ دھیما نہ پڑجائے آپ ان کے سامنے نہ جائیں۔ اس وقت تو ان کے غصہ اور عتاب کا یہ عالم ہے کہ اگر آپ کو کوئی جسمانی ضرر بھی پہنچا تو کبھی ان کا غصہ ٹھنڈا نہ ہو گا۔

ایڈ گر:۔ معلوم ہوتا ہے کہ کسی حرامی بے ایمان نے میری نسبت ان سے کچھ کہہ دیا ہے اور اس طریقے سے میرے نقصان کے در پے ہوا ہے۔

ایڈ منڈ:۔ مجھے بھی یہی خوف ہے اس لئے آپ اس وقت تک صبر کریں جب تک ان کا غصہ ٹھنڈا ہو۔ آپ میرے ساتھ میرے کمرہ میں چل بیٹھیں۔ موقع آتے ہی میں باواجان کی گفتگو آپ کو سنوا دوں گا۔ اب آپ میرے کمرے میں چلے جایئے۔ لیجئے یہ اس کی کنجی ہے باہر نہ نکلیئے گا۔ اور اگر نکلنا ہی ہو تو بغیر ہتھیار لگائے باہر نہ آیئے گا۔

ایڈ گر:۔ ایڈ منڈ تم نے کیا کہا کہ بغیر ہتھیار لگائے باہر نہ نکلیئے گا۔

ایڈ منڈ:۔ بھائی جان میں آپ کو بہتر سے بہتر صلاح دے رہا ہوں۔ اگر میری نیت میں کوئی خرابی نظر آئے تو آپ مجھے بے ایمان سمجھئے گا۔ یہ میں آپ سے عرض کر چکا ہوں کہ جو کچھ میں نے دیکھا یا سنا ہے وہ بہت ہی خفیف طریقہ پر دیکھا یا سنا تھا' جیسی خوفناک اور خطرناک صورت واقعی وہ تھی وہ میں نے نہیں دیکھی۔ بس اب آپ مہربانی کر کے میرے کمرے میں جا بیٹھیں۔

ایڈ گر:۔ اچھا تم یہاں پھر آ کر کچھ بتاؤ گے نا؟

ایڈ منڈ:۔ جی ہاں اس معاملہ میں جہاں تک ممکن ہو گا کوشش کروں گا۔(ایڈ گر چلا جاتا ہے) باپ زود اعتقاد اور بھائی اتنا شریف کہ اس کی طبیعت میں کسی کو نقصان پہنچانے کا مادہ مطلق نہیں۔ کسی سے وہ بدگمان نہیں۔ اس کی اس احمقانہ شرافت اور

	displeasure in him by word nor countenance?
Edgar	None at all.
Edmond	Bethink yourself wherein you may have offended him, and at my entreaty forbear his presence until some little time hath qualified the heat of his displeasure, which at this instant so rageth in him that with the mischief of your person it would scarcely allay.
Edgar	Some villain hath done me wrong.
Edmond	That's my fear. I pray you have a continent forbearance till the speed of his rage goes slower; and, as I say, retire with me to my lodging, from whence I will fitly bring you to hear my lord speak. Pray ye, go. There's my key. If you do stir abroad, go armed.
Edgar	Armed, brother?
Edmond	Brother, I advise you to the best. I am no honest man if there be any good meaning toward you. I have told you what I have seen and heard but faintly, nothing like the image and horror of it. Pray you, away.
Edgar	Shall I hear from you anon?
Edmond	I do serve you in this business. (Exit Edgar) A credulous father, and a brother noble, Whose nature is so far from doing harms That he suspects none; on whose foolish honesty

سادگی کی وجہ سے اگر میں اپنی بری طبیعت اور عادت کا پابند ہو کر اپنی ہوشیاری اور ذہانت سے اس پر وار کروں تو موقع اچھا ہے۔ اور جو کچھ میں نے سوچ رکھا ہے اس پر عمل کرنیکا بھی یہی وقت مناسب ہے۔

(چلا جاتا ہے)

تیسرا منظر

(نواب البانی کا قصر' گونرل اور اوسوالد آتے ہیں)

گونرل:۔ کیا میرے والد نے تمہیں اس بات پر مارا تھا کہ تم نے ان کے مسخرے کو جھڑک دیا تھا؟

اوسوالد:۔ جی حضور۔

گونرل:۔ رات ہو یا دن ہم پر تو یہی آفت ٹوٹتی رہتی ہے۔ کوئی نہ کوئی قصور نکال کر غصے سے آگ کی طرح بھڑک اٹھتے ہیں۔ اس سے گھر کا کل انتظام درہم برہم رہتا ہے۔ یہ حالت آخر کب تک برداشت ہو سکتی ہے اودھم مچائیں تو ان کے سوار اور ذرا ذرا سی بات پر ڈانٹ پڑے ہم پر۔ آج ذرا شکار سے واپس آجائیں تو ان سے بات کرونگی۔ اوسوالد اب اگر تم ان کے کام میں پہلے کی بہ نسبت سستی دکھاؤ گے تو اچھا کرو گے۔ اگر پھر تمہارا کوئی قصور نکالا تو میں دیکھ لونگی۔

(نرسنگھے کی آواز سنائی دیتی ہے)

اوسوالد:۔ بیگم صاحب حضور کے والد آرہے ہیں میں آواز سنتا ہوں۔

گونرل:۔ اوسوالد جس طرح چاہو غفلت اور بے پروائی کا انداز بناؤ تم اور تمہارے ساتھی سب یہی کریں۔ اب میں کوئی صورت ایسی پیدا کرونگی کہ وہ خود ہی مجھ سے پوچھیں گے۔ اگر میرا جواب خوش نہ گزرا تو میں کہوں گی بہتر ہوتا کہ آپ میری بہن کے پاس چلے جاتے۔ اور یہ میں جانتی ہوں کہ بہن ریگن کا دل اور میرا دل

My practices ride easy. I see the business.
Let me, if not by birth, have lands by wit.
All with me's meet that I can fashion fit.
(Exit)

Scene 3

(Enter Goneril and Oswald, her steward)

Goneril — Did my father strike my gentleman
For chiding of his fool?
Oswald — Ay, madam.
Goneril — By day and night he wrongs me. Every hour
He flashes into one gross crime or other
That sets us all at odds. I'll not endure it.
His knights grow riotous, and himself upbraids us
On every trifle. When he returns from hunting
I will not speak with him. Say I am sick.
If you come slack of former services
You shall do well; the fault of it I'll answer.
(Horns within)
Oswald — He's coming, madam. I hear him.
Goneril — Put on what weary negligence you please,
You and your fellows. I'd have it come to question.
If he distaste it, let him to my sister,

ایک ہے یہ بڈھا بیکار آدمی کی طرح قابو میں آنا جانتی ہی نہیں۔ ابھی تک حکومت اور اختیارات جو دوسروں کو دے چکا ہے انہی کے خواب نظر آتے ہیں یہ احمق بڈھے بڑھاپے میں پھر بچے ہو جاتے ہیں۔ ان کی روک تھام ضروری ہے پہلے تو خوشامد سے کام نکالوں گی اور اگر خوشامد نہ چلی تو پھر سختی کرنی ضروری ہوگی۔ اوسوالد جو کچھ میں نے ابھی تم سے کہا ہے اسے بھول نہ جانا۔

اوسوالد:۔ بہت خوب حضور بھولوں گا نہیں۔

گونرل:۔ اور تم اور سب نوکر بادشاہ کے سواروں کو بالکل بے پروائی سے دیکھا کرو۔ اور میں آج سے ایسی باتیں اٹھاتی رہونگی کہ مجھے بھی کچھ کہنے کا موقع ملے اور ابھی اپنی بہن ریگن کو لکھتی ہوں کہ جو کچھ میں کہوں وہی وہ بھی کہے۔ جاؤ کھانا جلد تیار کرو۔

چوتھا منظر

(قصر وہی ہے مگر کمرہ دوسرا ہے)

(کنٹ بھیس بدلے ہوئے آتا ہے)

کنٹ:۔ اگر میں اپنا لب ولہجہ بدل کر دوسری آواز بنالوں تو پھر میں کامیابی کے ساتھ مقصد کو پہنچ جاؤں گا جس کے لئے میں نے اپنی صورت مسخ کی ہے۔ اے جلا وطن کنٹ اگر تجھے وہاں جہاں سے راندہ درگاہ اور مردود ہوا ہے اپنے آقا کی خدمت کرنی ہے جس سے تجھے عشق ہے تو سمجھ لے کر اس میں بڑی بڑی بلاؤں کا سامنا ہوگا۔

(نرسنگھے اندر بجتے سنائی دیتے ہیں لی ار اور اس کے خادم اور سوار آتے ہیں)

لی ار:۔ میں کھانے کا ہرگز انتظار نہیں کر سکتا ہوں جاؤ فوراً خاصہ حاضر کرو (ایک نوکر باہر سے آتا ہے) یہ کیا ارے تو کون ہے؟

Whose mind and mine I know in that are one.
Remember what I have said.

Oswald — Well, madam.

Goneril — And let his knights have colder looks among you.
What grows of it, no matter. Advise your fellows so.
I'll write straight to my sister to hold my course.
Prepare for dinner.
(Exeunt severally)

Scene 4

(Enter the Earl of Kent, disguised)

Kent — If but as well I other accents borrow
That can my speech diffuse, my good intent
May carry through itself to that full issue
For which I razed my likeness. Now, banished Kent,
If thou canst serve where thou dost stand condemned,
So may it come thy master, whom thou lov'st,
Shall find thee full of labours.
(Horns within. Enter King Lear and attendants from hunting)

Lear — Let me not stay a jot for dinner. Go get it ready.
(Exit one)
(To Kent) How now, what art thou?

کنٹ۔ حضور میں ایک پردیسی ہوں۔

لی ار۔ کام کیا کرتا ہے ہمارے پاس آنے سے تیرا کیا مطلب ہے۔

کنٹ۔ جو کچھ ہوں اس سے زیادہ اپنے کو بتانا نہیں چاہتا۔ لیکن جو مجھ پر اعتبار کریگا اس کی خدمت سچے دل سے کروں گا۔ ایماندار سے محبت کرونگا عاقل و دانا سے بات کرونگا خود کم بولوں گا سزا سے ڈروں گا۔ اور اپنے آقا کیلئے جہاں لڑنا مناسب ہو گا وہاں لڑوں گا بھی مچھلی نہیں بلکہ گوشت کھاؤ نگا(کیونکہ میں رومن کیتھولک نہیں ہوں)

لی ار۔ پہلے تو یہ بتاؤ کہ تم ہو کون؟

کنٹ۔ دل کا بڑا سچا آدمی ہوں اور بادشاہ کی طرح مفلس بھی ہوں۔

لی ار۔ اگر تو غریب رعیت ہو کر اتنا مفلس ہے جس قدر کہ بادشاہ' بادشاہ ہو کر مفلس ہے تو پھر تیرا افلاس کافی سفارش ہے۔ کیا کام کریگا؟

کنٹ۔ خدمت جو کچھ ہو۔

لی ار۔ کس کی خدمت

کنٹ۔ حضور کی۔

لی ار۔ کیا تو مجھے پہلے سے جانتا ہے؟

کنٹ۔ جانتا تو نہیں ہوں مگر حضور کی صورت ایسی ہے کہ حضور کو آقا کہنے سے بے اختیار دل خوش ہوتا ہے۔

لی ار۔ میری صورت میں تو نے کیا بات دیکھی؟

کنٹ۔ حکومت اور کار فرمائی کی شان۔

لی ار۔ تم کیا کام کر سکتے ہو؟

کنٹ۔ میں اپنے آقا کو ہر معاملہ میں صلاح اور مشورہ نہایت ایمانداری سے دے سکتا ہوں۔ گھوڑے کی سواری خوب جانتا ہوں دوڑنا' بھاگنا' کسی مضر سازش کو بگاڑ دینا مجھے خوب آتا ہے کسی کے پیغام کو بالکل بیدھڑک صاف صاف کہہ دینا بھی

Kent A man, sir.
Lear What dost thou profess? What wouldst thou with us?
Kent I do profess to be no less than I seem, to serve him
truly that will put me in trust, to love him that is honest, to converse with him that is wise and says
little, to fear judgement, to fight when I cannot choose, and to eat no fish.
Lear What art thou?
Kent A very honest-hearted fellow, and as poor as the King.
Lear If thou be'st as poor for a subject as he's for a king,
thou'rt poor enough. What wouldst thou?
Kent Service.
Lear Who wouldst thou serve?
Kent You.
Lear Dost thou know me, fellow?
Kent No, sir, but you have that in your countenance which I would fain call master.
Lear What's that?
Kent Authority.
Lear What services canst do?
Kent I can keep honest counsel, ride, run, mar a curious
tale in telling it, and deliver a plain message bluntly.

خوب آتا ہے۔ معمولی ادمی جو کام کر سکتے ہیں وہی میں بھی کر سکتا ہوں۔ البتہ جو سب سے بڑی بات مجھ میں ہے وہ یہ ہے کہ نہایت جفاکش اور محنتی ہوں۔

لی ار:۔ تمہاری عمر کیا ہے۔

کنند۔ حضور' نہ تو میں اتنا جوان ہوں کہ کسی عورت کے گانے کو سن کر اس سے عشق پیدا کروں۔ اور نہ اتنا بوڑھا ہوں کہ ہر وقت عورت پر ریجھا رہوں۔ اڑتالیس سال اپنی عمر کے گزار چکا ہوں۔

لی ار:۔ اچھا تم ہمارے ساتھ رہو۔ اور ہماری خدمت کرو۔ اگر کھانے کے بعد بھی ہم نے تمہیں اسی طرح پسند کیا جیسا کہ اس وقت کرتے ہیں تو پھر یہاں سے نہیں جاسکتے۔ ارے کھانا کیوں آتا۔ ہمارا مسخرا کہاں ہے؟ ارے نوکر تو جا اور ہمارے مسخرے کو بلالا۔

(ایک نوکر باہر جاتا ہے اوسوالد آتا ہے)

ارے او نفرے سنتا ہے ہماری بیٹی کہاں ہے؟

اوسوالد:۔ بہت اچھا حضور (چلا جاتا ہے)

لی ار:۔ یہ کیا کہہ گیا۔ اس آدمی کو پھر بلاؤ۔ (لی ار کا ایک سوار جاتا ہے) ارے ہمارا مسخرا کہاں ہے۔ کیا ساری دنیا سو گئی۔ (سوار واپس آتا ہے) وہ دوغلا حرامی کیوں ساتھ نہیں آیا؟

سوار:۔ حضور وہ کہتا ہے کہ حضور کی صاجزادی صاحبہ کچھ علیل ہیں۔

لی ار:۔ وہیں سے جواب دیا ہمارے سامنے وہ نالائق کیوں حاضر نہیں ہوا ہم نے تو اسے یہاں بلایا تھا۔

سوار:۔ حضور اس نے بڑی بے پروائی سے کہا کہ میں وہاں نہیں جاؤں گا۔

لی ار:۔ ہائیں کیا وہ یہاں نہیں آئیگا۔ اس کا سبب۔

سوار:۔ نہ آنیکا سبب تو میں جانتا نہیں مگر اتنا معلوم ہے کہ جس محبت و خلوص سے حضور کی خاطر مدارات پہلے کی جاتی تھی اب وہ بات نہیں رہی جو توجہ اور مدارات

That which ordinary men are fit for I am qualified in# and the best of me is diligence.

Lear — How old art thou?

Kent — Not so young, sir, to love a woman for singing, nor so old to dote on her for anything. I have years on my back forty-eight.

Lear — Follow me. Thou shalt serve me, if I like thee no worse after dinner. I will not part from thee yet. Dinner,
ho, dinner! Where's my knave, my fool? Go you and call my fool hither.
(Exit one)
(Enter Oswald the steward)
You, you, sirrah, where's my daughter?

Oswald — So please you—
(Exit)

Lear — What says the fellow there? Call the clotpoll back.
(Exit a knight)
Where's my fool? Ho, I think the world's asleep.
(Enter a knight)
How now? Where's that mongrel?

Knight — He says, my lord, your daughter is not well.

Lear — Why came not the slave back to me when I called him?

Knight — Sir, he answered me in the roundest manner he would not.

Lear — A would not?

Knight — My lord, I know not what the matter is, but to my judgement your highness is not entertained with that ceremonious affection as you were wont. There's

نوکروں کی طرف سے یا خود نواب کی طرف سے یا حضور کی صاحب زادی کی طرف سے ظاہر ہوا کرتی تھی اب اس میں کمی ہے۔

لی ار:۔ اچھا کیا تم بھی یہی سمجھتے ہو؟

سوار:۔ اگر میں غلطی پر ہوں تو معافی چاہتا ہوں۔ کیونکہ میرا فرض خدمت یہی ہے کہ جب میں کسی کو حضور کے ساتھ بے پروائی اور غفلت کرتے دیکھوں تو خاموش نہ رہوں۔

لی ار:۔ تمہیں یاد ہو گا کہ خود مجھے بھی یہ بات محسوس ہوئی تھی کہ اب یہاں لوگ میری طرف سے بے توجہ ہوتے جاتے ہیں میں سمجھتا تھا کہ یہ میری طبیعت کا قصور ہے یہ نہ سمجھا تھا کہ لوگ دیدہ و دانستہ میری طرف سے بے پروائی کرنے لگے ہیں۔ میں اب اس بات پر زیادہ غور کروں گا۔ مگر ہماری محفل کا وہ مسخرا کہاں ہے میں نے تو دو دن سے اس کی صورت تک نہیں دیکھی۔

سوار:۔ جب سے چھوٹی شاہزادی صاحبہ فرانس تشریف لے گئی ہیں۔ اس نے ان کا جانے کا بہت غم کیا ہے اور گھلتا چلا جاتا ہے۔

لی ار:۔ بس اب اس کا کچھ ذکر نہ کرو۔ مجھے بھی یہی خیال گزرا تھا۔ اچھا اب ذرا جاؤ اور میری بیٹی سے کہہ دو کہ ہم اس سے کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

(ایک نوکر جاتا ہے)

(اوسوالد پھر آتا ہے)

بدمعاش ذرا ادھر تو آ۔ تجھے خبر ہے کہ ہم کون ہیں؟

اوسوالد:۔ ہماری بیگم صاحبہ کے والد ہیں۔

لی ار:۔ ارے بیگم صاحبہ کے بچے' بدمعاش' کتے غلام' سگ بچے۔

اسوالد:۔ حضور میں یہ کچھ نہیں ہوں حضور مجھے تو بس معاف ہی رکھیں۔

لی ار:۔ ارے ناہنجار تو سوال جواب کرتا ہے ہماری طرف آنکھ میں آنکھ ڈال کر بات کرتا ہے۔

a great abatement of kindness appears as well in the general dependants as in the Duke himself also, and your daughter.

Lear — Ha, sayst thou so?

Knight — I beseech you pardon me, my lord, if I be mistaken, for my duty cannot be silent when I think
your highness wronged.

Lear — Thou but rememberest me of mine own conception.
I have perceived a most faint neglect of late, which I have rather blamed as mine own jealous curiosity than
as a very pretence and purpose of unkindness. I will look further into 't. But where's my fool? I have not seen him these two days.

Knight — Since my young lady's going into France, sir, the fool hath much pined away.

Lear — No more of that, I have noted it well. Go you and
tell my daughter I would speak with her.
(Exit one)
Go you, call hither my fool.
(Exit one)
(Enter Oswald the steward crossing the stage)
O you, sir, you, come you hither, sir, who am I, sir?

Oswald — My lady's father.

Lear — My lady's father? My lord's knave, you whoreson
dog, you slave, you cur!

Oswald — I am none of these, my lord, I beseech your pardon.

Lear — Do you bandy looks with me, you rascal?

(لی ار اوسوالد کو مارتا ہے)

اوسوالد:۔ مجھ پر ہاتھ چھوڑنے کا حق حضور نہیں رکھتے۔

کنت:۔ کیا لات ٹھوکر لگانیکا حق بھی نہیں رکھتے۔ ارے کمینے' ذلیل آدمی (کنت اوسوالد کی پنڈلیوں پر دو چار ٹھوکریں جڑتا ہے)

لی ار:۔ آدمی ہم تیرے شکر گزار ہوئے۔یہ بات تو تو نے بڑے کام کی کی ہم تجھ سے بہت خوش ہوئے۔

کنت:۔ (اوسوالد سے) ذرا اٹھ تو بتاؤں کہ تیری بیگم صاحبہ کے والد اور بادشاہ میں کیا فرق ہے۔ اچھی طرح تجھے سمجھا دوں۔ اگر پھر چیں پٹاخ کی تو ٹھیر جا بتاتا ہوں۔ کچھ عقل بھی تجھ میں ہے جا دور ہو۔(اوسوالد کو دھکا دیکر نکال دیتا ہے)

لی ار:۔ ارے وہ تو بڑا خیر خواہ نوکر ثابت ہوا۔ میں تیرا احسان مانتا ہوں۔(کنت کو لی ار انعام میں روپیہ دیتا ہے)

(مسخرا آتا ہے)

مسخرا:۔ ارے یار سنتا ہے میں بھی تجھے نوکر رکھنا چاہتا ہوں۔ لے انعام میں یہ میری ٹوپی مرغے کی کلغی حاضر ہے۔(کنت کو مسخرا اپنی ٹوپی دیتا ہے)

لی ار:۔ ارے مسخرے تو آگیا کہو کیا حال ہے؟

مسخرا:۔ (کنت سے) بہتر ہو کہ تو یہ ٹوپی مرغے کی کلغی مجھ سے لے لے۔

کنت:۔ ارے احمق مجھے تیرے مرغے کی کلغی کیا کرنی ہے میں کیوں لوں۔

مسخرا:۔ اس لئے کہ تو نے اس کی حمایت کی جو نظروں سے گر چکا تھا ذرا دیکھ کر قدم ڈالا کر۔ دیکھتا نہیں کہ ہوا کدھر کی چل رہی ہے۔ جو حاکم وقت ہو اسے خوش رکھ۔ اگر اسے خوش نہیں رکھا تو پھر پچتانا پڑیگا۔ اسی لئے تو کہتا ہوں کہ میری یہ ٹوپی مرغے کی کلغی اپنے سر پر رکھ لے۔ واللہ اس شخص نے اپنی دو بیٹیوں کو جلا وطن کر دیا۔ اور تیسری کے حق میں گو اپنی طبیعت کے خلاف کیا مگر جو کچھ کیا وہ بہت اچھا ہوا۔ اگر تم نے اسی کا ساتھ دیا تو پھر ایک نہ ایک دن سر پر یہ مرغے کی کلغی لگانی پڑیگی۔

	(Lear strikes him)
Oswald	I'll not be strucken, my lord.
Kent	(tripping him) Nor tripped neither, you base football player.
Lear	(to Kent) I thank thee, fellow. Thou serv'st me, and I'll love thee.
Kent	(to Oswald) Come, sir, arise, away. I'll teach you differences. Away, away. If you will measure your lubber's length again, tarry# but away, go to. Have you wisdom? So. (Exit Oswald)
Lear	Now, my friendly knave, I thank thee. (Enter Lear's Fool) There's earnest of thy service. (He gives Kent money)
Fool	Let me hire him, too. (To Kent) Here's my coxcomb.
Lear	How now, my pretty knave, how dost thou?
Fool	(to Kent) Sirrah, you were best take my coxcomb.
Lear	Why, my boy?
Fool	Why? For taking one's part that's out of favour. (To Kent) Nay, an thou canst not smile as the wind sits, thou'lt catch cold shortly. There, take my coxcomb. Why, this fellow has banished two on 's daughters and did the third a blessing against his will. If thou follow

کہیئے چچا جان کیا حال ہے؟ کاش میرے پاس مرغے کی دو کلغیاں ہوتیں۔ اور دو ہی بیٹیاں بھی ہوتیں۔

لی ار:۔ تو پھر تو کیا کرتا؟

مسخرا:۔ جو کچھ مال و متاع میرے پاس ہوتا سب دے ڈالتا۔ مگر یہ دو کلغیاں اپنے پاس رکھتا۔ کہنے کو تو ہوتا کہ ہاں کچھ مال میرے پاس بھی ہے۔ اور ایک کلغی تمہاری بیٹیوں سے مانگ لیتا۔

لی ار:۔ تمیز سے بات کرو ورنہ کوڑا موجود ہے۔

مسخرا:۔ سچ تو یہ ہے کہ جب کتا اپنے گھر میں جا بیٹھتا ہے تو بغیر کوڑے کھائے وہاں سے نہیں نکلتا۔ مگر بیگم کیتا آتشدان کے قریب کھڑی بدبو پھیلاتی رہتی ہے۔

لی ار:۔ تیری یہ بات تو تیر کی طرح دل میں چبھی۔

مسخرا:۔ حضور ایک تقریر مجھ سے سیکھ لیں تو اچھا ہو۔

لی ار:۔ بتا وہ کیا ہے؟

مسخرا:۔ اچھا چچا جان سیئے۔

"اپنی کل دولت دوسروں پر ظاہر نہ کرو جو کچھ جانتے ہو وہ کل بات کہنے میں نہ کہہ ڈالو۔ دوسروں کو قرضہ جب دو تو اس سے کم ہو جو خود قرض لے چکے ہو۔ پیدل چلنے سے گھوڑے کی سواری بہتر ہوتی ہے۔ جتنی باتیں سنو ان سب کا یقین نہ کرو۔ ایک ہی بازی میں اپنا کل مال و متاع نہ لگا دو۔ تو پھر دو دہائیاں انعام پاؤ گے جو بیس سے زیادہ نہ ہونگی۔" کنت:۔ یہ تو کچھ بھی نہیں ہوا۔

مسخرا:۔ یہ تو اس وکیل کا سا مشورہ ہے جسے محنتانہ کچھ نہیں دیا گیا ہے۔ تم نے بھی تو مجھے کچھ نہیں دیا۔ کیوں چچا جان۔ کیا آپ "کچھ نہیں" سے بھی کام چلا سکتے ہیں۔

لی ار:۔ نہیں چھوکرے "کچھ نہیں" سے سوائے "کچھ نہیں" کے اور کیا حاصل ہو سکتا ہے۔

him, thou must needs wear my coxcomb. (To Lear)
How now, nuncle? Would I had two coxcombs and two daughters.

Lear Why, my boy?

Fool If I gave them all my living I'd keep my coxcombs
myself. There's mine; beg another off thy daughters.

Lear Take heed, sirrah—the whip.

Fool Truth's a dog must to kennel. He must be whipped
out when the Lady Brach may stand by th' fire and stink.

Lear A pestilent gall to me!

Fool (to Kent) Sirrah, I'll teach thee a speech.

Lear Do.

Fool Mark it, nuncle:
Have more than thou showest,
Speak less than thou knowest,
Lend less than thou owest,
Ride more than thou goest,
Learn more than thou trowest,
Set less than thou throwest,
Leave thy drink and thy whore,
And keep in-a-door,
And thou shalt have more
Than two tens to a score.

Kent This is nothing, fool.

Fool Then 'tis like the breath of an unfee'd lawyer: you gave me nothing for 't. (To Lear) Can you make no use of nothing, nuncle?

Lear Why no, boy. Nothing can be made out of nothing.

مسخرا:۔ (کنٹ سے) مہربانی فرما کر آپ ہی ان حضرت سے پوچھیں کہ اب ان زمین کی آمدنی کتنی ہے۔ مجھ مسخرے کی کسی بات کا تو یہ کیوں یقین کرنے لگے۔

لی ار:۔ مسخرے تیری زبان چل نکلی ہے۔ تو بڑا کڑوا کسیلا احمق ہو گیا ہے۔

مسخرا:۔ تو کیا آپ کو کڑوے اور میٹھے احمق میں فرق معلوم ہے؟

لی ار:۔ نہیں چھوکرے مجھے فرق نہیں معلوم۔

مسخرا:۔ جن حضرت نے آپ کو صلاح دی تھی کہ آپ اپنا کل ملک دوسروں کو دے ڈالیں انھیں بلا کر تو آپ میری جگہ کھڑا کر دیں اور حضور خود انکی جگہ جا کھڑے ہوں تو پھر کڑوا اور میٹھا بیوقوف دونوں حضور کو نظر آنے لگیں گے۔ ایک تو ان رنگ برنگے کپڑوں میں ظاہر ہو گا جیسے کہ میں پہنے ہوں اور دوسرا وہاں ہو گا جہاں حضور ہوں گے۔

لی ار:۔ ارے شیطان کیا تو مجھے بیوقوف کہتا ہے؟

مسخرا:۔ پھر اور جتنے اچھے اچھے خطاب آپ کو پیدائش کے وقت حاصل تھے وہ تو آپ نے دوسروں کے حوالے کر دیئے۔ اب حضور کے پاس اور کونسا خطاب باقی رہا؟

کنٹ:۔ جناب عالی یہ مسخرا نرا بیوقوف نہیں ہے۔

مسخرا:۔ واللہ بڑے بڑے امیر اور رئیس مجھے بیوقوف کہاں بننے دیتے ہیں۔ اگر میں ان سے کہوں کہ میری حماقت میں دوسرے شریک نہ ہوں تو وہ کب سنتے ہیں۔ کچھ نہ کچھ وہ مجھ سے حاصل کر ہی لیتے ہیں۔ اور یہی حال بیگمات کا ہے کہ حماقت کی دولت میں بغیر دوسروں کو میرا شریک بنائے مجھے احمق نہیں رہنے دیتے۔ اچھا سنئے میں حضور کو دو تاج دیتا ہوں۔

لی ار:۔ بتا کہاں ہیں؟

مسخرا:۔ دیکھئے جب میں ایک انڈے کو بیچ میں سے دو کردوں سپیدی زردی تو خود نوش کر جاؤں تو پھر اوپر نیچے کے دونوں چھلکے آپ کے سر کے دو تاج ہونگے یا نہیں؟ جب حضور نے اپنے تاج کے دو ٹکڑے کرکے دوسروں کو دے ڈالے تو آپ

[FOOL: That Lord that counsell'd thee
To give away thy land,
Come place him here by me,
Do thou for him stand;
The sweet and bitter fool
Will presently appear,
The one in motley here,
The other found out there.

LEAR: Dost thou call me fool boy?

FOOL: All thy other titles thou hast given away, that thou wast born with.

KENT: This is not altogether fool my Lord.

FOOL: No faith, Lords and great men will not let me, if I had a monopoly out, they would have part an't, and Ladies too, they will not let me have all the fool to myself, they'll be snatching;] give me an egg nuncle, and I'll give thee two crowns.

LEAR: What two crowns shall they be?

FOOL: Why, after I have cut the egg i' th' middle and eat up the meat, the two crowns of the egg; when thou clovest thy crown i' th' middle, and gav'st away both parts, thou bor'st thine ass on thy back o'er the dirt, thou hadst little

کو اس گدھے سوار کمہار کی طرح جسے لوگوں نے چھیڑا تھا کہ خود گدھے کو کیوں نہیں اٹھاتا' اپنی میلی کچیلی پیٹھ پر گدھا اٹھانا پڑیگا۔ حضور کے اس گنجے سر میں عقل اتنی کم تھی کہ حضور نے اپنا تاج زریں دوسروں کو دے ڈالا۔ اگر یہ بات آپکو میری اور باتوں کی طرح معلوم ہوتی تو جو پہلے اس بات کو معلوم کرتا اس کے کوڑے لگواتے۔ (گاتا ہے)

بیوقوفوں کی مانگ سال میں کم نہیں ہوگی کیونکہ عقلمند مغرور ہو کر ایسی حرکتیں کرنے لگے کہ انھیں اپنی عقل کا پتہ نہ چلا کہ وہ کدھر گئی۔ انکی چال تو بندروں کی سی ہوگئی تھی۔

لی ار:۔ ارے مسخرے یہ گیت تو کب سے گانے لگا؟

مسخرا:۔ چچاجان یہ گیت تو مجھے اسی وقت یاد آنے لگے تھے جبکہ حضور نے اپنی بیٹیوں کو اپنی اماں بنایا تھا۔ اور اپنی پیٹھ ننگی کر کے قمچی ان کے ہاتھ میں دیدی تھی۔ (گاتا ہے)

"تو پھر وہ خوشی کے مارے رونے لگیں اور میں روتے روتے گانے لگا۔ کہ واہ واہ کیسا اچھا بادشاہ آنکھ مچولی کھیلتا ہوا احمقوں کی صف میں جا بیٹھا" چچاجان کوئی استاد رکھ لو تاکہ تمھارے مسخرے کو جھوٹ بولنا سکھا دیا کرے۔ میں تو جھوٹ بولنا سیکھنے سے بہت خوش ہوں گا۔

لی ار:۔ شیطان تو جھوٹ بولتا ہے۔ اب تیرے کوڑے لگائے جائیں گے۔

مسخرا:۔ حیران آپ میں اور آپ کی بیٹیوں میں کیا رشتہ سمجھوں۔ چاہے جھوٹ بولوں چاہے سچ' چاہے چپکا رہوں مگر یہ سب میری ہی پیٹھ پر کوڑے لگانے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ انسان سب کچھ ہو مگر بیوقوف نہ ہو۔ مگر چچاجان آپ کی جگہ میں ہرگز نہ ہونا چاہوں گا۔ آپ نے جو کچھ آپ کے پاس تھا اس کے دو ٹکڑے کر کے دوسروں کو دیدیئے اور اپنے لئے کچھ نہ رکھا۔ لیجئے وہ ایک ٹکڑا چلا آتا ہے

(گونرل آتی ہے)

Thou hadst little wit in thy bald crown when thou
gavest thy golden one away. If I speak like myself in
this, let him be whipped that first finds it so.
(Sings) Fools had ne'er less grace in a year,
For wise men are grown foppish,
And know not how their wits to wear,
Their manners are so apish.

Lear — When were you wont to be so full of songs, sirrah?

Fool — I have used it, nuncle, e'er since thou madest thy daughters thy mothers; for when thou gavest them the rod and puttest down thine own breeches,
(Sings) Then they for sudden joy did weep,
And I for sorrow sung,
That such a king should play bo-peep
And go the fools among.
Prithee, nuncle, keep a schoolmaster that can teach thy fool to lie. I would fain learn to lie.

Lear — An you lie, sirrah, we'll have you whipped.

Fool — I marvel what kin thou and thy daughters are. They'll have me whipped for speaking true, thou'lt have me whipped for lying, and sometimes I am whipped for holding my peace. I had rather be any kind o' thing than a fool; and yet I would not be thee,
nuncle. Thou hast pared thy wit o' both sides and left nothing i' th' middle.
(Enter Goneril)
Here comes one o' the parings.

لی ار:۔ کہو بیٹی تیوری اتنی کیوں چڑھی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ خاص اس زمانہ میں پیشانی پر بل زیادہ پڑنے لگے ہیں۔

مسخرا:۔ آپ تو جب ہی اچھے تھے کہ پیشانی کے ان بلوں کی آپ کو پروانہ تھی۔ اب تو آپ صفرہ گئے جس کے پہلے کوئی ہندسہ نہ ہو۔ میں آپ سے اچھا رہا کیونکہ میں کچھ تو ہوں۔ بیوقوف ہی سہی مگر آپ تو وہ بھی نہیں رہے (گونرل کی طرف دیکھ کر) ہاں واللہ میں اب چپ رہتا۔ گو آپ منہ سے کچھ نہیں کہیں مگر آپ کے تیور تو کہہ رہے ہیں کہ میں زبان بند رکھو۔ اچھا لیجئے میں تو توتی ہڑپ بولے دیتا ہوں جس کے پاس چھلکا ہو نہ گودا اور بھوک ستائے تو پھر وہ کچھ تو مانگے ہی گا (لی ار کیطرف دیکھ کر) آپ تو سڑکی پھلی ہیں جس میں سے دانے دوسروں کو پہونچ چکے ہیں۔

گونرل:۔ کچھ یہی آپ کا منہ چڑھا مسخرا نہیں بلکہ آپ کے سب گستاخ ملازم بات بات پر لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں۔ اور ایسے ایسے فتنے برپا کرتے رہتے ہیں جن کا متحمل ہونا ممکن نہیں۔ میں سمجھتی تھی کہ محض اس بات کے جتا دینے سے ان خرابیوں کا تدارک ہو جائیگا۔ لیکن جب دیکھا کہ خود آپکی زبان سے اور آپ کے ہاتھ سے جو کچھ ہو چکا ہے وہی ان فتنوں کا باعث ہوا ہے۔ تو پھر یہ حالت خطرناک سمجھنی چاہئے۔ گویا اُپ خود ان لڑنے جھگڑنے والوں لڑنے کو شہ دیتے ہیں۔ اگر خود آپکی طرف سے یہ باتیں ہونگی تو پھر کب تک کوئی سہے گا۔ ایک نہ ایک دن تو ان کا خمیازہ اٹھانا ہی پڑے گا۔ کب تک یہ حرکتیں بند نہ ہوں گی۔ یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ ان کا سدباب نہ کیا جائے۔ جب آپ ہی اس نئی نئی سلطنت کے انتظام میں ایسی خرابیاں ڈالیں گے جو اگر دوسرے کریں تو شرم کے قابل سمجھی جائیں تو پھر لامحالہ ضرورت ہوگی کہ ان کے بند کرنیکا کوئی طریقہ اختیار کیا جائے۔

مسخرا:۔ چچاجان آپ وہ قصہ تو بھول گئے جس میں جھاڑی کی چڑیا نے کوئل کے انڈوں پر بیٹھ کوئل کے بچے نکالے تھے۔ مدت تک ان بچوں کو دانا بھراتی رہی۔ جب بچے بڑے ہوئے تو انہی میں سے ایک نے اس غریب چڑیا کا سر کتر لیا۔ پھر شمع گل ہو

Lear How now, daughter? What makes that frontlet on? You are too much of late i' th' frown.

Fool Thou wast a pretty fellow when thou hadst no need to care for her frowning. Now thou art an 0 without a figure. I am better than thou art, now. I am a fool; thou art nothing. (To Goneril) Yes, forsooth, I will hold my tongue; so your face bids me, though you say nothing.
(Sings) Mum, mum.
He that keeps nor crust nor crumb,
Weary of all, shall want some.
That's a shelled peascod.

Goneril (to Lear) Not only, sir, this your all-licensed fool,
But other of your insolent retinue
Do hourly carp and quarrel, breaking forth
In rank and not-to-be-endurèd riots. Sir,
I had thought by making this well known unto you To have found a safe redress, but now grow fearful, By what yourself too late have spoke and done, That you protect this course, and put it on By your allowance; which if you should, the fault Would not scape censure, nor the redresses sleep Which in the tender of a wholesome weal
Might in their working do you that offence,
Which else were shame, that then necessity
Will call discreet proceeding.

Fool (to Lear) For, you know, nuncle,
(Sings) The hedge-sparrow fed the cuckoo so long That it's had it head bit off by it young; so out went the candle, and we were left darkling.

گئی اور ہر طرف اندھیرا چھا گیا۔

لی ار:۔ ارے کیا تو ہماری بیٹی ہے؟

گونرل :- ان باتوں سے کیا حاصل۔ آپ اس عقل سے کام لیں جو میں جانتی ہوں آپ میں بہت ہے۔ آپ اپنی ترش مزاجیاں دور کریں اور جیسے حقیقت میں آپ ہیں ویسے ہی ہو جائیں۔

مسخرا:۔ یہ بات تو ایک گدھے کو بھی معلوم ہے کہ چھکڑا کب بیل کو گھسیٹتا ہے۔ اہاہا۔ کیا بات ہے مجھے تو آپ سے بڑی محبت ہے۔

لی ار:۔ ارے کیا مجھے یہاں کوئی نہیں جانتا؟ کیا میں لی ار نہیں ہوں۔ کیا لی ار کی یہی رفتار تھی۔ یہی گفتار تھی۔ اس کی آنکھیں کہاں گئیں۔ کیا اس کی عقل اتنی کمزور ہو گئی۔ کیا اس کے حواس معطل ہو گئے۔ نہیں وہ بیدار ہے۔ مگر یہ بھی نہیں۔ کوئی ہے جو مجھے بتائے کہ میں کون ہوں؟

مسخرا:۔ اب آپ لی ار نہیں ہیں' ان کا عکس بے بود ہیں۔

لی ار:۔ ہاں مجھے بھی یہی معلوم کرنا ہے' کیونکہ میری بادشاہی' میرا علم' میری عقل مجھے غلط بتا رہی ہے کہ میں کبھی بیٹیاں رکھتا تھا۔

مسخرا:۔ اور وہ یہ کہ آئندہ بھی باپ کی فرمانبردار رہیں گی۔

لی ار:۔ اے شریف عورت تیرا کیا نام ہے؟

گونرل:۔ جناب کی یہ خودسری بھی آپکی کم عقلی کے اور کاموں کی طرح ہے۔ میری عرض ہے کہ آپ میرا مطلب صیح طور پر سمجھ لیں۔ آپ اپنی ضعیفی اور بزرگی کی وجہ سے واجب التعظیم ہیں' اس لئے عقل سے کام لیں۔ یہاں آپ سات سو سوار مع دوسرے ملازموں کے رہتے ہیں۔ یہ سب اس درجہ فتنہ پرداز شرابی اور بے باک لوگ ہیں کہ ہمارا یہ قصر انکی بیہودہ حرکتوں کی وجہ سے ایک شور و شغب کی سرائے یا شراب خانہ یا رنڈیوں کا اڈا بن گیا ہے۔ پس اب وہ ایک شاہی قصر نہیں رہا۔ شرم و حیا کا تقاضہ ہے کہ اس کا فورا کوئی تدارک کیا جائے۔ بس ہماری خواہش ہے کہ

Lear (to Goneril) Are you our daughter?

Goneril I would you would make use of your good wisdom,
Whereof I know you are fraught, and put away
These dispositions which of late transport you
From what you rightly are.

Fool May not an ass know when the cart draws the horse? (Sings) "Whoop, jug, I love thee!"

Lear Does any here know me? This is not Lear.
Does Lear walk thus, speak thus? Where are his eyes?
Either his notion weakens, his discernings
Are lethargied—ha, waking? 'Tis not so.
Who is it that can tell me who I am?

Fool Lear's shadow.

Lear (to Goneril) Your name, fair gentlewoman?

Goneril This admiration, sir, is much o' th' savour
Of other your new pranks. I do beseech you
To understand my purposes aright,
As you are old and reverend, should be wise.
Here do you keep a hundred knights and squires,
Men so disordered, so debauched and bold
That this our court, infected with their manners,
Shows like a riotous inn. Epicurism and lust
Makes it more like a tavern or a brothel
Than a graced palace. The shame itself doth speak
For instant remedy. Be then desired,

آپ اپنے ان خدام کی تعداد میں کسی قدر کمی کریں۔ اگر ایسا نہ ہوا تو پھر ہم اپنی اس درخواست کو خود عمل میں لائیں گے۔ اور جو متعلقین آپ کے باقی رہیں وہ ایسے لوگ ہوں جو آپ کی عمر کے ہوں۔ اور آپ کی شان اور مرتبے کے لائق ہوں۔

لی ار:۔ جہنم کی تاریکی اور جہنم کے شیطانو! ہمارے گھوڑے کسے جائیں۔ ہمارے سب آدمی یک جاکر لئے جائیں۔ کمینی' حرام کی جنی۔ میں تجھے اب تکلیف نہ دوں گا۔ ایک بیٹی اور بھی ہے۔

گونرل:۔ آپ میرے آدمیوں کو مارتے پیٹتے ہیں۔ اور آپ کے سواروں کا یہ بے قرینہ غول اپنے سے بڑوں کو اپنا نوکر سمجھتا ہے۔

(نواب البانی آتا ہے)

لی ار:۔ افسوس' افسوس اس پر جو دیر میں پشیمان ہو۔ (البانی سے) آپ بھی آگئے۔ کیوں جناب کیا آپ کی بھی یہی رائے ہے؟ منہ سے تو کچھ کہیئے۔ ہمارے کل گھوڑے تیار کئے جائیں۔ اے ناسپاسی' اے کفران نعمت' تم پتھر کا دل رکھنے والے شیطانوں سے بھی بدتر ہو۔ لیکن جب تم اولاد میں نظر آتے ہو تو سمندر کے خوفناک اژدہوں سے بھی تم زیادہ کریہہ منظر معلوم ہوتے ہو۔

البانی:۔ جناب والا ذرا صبر سے کام لیں۔

لی ار:۔ (گونرل سے) اری مردار حرام خور چیل تو جھوٹی ہے۔ میرے جلوس کے سوار سب چیدہ منتخب لوگ ہیں۔ ان میں وہ خوبیاں ہیں جو دوسروں میں کمیاب ہیں۔ وہ اپنے نام و عزت کو قائم رکھنے میں ہر بات کا پاس و لحاظ رکھتے ہیں۔ ہائے وہ کیسی ذراسی بات تھی جو مجھے کورڈیلیا میں اتنی شاق گذری تھی۔ اس وقت تو مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میرے تن بدن کے جوڑوں کے شکنجے میں کس کر کوئی توڑ رہا ہے۔ اور میرے دل کو اس کی محبت سے خالی کر کے اس کی جگہ کسی نے زہر بھر دیا ہے ارے لی ار لی ار بدنصیب ارسینہ پیٹ کر کہتا ہے۔ اس در پر دستک دیتا ہوں کہ غلطی اندر جائے اور پیاری عقل وہاں سے خارج ہو۔ ارے میرے نوکرو' ملازمو' بس اب یہاں

By her that else will take the thing she begs,
A little to disquantity your train,
And the remainders that shall still depend
To be such men as may besort your age,
Which know themselves and you.

Lear
Darkness and devils!
Saddle my horses, call my train together!—
(Exit one or more)
Degenerate bastard, I'll not trouble thee.
Yet have I left a daughter.

Goneril
You strike my people, and your disordered rabble
Make servants of their betters.
(Enter the Duke of Albany)

Lear
Woe that too late repents!
Is it your will? Speak, sir.—Prepare my horses.
(Exit one or more)
Ingratitude, thou marble-hearted fiend,
More hideous when thou show'st thee in a child
Than the sea-monster—

Albany
Pray sir, be patient.

Lear
(to Goneril) Detested kite, thou liest.
My train are men of choice and rarest parts,
That all particulars of duty know,
And in the most exact regard support
The worships of their name. O most small fault,
How ugly didst thou in Cordelia show,
Which, like an engine, wrenched my frame of nature
From the fixed place, drew from my heart all love,
And added to the gall! O Lear, Lear, Lear!
Beat at this gate that let thy folly in
And thy dear judgement out.—

سے چلو' اٹھو دیر نہ کرو۔

البانی:۔ جناب عالی' میرا اس میں کچھ قصور نہیں۔ مجھے علم نہیں کہ یہ کیا ہوا اور کیونکر ہوا۔

لی ار:۔ ممکن ہے کہ ایسا ہی ہو۔ اے قضاوقدر کے کارپرداز وسنو۔ اور فطرت کی پیاری دیبی تو بھی سن۔ اگر تمھارا قصد تھا کہ اس نالائق اور بدعورت کو تم بار آور کرو تو اس قصد کو کبھی پورا نہ کرنا۔ اس کے بطن میں شور پیدا کر کے اسے غیر مثمر کر دو۔ اس کے اعضاء تخلیق کو خشک کر دو کہ اس کے ذلیل جسم سے کبھی کوئی بچہ پیدا ہو کر اس کی عزت و ناموس کا باعث نہ ہو۔ اور اگر تقدیر نے اس کی قسمت میں اولاد لکھدی ہے تو پھر اس کی خلقت کو ایسا کریہہ اور بدنظر کر دو کہ باعث آزار واذیت ہو کر جیئے۔ اور اس عورت کی جوانی ہی میں بڑھاپے کی جھریاں اس کی پیشانی پر ڈال دو۔ اور یہ اتنا روئے کہ آنسوؤں کے بہنے سے اس کے رخساروں پر گہری لکیریں پڑ جائیں۔ اور ایک ماں کی جو راحتیں یا اذیتیں پہونچتی ہیں وہ ایسی ہوں کہ سب اس پر ہنسیں اور اس کی تحقیر و تذلیل کریں۔ تاکہ اسے معلوم ہو کہ اولاد کی نافرمانی اور ناشکر گذاری سانپ کے دانت اور زہر سے بھی زیادہ تیز اور موذی ہوتی ہے۔ چلو' بس اب یہاں سے چلو (چلا جاتا ہے)

البانی:۔ ارے معبودو' بتاؤ تو یہ کیا قصہ ہے؟

گونرل:۔ اس کا سبب دریافت کرنیکی زحمت نہ اٹھایئے۔ بڑھاپا اور بے عقلی اور بدمزاجیاں جہاں تک کسی کو پہونچائیں پہونچانے دیجیے۔

(لی ار پھر آتا ہے)

لی ار:۔ ارے کیا ایک ہی تالی میں میرے آدھے سواروں کو اڑا دیا۔ ابھی تو مجھے رہتے ہوئے پندرہ ہی دن ہوئے تھے۔

البانی:۔ حضور کچھ بیان تو ہو کہ اس غصہ کا کیا باعث ہے؟

لی ار:۔ اچھا کبھی یہ بھی بتادوں گا۔ اپنی جان اور موت دونوں کی قسم کھا کر کہتا

Go, go, my people!

Albany — My lord, I am guiltless, as I am ignorant
Of what hath moved you.

Lear — It may be so, my lord.
Hear, nature; hear, dear goddess, hear:
Suspend thy purpose if thou didst intend
To make this creature fruitful.
Into her womb convey sterility.
Dry up in her the organs of increase,
And from her derogate body never spring
A babe to honour her. If she must teem,
Create her child of spleen, that it may live
And be a thwart disnatured torment to her.
Let it stamp wrinkles in her brow of youth,
With cadent tears fret channels in her cheeks,
Turn all her mother's pains and benefits
To laughter and contempt, that she may feel—
That she may feel
How sharper than a serpent's tooth it is
To have a thankless child. Away, away!
(Exeunt Lear, Kent, and attendants)

Albany — Now, gods that we adore, whereof comes this?

Goneril — Never afflict yourself to know more of it,
But let his disposition have that scope
As dotage gives it.
(Enter King Lear)

Lear — What, fifty of my followers at a clap?
Within a fortnight?

Albany — What's the matter, sir?

Lear — I'll tell thee. (To Goneril) Life and death! I am ashamed
That thou hast power to shake my manhood thus,

ہوں میرا دل اس بات پر اور بھی ذلیل ہوتا ہے کہ تو عورت ہو کر مرد پر اتنی قدرت رکھے کہ میری ان آنکھوں سے مجبور کرکے یہ آنسو جاری کرائے۔ قہر کی بجلیاں تجھ پر گریں۔ رعدو باراں کے طوفان تیرے سرپر ٹوٹیں۔ باپ کی بددعائیں تیرے حق میں وہ گہرے زخم ہو جائیں جو تیرے سرپو ٹوٹیں۔ باپ کی بددعائیں تیرے حق میں وہ گہرے زخم ہو جائیں جو تیرے حواس میں اثر کرکے لاعلاج ہوں۔ بڑھاپے کی احمق آنکھو! اگر تم پھر روئیں تو یہ دیدے نوچ کر پھینکدوں گا۔ اور تمھیں مع تمھارے آنسوؤں کے خاک میں ملا کر کیچڑ بنادوں گا۔ افسوس نوبت یہاں تک پہونچ گئی۔ اچھا ہے یہی ہونے دو۔ پھر بھی تو میری ایک بیٹی رہ جاتی ہے۔ یقین ہے کہ وہ مجھے آرام پہونچائیگی اور مجھ پر مہربان ہوگی۔ جب اسے تیری ان حرکتوں کی خبر پہونچے گی تو وہ اپنے ناخنوں سے تیرے اس چہرہ کو جو بھیڑیئے کی شکل کا ہوگیا ہے نوچ لیگی۔ مگر دیکھو کہ میں وہی شان اختیار کرتا ہوں جسے تو سمجھ رہی ہے کہ میں اس سے ہمیشہ کو جدا ہو گیا۔ خبردار رہیو۔

(لی ار۔ کنٹ اور ملازم چلے جاتے ہیں)

گونرل:۔ (شوہر سے) آپ یہ کل کیفیت دیکھ رہے ہیں؟

البانی:۔ ہاں دیکھ رہا ہوں۔ مگر میری محبت تمھاری اتنی پاسداری نہیں کر سکتی۔

گونرل:۔ بس آپ صبر سے بیٹھیے سب کچھ کیجئیے۔ ارے کیا تو اوسوالد ہے؟(لی ار کے مسخرے سے کہتی ہے) تو بھی اپنے مالک کی طرح بہت دلیر اور گستاخ ہو چلا ہے۔

مسخرا:۔ (چیختا ہے) چچاجان' چچاجان' ٹھیریئے۔ اپنے مسخرے کو بھی ساتھ لیتے چلیئے۔

جب کوئی لومڑی یا اپنی بیٹی کو پکڑتا ہے۔ تو وہ جلدی سے اس کا گلا کاٹنے کو دوڑتا ہے۔
کاش میں اپنی اس ٹوپی کے بدلے پھانسی دینے کو ایک رسی کا ٹکڑا خرید لیتا۔ پھر مجھے
اپنے آقا کی دم بن کر پیچھے جانے میں کیا اندیشہ تھا۔

That these hot tears, which break from me perforce,
Should make thee worth them. Blasts and fogs upon thee!
Th' untented woundings of a father's curse
Pierce every sense about thee! Old fond eyes,
Beweep this cause again I'll pluck ye out
And cast you, with the waters that you loose,
To temper clay. Ha! Let it be so.
I have another daughter
Who, I am sure, is kind and comfortable.
When she shall hear this of thee, with her nails
She'll flay thy wolvish visage. Thou shalt find
That I'll resume the shape which thou dost think
I have cast off for ever.
(Exit)

Goneril — Do you mark that?

Albany — I cannot be so partial, Goneril,
To the great love I bear you—

Goneril — Pray you, content. What, Oswald, ho!—
You, sir, more knave than fool, after your master.

Fool — Nuncle Lear, nuncle Lear,
Tarry, take the fool with thee.
A fox when one has caught her,
And such a daughter,
Should sure to the slaughter,
If my cap would buy a halter.
So, the fool follows after.

(چلا جاتا ہے)

گونرل:۔ اس بڈھے کو صلاح ومشورہ دینے والے مصاحب سونفر تھے۔ یعنی پورے سو سوار تھے جو جلو میں چلنے کو ہروقت حاضر رہتے تھے۔ یہ کسی طرح قرین مصلحت یا ہماری ذاتی حفاظت کیلئے مناسب نہ تھا کہ وہ سو سواروں کو ہروقت ہتھیار باندھے اپنے ساتھ رکھے۔ کہ وہ خفیف سے خفیف خیال یا ذرا ذرا سی افواہ وہم یا شکایت پر اس بڈھے کی بڑھاپے کی حماقتوں کی اپنی قوت سے عمل میں لایا کریں اور ہماری جانیں ہروقت ان کے ہاتھ میں رہیں۔ اوسوالد بھی یہی کہتا ہے۔ کچھ میں ہی نہیں کہتی۔

البانی:۔ تمہارا یہ خوف تو حد سے گزر گیا۔

گونرل:۔ یہ خوف اس سے بہتر ہے کہ دوسروں پر بھروسا کیا جائے' اور دوسروں کے ہاتھ جینا پڑے۔ اور جن باتوں کا مجھے خوف ہے ان سے یقینی نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہے۔ ان سواروں کو کسی طرح دور کرنے دیجئے۔ جو کچھ اس کی زبان سے نکلا ہے وہ کل ہی میں نے بہن ریگن کو لکھ بھیجا ہے۔ اگر پھر بھی اس نے اس بڈھے اور اس کے سواروں کو اپنے پاس رکھا جبکہ میں نے اس بات کا قطعی خلاف مصلحت ہونا بہن کو سمجھا دیا ہے تو پھر.......

(اوسوالد اندر سے آتا ہے)

اوسوالد کہو وہ خط جو بہن کو لکھنے کیلئے تمھیں کہا تھا وہ تم نے لکھ لیا ہے؟

اوسوالد:۔ حضور لکھ لیا ہے۔

گونرل:۔ تو پھر کوئی آدمی ساتھ لو اور فوراً گھوڑے پر سوار ہو کر روانہ ہو جاؤ۔ اور مجھے جن باتوں کا ڈر ہے وہ تم زبانی بھی بہن کو سمجھا دینا۔ اور اپنی طرف سے بھی اس خوف کی وجوہ بیان کر دینا تاکہ بات پکی ہو جائے۔ اچھا اب جاؤ اور جلدی واپس آؤ (اوسوالد چلا جاتا ہے) نہیں' ہرگز نہیں شوہر آپ کی یہ نرمی اور شرافت عقل کی کمی کی وجہ سے اتنی شکایتیں پیدا کر دیگی اور وہ ایسی خطرناک ہونگی کہ آپ کی اس میں

(Exit)

Goneril This man hath had good counsel—a hundred knights?
'Tis politic and safe to let him keep
At point a hundred knights, yes, that on every dream,
Each buzz, each fancy, each complaint, dislike,
He may enguard his dotage with their powers
And hold our lives in mercy.—Oswald, I say!

Albany Well, you may fear too far.

Goneril Safer than trust too far.
Let me still take away the harms I fear,
Not fear still to be taken. I know his heart.
What he hath uttered I have writ my sister.
If she sustain him and his hundred knights
When I have showed th' unfitness—
(Enter Oswald the steward)
How now, Oswald?
What, have you writ that letter to my sister?

Oswald Ay, madam.

Goneril Take you some company, and away to horse.
Inform her full of my particular fear,
And thereto add such reasons of your own
As may compact it more. Get you gone,
And hasten your return.
(Exit Oswald)
No, no, my lord,
This milky gentleness and course of yours,
Though I condemn not, yet under pardon
You are much more attasked for want of wisdom
Than praised for harmful mildness.

کوئی تعریف نہ نکلے گی۔

البانی:۔ تم چاہے کیسی ہی میٹھی میٹھی نظروں سے میری طرف دیکھو مگر میں یہی کہوں گا کہ انسان بعض وقت اچھی حالت کو بہتر کرنیکی کوشش میں اس اچھی حالت کو بھی بگاڑ دیتا ہے۔

گونرل:۔ تو پھر اس سے کیا........

البانی:۔ اچھا۔ اچھا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ نتیجہ کیا نکلتا ہے۔ (چلا جاتا ہے)

پانچواں منظر

اسی قصر کا صحن۔

لی ار، کنٹ اور مسخرا آتا ہے۔

لی ار:۔ **کنٹ** تم پہلے یہ خط لئے گلوسٹر کے شہر کو چلے جاؤ۔ میری بیٹی کو یہ خط دیدینا اور کوئی بات جو تمھیں یہاں کی معلوم ہو اس سے نہ کہنا۔ اگر خط پڑھ کر وہ تم سے کچھ پوچھے تو جواب دیدینا۔ اگر تم وہاں جلد نہ پہونچے تو پھر ہم تم سے پہلے وہاں پہونچ جائیں گے۔

کنٹ:۔ میں اس معاملہ میں غفلت نہیں کر سکتا۔ جب تک خط نہ پہونچا دونگا سوؤں گا نہیں۔ (چلا جاتا ہے)

مسخرا:۔ اگر انسان کا دماغ اس کی پاؤں کی ایڑیوں میں ہوتا تو کیا پھر اسے آبلہ پائی کا خوف نہ رہتا؟

لی ار:۔ ہاں چھوکرے تو ٹھیک کہتا ہے۔

مسخرا:۔ تو پھر خدا کیلئے خوش رہئے۔ پھر آپ کی عقل کبھی برہنہ پا نہیں رہیگی۔

لی ار:۔ اہاہا۔

مسخرا:۔ دیکھئے آپ کی دوسری دختر صاحبہ حضور پر مہربان رہتی ہیں یا نہیں۔ گو وہ

Albany How far your eyes may pierce I cannot tell.
Striving to better, oft we mar what's well.

Goneril Nay, then—.

Albany Well, well, th' event.
(Exeunt)

Scene 5

(Enter King Lear, the Earl of Kent disguised, the First Gentleman, and Lear's Fool)

Lear (to the Kent, giving him a letter) Go you before to Gloucester with these letters.
(Exit Gentleman)
(To Kent, giving him a letter) Acquaint my daughter no
further with anything you know than comes from her
demand out of the letter. If your diligence be not speedy,
I shall be there afore you.

Kent I will not sleep, my lord, till I have delivered your letter.
(Exit)

Fool If a man's brains were in 's heels, were 't not in danger of kibes?

Lear Ay, boy.

Fool Then, I prithee, be merry: thy wit shall not go slipshod.

Lear Ha, ha, ha!

Fool Shalt see thy other daughter will use thee kindly,

بھی اپنی ان بہن سے ایسی ملتی جلتی ہیں جیسے ایک کڑوا سیب دوسرے کڑوے سیب سے ملتا جلتا ہے مگر میرے کہنے کا کیا ہے میں کہہ ہی کیا سکتا ہوں۔

لی ار:۔ چھوکرے وہ کونسی بات ہے جو تو نہیں کہہ سکتا۔

مسخرا:۔ میرے خیال کو وہ بات جس اتنی ہی کڑوی نکلے گی جتنا کہ ایک کڑوا سیب دوسرے سیب سے تلخ ہوگا۔ اتنا تو سمجھ لیجئے کہ ناک ہمیشہ چہرہ کے بیچ میں ہوا کرتی ہے۔

لی ار:۔ یہ کیوں؟

مسخرا:۔ یہ اس لئے کہ ناک دونوں آنکھوں کے بیچ میں رہے۔ ایک آنکھ ادھر رہے دوسری ادھر اور جو چیز سونگھنے سے نہ معلوم ہو سکے دیکھ کر معلوم کر لے۔

لی ار:۔ ہائے میں نے اس کے ساتھ بے انصافی کی۔

مسخرا:۔ کیا حضور بتا سکتے ہیں کہ کیکڑا اپنے اوپر کا خول کس طرح تیار کرتا ہے؟

لی ار:۔ نہیں مجھے معلوم نہیں۔

مسخرا:۔ اور نہ مجھے معلوم ہے کہ کیونکر بنتا ہے۔ مگر یہ بتا سکتا ہوں کہ گھونگا کیوں اپنا گھر بناتا ہے۔

لی ار:۔ بتا وہ گھر کیوں اپنا گھر بناتا ہے؟

مسخرا:۔ اس لئے کہ اس میں آرام سے رہے۔ وہ یہ نہیں کرتا کہ اپنا گھر اپنی بیٹیوں کو دیدے اور اپنے آرام کیلئے اپنے پاس کچھ نہ رکھے۔

لی ار:۔ ہائے دل' تجھے کیونکر بھلا دوں۔ میں تو اولاد کے ساتھ بڑی محبت کرنے والا باپ تھا۔ دیکھو ہمارے گھوڑے تیار ہوئے؟

مسخرا:۔ آپ کے گدھے اسی بندوبست کیلئے گئے ہوئے ہیں۔ اس کی وجہ کہ سات ستاروں کے جھمکے میں سات ستارے کیوں ہوتے ہیں یہی ہے کو وہ سات ہوتے ہیں۔

لی ار:۔ اس لئے کہ آٹھ نہیں ہوتے۔

	for though she's as like this as a crab's like an apple, yet I can tell what I can tell.
Lear	What canst tell, boy?
Fool	She will taste as like this as a crab does to a crab. Thou canst tell why one's nose stands i' th' middle on 's face?
Lear	No.
Fool	Why, to keep one's eyes of either side 's nose, that what a man cannot smell out, a may spy into.
Lear	I did her wrong.
Fool	Canst tell how an oyster makes his shell?
Lear	No.
Fool	Nor I neither; but I can tell why a snail has a house.
Lear	Why?
Fool	Why, to put 's head in, not to give it away to his daughters and leave his horns without a case.
Lear	I will forget my nature. So kind a father! Be my horses ready?
Fool	Thy asses are gone about 'em. The reason why the seven stars are no more than seven is a pretty reason.
Lear	Because they are not eight.

مسخرا:۔ نہیں واللہ ٹھیک ہے۔ حضور تو مجھ سے بھی بڑھکر محفل کے مسخرے بن سکتے ہیں۔

لی ار:۔ پھر خیال تو کر اس محسن کشی کی کوئی انتہا بھی ہے۔ اری ظالم' بیدرد ناشکر گذاری۔

مسخرا:۔ اگر حضور میرے دربار کے مسخرے ہوتے تو حضور کو میں اس بات پر خوب ٹھونکتا کہ آپ قبل ازوقت بڈھے کیوں ہو گئے۔

لی ار:۔ یہ کیوں؟

مسخرا:۔ یہ اس لئے کہ جب تک عقل نہ آجاتی آپ کو بڈھا نہ ہونا چاہئے تھا۔

لی ار:۔ اے فلک مہربان مجھے دیوانہ نہ بنا۔ میرے ہوش وحواس صیح سالم رکھ۔ میں دیوانہ نہیں ہونا چاہتا۔

(ایک شریف آتا ہے)

کہو گھوڑے تیار ہیں؟

شریف:۔ حضور سب تیار ہیں۔

لی ار:۔ ارے چھوکرے آمیرے ساتھ چل۔

(سب چلے جاتے ہیں)

38

Fool — Yes, indeed, thou wouldst make a good fool.

Lear — To take 't again perforce—monster ingratitude!

Fool — If thou wert my fool, nuncle, I'd have thee beaten for being old before thy time.

Lear — How's that?

Fool — Thou shouldst not have been old till thou hadst been wise.

Lear — O, let me not be mad, not mad, sweet heaven!
Keep me in temper. I would not be mad.
(Enter the First Gentleman)
How now, are the horses ready?

[First] Gentleman — Ready, my lord.

Lear — (to Fool) Come, boy.
(Exeunt Lear and Gentleman)

جزو ثانی

پہلا منظر

(رئیس گلوسٹر کے محل کا ایک صحن۔ ایدمند اور کیوران آتے ہیں۔)

ایدمند:۔ کیوران سلام۔

کیوران:۔ آپ کو بھی سلام۔ میں ابھی آپ کے والد سے ملا تھا۔ اور انھیں اطلاع کردی ہے کہ آج شب کو نواب کورنوال اور انکی بیگم صاحبہ ریگن ان کی مہمان ہونگی۔

ایدمند:۔ یہ کیوں؟

کیوران:۔ وجہ نہیں معلوم۔ آپ نے غالباً وہ افواہ تو سنی ہوگی جس کے متعلق آجکل سرگوشیاں ہو رہی ہیں۔ یونہی کچھ اڑتی سی بات ہے۔

ایدمند:۔ میں نے کوئی خبر یا افواہ نہیں سنی۔ بتایئے تو وہ کیا ہے؟

کیوران:۔ جب وقت آئیگا تو خود ہی معلوم ہو جائیگا۔ اچھا خدا حافظ۔

(کیوران چلا جاتا ہے)

ایدمند:۔ نواب کونوال آج رات کو یہاں آرہے ہیں۔ یہ تو خوب ہوا بہت خوب ہوا۔ میرے کلام میں تو اس وقت ان کا آنا سونے پر سہاگے کا کام دیگا۔ باوا جان نے بھائی ایدگر کی گرفتاری کیلئے پہرے بٹھا دیئے ہیں۔ ایک بات البتہ مجھے بہت ہی نازک کرنی ہے اور میں اسے ضرور انجام دوں گا۔ پھرتی اور تقدیر بس تیرا ہی آسرا ہے۔ بھائی' آپ ذرا ایک بات سن تو لیتے۔ نیچے اتریئے کچھ کہنا ہے۔(ایدگر آتا ہے) باوا جان ہوشیار ہو گئے ہیں۔ بھائی اب تم یہاں سے بھاگو۔ خبر ہو گئی ہے کہ تم کہاں چھپے ہو۔ رات کا وقت ہے' موقع اچھا ہے۔ کوئی بات نواب کورنوال کے خلاف

Act 2 Scene 1

(Enter Edmond the bastard, and Curan, severally)

Edmond	Save thee, Curan.
Curan	And you, sir. I have been with your father, and given him notice that the Duke of Cornwall andRegan his duchess will be here with him this night.
Edmond	How comes that?
Curan	Nay, I know not. You have heard of the news abroad?—I mean the whispered ones, for they are yet but ear-kissing arguments.
Edmond	Not I. Pray you, what are they?
Curan	Have you heard of no likely wars toward twixt the Dukes of Cornwall and Albany?
Edmond	Not a word.
Curan	You may do then in time. Fare you well, sir. (Exit)
Edmond	The Duke be here tonight! The better, best. This weaves itself perforce into my business. (Enter Edgar at a window above) My father hath set guard to take my brother, And I have one thing of a queasy question Which I must act. Briefness and fortune work!— Brother, a word, descend. Brother, I say. (Edgar climbs down) My father watches. O sir, fly this place. Intelligence is given where you are hid. You have now the good advantage of the night. Have you not spoken 'gainst the Duke of Cornwall?

تو آپ نے نہیں کہی۔ وہ رات یہاں آرہے ہیں۔ بس دیر نہ کرو۔ اور بیگم ریگن بھی ان کے ہمراہ ہونگی۔ تم نے ان کے فریق والوں سے کوئی بات ان کے خلاف تو نہیں کہدی؟

ایڈگر:۔ میری زبان سے تو ایک حرف بھی ایسا نہیں نکلا۔

ایڈمنڈ:۔ سنتے ہو' باواجان کے قدموں کی آواز آرہی ہے۔ بھائی جان معاف کرنا۔ جھوٹ موٹ کو میں اپنی تلوار سونت کر تم پر وار کرتا معلوم ہوں گا۔ تم بھی اپنے بچانے کو تلوار کھینچ لینا۔ اور خوب ہاتھ لگانا۔ بس ہارے نا؟ چلو ذرا باواجان کے سامنے تو چلو۔ ارے ادھر یہ روشنی کیسے آئی۔ ارے بھائی بھاگو۔ مشعلیں اور روشنیاں ادھر آرہی ہیں۔ اچھا خداحافظ۔ (ایڈگر بھاگ جاتا ہے)

اب میں زخم بنا کر تھوڑا سا اپنا خون نکالتا ہوں (اپنا بازو زخمی کرتا ہے) تاکہ معلوم ہو کہ میں نے کیسی سخت کوشش کی ہے۔ شرابیوں کو دیکھا ہے کہ وہ کھیل کھیل میں اس سے بھی زیادہ خون خرابہ کرتے ہیں۔ باواجان باواجان' بچائیے بچائیے۔ ارے کوئی تو مدد کو آئے۔

(گلوسٹر مع نوکروں کے آتا ہے۔ روشن مشعلیں ساتھ ہیں۔)

گلوسٹر:۔ ارے ایڈمنڈ وہ شیطان کہاں ہے؟

ایڈمنڈ:۔ وہ تو حضور یہاں اندھیرے میں تلوار ننگی کئے کھڑا تھا۔ کچھ منہ ہی منہ میں منتر پڑھتا تھا اور چاند کی طرف منہ کئے اسے اپنا خدا بنائے اس فتنہ و شر میں کامیابی کی دعا مانگتا تھا۔

گلوسٹر:۔ میں پوچھتا ہوں وہ حرامی ہے کہاں؟

ایڈمنڈ:۔ حضور دیکھیں میرے تو یہ خون نکل رہا ہے۔

گلوسٹر:۔ میں پوچھتا ہوں وہ خبیث ہے کہاں؟

ایڈمنڈ:۔ (غلط سمت بتا کر کہتا ہے) حضور وہ ادھر بھاگا ہے۔ جب دیکھا کہ کسی طرح.......

He's coming hither, now, i' th' night, i' th' haste,
And Regan with him. Have you nothing said
Upon his party 'gainst the Duke of Albany?
Advise yourself.

Edgar — I am sure on 't, not a word.

Edmond — I hear my father coming. Pardon me.
In cunning I must draw my sword upon you.
Draw. Seem to defend yourself. Now, quit you well.
(Calling) Yield, come before my father. Light ho, here!
(To Edgar) Fly, brother! (Calling) Torches, torches!
(To Edgar) So, farewell.
(Exit Edgar)
Some blood drawn on me would beget opinion
Of my more fierce endeavour.
(He wounds his arm) I have seen drunkards
Do more than this in sport. (Calling) Father, father!
Stop, stop! Ho, help!
(Enter the Duke of Gloucester, and servants with torches)

Gloucester — Now, Edmond, where's the villain?

Edmond — Here stood he in the dark, his sharp sword out,
Mumbling of wicked charms, conjuring the moon To stand 's auspicious mistress.

Gloucester — But where is he?

Edmond — Look, sir, I bleed.

Gloucester — Where is the villain, Edmond?

Edmond — Fled this way, sir, when by no means he could—

گلوسٹر:۔ نوکرو جاؤ فوراً ادھر جاؤ اور اسے گرفتار کر کے حاضر کرو (کچھ نوکر ادھر دوڑ جاتے ہیں)۔ ہاں تو کیا کہتا تھا۔ دیکھا کہ کسی طرح۔ اس کے آگے کیا کہنے والا تھا؟

ایڈمنڈ:۔ حضور، وہ کسی طرح حضور کے قتل پر مجھے آمادہ نہ کر سکا۔ میں برابر یہی کہتا رہا کہ ایسی اولاد جو باپ کی قاتل ہو ان سے آسمان کے خدا بدلہ لیتے ہیں ان پر اپنے قہر کی بجلیاں گراتے ہیں اور میں نے یہ بھی کہا کہ دیکھو بیٹے کو باپ کے احسانات ماننے چاہئیں۔ ہماری زندگی باپ کی زندگی کے ساتھ وابستہ ہے۔ بس حضور جب اس نے دیکھا کہ میں اس کی مخالفت پر کیسا مضبوط اور ثابت قدم ہوں۔ اور اس کے نامعقول مقصد کے کس درجہ خلاف ہوں تو اس کو اتنا غصہ آیا کہ جھٹ مجھ پر تلوار کھینچ لی۔ اور میرے برہنہ بازو میں اسکی نوک بھونک دی۔ لیکن جب اس نے دیکھا کہ مجھے بھی طیش آگیا ہے اور میں اس کا کہا ہرگز نہ مانوں گا اور میں بھی لڑنے کو تیار ہوں، یا پھر یوں سمجھئے کہ میرے شوروغل مچانے سے وہ یک لخت بھاگ کھڑا ہوا۔

گلوسٹر:۔ بھاگنے سے کیا ہو سکتا ہے۔ کتنی ہی دور بھاگے مگر اس ملک میں تو بجز گرفتار ہو جانے کے دوسری بات نہ ہوگی۔ اور جس دن گرفتار ہو فوراً ہی تن سے سر جدا کر دیا جائیگا۔ آج میرے نہایت ہی شریف و مہربان نواب کورنوال یہاں آرہے ہیں۔ وہ میرے آقا اور سرپرست ہیں۔ ان سے حکم لیتے ہی میں ڈھنڈورا پٹوا دوں گا۔ کہ جو کوئی ایڈگر کو گرفتار کریگا ہم اس کے ممنوں ہوں گے اور جو کوئی اسے اپنے گھر میں پناہ دے گا اسے قتل کی سزا دی جائیگی۔

ایڈمنڈ:۔ جب میں دیکھا کہ وہ کسی طرح اپنے ارادہ سے باز نہ آئیگا تو میں نے یہاں تک اسے ڈراوا دیا کہ میں یہ کل حالات طشت ازبام کردوں گا۔ تو کہنے لگا۔ حرامی، اگر میں تیرا دشمن ہو گیا۔ تو پھر باپ کی جائداد سے تجھے ایک حبہ بھی نہیں ملے گا۔ اگر میں نے تجھے محروم کر دیا تو پھر اگر تو میری کوئی تحریر بھی پیش کریگا تو کوئی تیری بات کا یقین نہ کریگا۔ اور سب یہی سمجھیں گے باپ کے مارنے کی سازش تو نے ہی کی تھی۔ اور اس کے متعلق جسقدر تدبیریں تھیں وہ تیری ہی سوچی ہوئی تھیں۔ اور پھر

Gloucester	Pursue him, ho! Go after. (Exeunt servants) By no means what?
Edmond	Persuade me to the murder of your lordship, But that I told him the revenging gods 'Gainst parricides did all the thunder bend, Spoke with how manifold and strong a bond The child was bound to th' father. Sir, in fine, Seeing how loathly opposite I stood To his unnatural purpose, in fell motion With his preparèd sword he charges home My unprovided body, latched mine arm; And when he saw my best alarumed spirits Bold in the quarrel's right, roused to th' encounter, Or whether ghasted by the noise I made, Full suddenly he fled.
Gloucester	Let him fly far, Not in this land shall he remain uncaught, And found, dispatch. The noble Duke my master, My worthy arch and patron, comes tonight. By his authority I will proclaim it That he which finds him shall deserve our thanks, Bringing the murderous coward to the stake; He that conceals him, death.
Edmond	When I dissuaded him from his intent And found him pitched to do it, with curst speech I threatened to discover him. He replied, "Thou unpossessing bastard, dost thou think If I would stand against thee, would the reposal Of any trust, virtue, or worth in thee Make thy words faithed? No, what I should deny— As this I would, ay, though thou didst produce My very character—I'd turn it all To thy suggestion, plot, and damnèd practice,

ساری دنیا یہی سمجھے گی کہ تو نے مجھے احمق بنانا چاہا۔ اگر دنیا یہ بھی نہ سمجھی کہ میری جان لینے میں تیرا کیسا کچھ نفع ہے اور تیرے اشتعال کیلئے اس میں کیسی معقول وجہ موجود ہے' تب بھی تیری یہ فتنہ پردازیاں دنیا کو بیوقوف بنائیں گی۔

گلوسٹر:۔ یہ ایڈگر تو پکا بدمعاش اور شیطان ہو گیا ہے۔ کیا اسے اپنے خط سے بھی انکار ہو گا۔ ارے بے ایمان تو ذرا ہاتھ آجائے تو تجھے بتاؤں۔

(اندر غل ہوتا ہے)

سنو نواب کورنوال کی آمد میں نفیر بجنے کی آواز آرہی ہے معلوم نہیں کہ وہ کیوں آرہے ہیں۔ میں تمام بندرگاہوں میں پہرے بٹھادوں گا کہ یہ نالائق کہیں نکل نہ جائے۔ نواب اس بات کی اجازت مجھے ضرور دیں گے۔ اس کے علاوہ میں ایڈگر کی تصویر دور و نزدیک ہر جگہ روانہ کردوں گا تاکہ سلطنت میں جہاں کہیں بھی وہ ملے فوراً گرفتار کر لیا جائے۔ اور اے میرے وفادار فرزند ایڈمنڈ گو ایڈگر کی طرح تو صحیح النسب نہیں مگر تیری خیر خواہی ایسی ہے کہ اپنے بعد میں تجھے اپنی جانشینی کا مستحق قرار دوں گا۔

(کورنوال' ریگن اور بہت سے خدام آتے ہیں)

کورنوال:۔ میرے نہایت شریف دوست' فرمایئے مزاج بخیر ہے؟ یہاں آتے ہی ایک عجیب خبر سننے میں آئی ہے۔

ریگن:۔ اگر وہ خبر سچ ہے تو پھر سخت سے سخت انتقام بھی اگر لیا جائیگا تو وہ بھی کم ہو گا۔ آپ کا مزاج کیسا ہے؟

گوسٹر:۔ اے خاتون معزز میرا دل زخمی ہے مجروح ہے۔

ریگن:۔ تو کیا یہ سچ ہے کہ آپ کا وہ لڑکا جس کی پیدائش پر میرے والد نے اسے اپنا روحانی فرزند بنایا تھا اور جس کا نام انہوں نے ایڈگر رکھا تھا آپ کی جان لینے کے درپے ہو گیا ہے؟

گلوسٹر:۔ بیگم صاحب کیا عرض کروں' شرم کے مارے کچھ کہنے کو جی نہیں

And thou must make a dullard of the world
If they not thought the profits of my death
Were very pregnant and potential spirits
To make thee seek it."

Gloucester — O strange and fastened villain!
Would he deny his letter, said he?
(Tucket within)
Hark, the Duke's trumpets. I know not why he comes.
All ports I'll bar. The villain shall not scape.
The Duke must grant me that; besides, his picture
I will send far and near, that all the kingdom
May have due note of him—and of my land,
Loyal and natural boy, I'll work the means
To make thee capable.
(Enter the Duke of Cornwall, Regan, and attendants)

Cornwall — How now, my noble friend? Since I came hither,
Which I can call but now, I have heard strange news.

Regan — If it be true, all vengeance comes too short
Which can pursue th' offender. How dost, my lord?

Gloucester — O madam, my old heart is cracked, it's cracked.

Regan — What, did my father's godson seek your life?
He whom my father named, your Edgar?

Gloucester — O lady, lady, shame would have it hid!

چاہتا۔

ریگن:۔ کیا آپ کا یہ یدگر میرے والد کے جلوس کے سواروں سے بہت میل جول رکھتا ہے؟

گلوسٹر:۔ سرکار مجھے اس کا کچھ حال معلوم نہیں۔ وہ لڑکا تو بہت ہی نالائق اور نکما نکلا۔

ایدمند:۔ سرکار فرمانا بالکل بجا ہے وہ انہی سواروں میں اکثر اٹھتا بیٹھتا ہے۔

ریگن:۔ یقینی انہی کی صحبت میں وہ بگڑ گیا اس میں تعجب کی بات نہیں ہے یقیناً یہی لوگ تھے جنہوں نے اسے اپنے بڑھے باپ کے قتل پر آمادہ کیا۔ تاکہ اس کی ملک اور جائداد کے مالک بن کر اس کی آمدنی خوب اڑائیں۔ ان لوگوں کی نسبت آج ہی شام کو میری بہن گونرل نے مجھے اطلاع دی ہے اور یہاں تک احتیاط بتائی ہے کہ اگر یہ لوگ میرے پاس قیام کرنے آئیں تو بہتر ہوگا کہ میں تمہیں اپنے محلوں میں نہ ملوں۔

کورنوال:۔ ریگن یقین جانو یہی بات ہے اور اچھا ایدمند میں سنتا ہوں کہ تم نے ایک نیک بخت فرزند کی طرح اپنے باپ کی بڑی خدمت کی ہے۔

ایدمند:۔ جناب والا میں نے اپنا فرض ادا کیا ہے۔

گلوسٹر:۔ ایدمند نے یہ بات جتائی بھی کہ ان سواروں کی صحبت میں وہ سخت بدنام ہوگیا ہے لیکن جب ایدمند نے اسے گرفتار کرنا چاہا تو ایدمند کو اپنے بازو پر زخم اٹھانا پڑا۔

کورنوال:۔ پھر اس کی تلاش میں کوئی گیا بھی یا نہیں؟

گلوسٹر:۔ حضور تعاقب برابر ہو رہا ہے۔

کورنوال:۔ اگر وہ گرفتار ہو گیا تو پھر اس سے کسی قسم کے نقصان کا اندیشہ تو نہ رہے گا؟ جو کچھ آپ نے سوچا ہے اس پر عمل کیجئے گا۔ اور ہم آپ کو اجازت دیتے ہیں کہ ہمارے اختیارات سے اس معاملہ میں جس طرح چاہیں آپ کام لے سکتے ہیں۔

Regan
Was he not companion with the riotous knights
That tend upon my father?

Gloucester
I know not, madam. 'Tis too bad, too bad.

Edmond
Yes, madam, he was of that consort.

Regan
No marvel, then, though he were ill-affected.
'Tis they have put him on the old man's death,
To have th' expense and spoil of his revenues.
I have this present evening from my sister
Been well informed of them, and with such cautions
That if they come to sojourn at my house
I'll not be there.

Cornwall
Nor I, assure thee, Regan.
Edmond, I hear that you have shown your father
A childlike office.

Edmond
It was my duty, sir.

Gloucester
(to Cornwall) He did bewray his practice, and received
This hurt you see striving to apprehend him.

Cornwall
Is he pursued?

Gloucester
Ay, my good lord.

Cornwall
If he be taken, he shall never more
Be feared of doing harm. Make your own purpose
How in my strength you please.

اور تم ایڈمنڈ جس کی نیک کرداری اور فرمانبرداری جو تمہاری لیاقت پر اس وقت گواہی دے رہی ہے آج سے تم ہماری ملازمت میں رہو گے ایسی طبیعتیں جن پر ہم کامل بھروسا کر سکیں ان کے ہم ہمیشہ ضرور تمند رہیں گے اور اس لئے ہم تمہیں پہلے ہی سے اپنا نیک خواہ بنانا چاہتے ہیں۔

ایڈمنڈ:۔ میں حضور کی خدمت کیلئے دل و جان سے حاضر ہوں۔

گلوسٹر:۔ حضور کی اس بندہ نوازی کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔

کورنوال:۔ گلوسٹر آپ کو اس کا علم نہیں ہے کہ ہم اس وقت کیوں یہاں آئے ہیں۔

ریگن:۔ اس طرح بے موقع اور بے وقت رات کے اندھیرے میں ہمارا یہاں آنا بلاوجہ نہیں ہے ہمیں آپ سے ایک ضروری معاملے میں مشورہ لینا ہے۔ ہمارے والد نے لکھا ہے اور اسی طرح بہن گونرل بھی تحریر کرتی ہیں کہ ان میں اور والد میں کسی بات پر اختلاف پیدا ہو گیا ہے بہت سے قاصد آچکے ہیں جو ابھی تک ہمارا جواب لیکر نہیں گئے ہیں۔ میں نے یہی مناسب سمجھا ہے کہ اس کا جواب اپنے گھر سے باہر جاکر دوں۔ آپ ہمارے پرانے مشیر اور صلاح کار ہیں اپنا فکر دور کر کے ہمیں صلاح دیجئے کہ ہم اس ضروری معاملہ میں کیا کریں کیونکہ ان کا تصفیہ جلد ہونا ضروری ہے۔

گلوسٹر:۔ بیگم میں حضور کی خدمت کیلئے حاضر ہوں۔ آپ دونوں کی تشریف آوری میری عزت کا باعث ہوئی ہے۔

(چلا جاتا ہے)

دوسرا منظر

(گلوسٹر کے محل کے سامنے کنٹ اور اوسوالڈ مختلف اوقات میں آتے ہیں)

اوسوالڈ:۔ سلام دوست کیا آپ اسی محل کے ملازموں میں ہیں؟

	For you, Edmond, Whose virtue and obedience doth this instant So much commend itself, you shall be ours. Natures of such deep trust we shall much need. You we first seize on.
Edmond	I shall serve you, sir, Truly, however else.
Gloucester	(to Cornwall) For him I thank your grace.
Cornwall	You know not why we came to visit you—
Regan	Thus out of season, threading dark-eyed night— Occasions, noble Gloucester, of some poise, Wherein we must have use of your advice. Our father he hath writ, so hath our sister, Of differences which I least thought it fit To answer from our home. The several messengers From hence attend dispatch. Our good old friend, Lay comforts to your bosom, and bestow Your needful counsel to our businesses, Which craves the instant use.
Gloucester	I serve you, madam. Your graces are right welcome. (Flourish. Exeunt)

Scene 2

(Enter the Earl of Kent, disguised, and Oswald the steward, severally)

Oswald	Good dawning to thee, friend. Art of this house?

کنسٹ۔ ہاں ہوں تو۔

اوسوالڈ۔ یہ بتایئے کہ ہم اپنے گھوڑے کہاں باندھیں۔

کنسٹ۔ کیچڑ میں۔

اوسوالڈ۔ اگر آپ کو ہمارا کچھ بھی خیال ہے تو بتایئے کہ گھوڑے کہاں باندھے جائیں۔

کنسٹ۔ مجھے تمہارا مطلق خیال نہیں۔

اوسوالڈ۔ اگر یہی ہے تو مجھے بھی آپ کی مطلق پروا نہیں ہے۔

کنسٹ۔ درست ہے اگر آج کسی اکھاڑے میں آپ سے ملاقات ہوتی تو پھر بتاتا کہ آپ کو میری پروا ہونی چاہئے تھی۔

اوسوالڈ۔ آپ کیوں مجھ سے ایسی باتیں کرتے ہیں میں تو آپ کی صورت سے بھی واقف نہیں۔

کنسٹ۔ مگر میں تو تمہیں خوب جانتا ہوں۔

اوسوالڈ۔ تمہیں میرا حال کیا معلوم؟

کنسٹ۔ تمہارا حال بتاؤں تم بدمعاش ہو' شیطان ہو' پاپی ہو دوسروں کا پس خوردہ کھانیوالوں میں ہو۔ تم سفلے' کمینے' مغرور اور تنگ ظرف ہو۔ تم بھک منگے ہو اور ان شریف صورت بننے والوں میں ہو جن کے پاس صرف تین جوڑے کپڑوں کے ہوتے ہیں جن کی آمدنی سال بھر میں سوا سو سے زیادہ نہیں۔ ناپاک نجس' میلی' کچیلی' اونی جرابیں پہننے والوں میں بزدل رذیل ہو جھوٹے مقدمے چلانیوالے ہو۔ ہر وقت تمہیں آئینہ چاہیئے کہ اپنی صورت دیکھتے رہو۔ اپنی خدمت کے علاوہ خفیہ کاروائیوں میں کام کرنے والے۔ ایک ہی صندوق میں اپنا سب مال متاع جمع کرنیوالے پکے بدمعاش کمینے اور بزدل ہو۔ کمین بچے سن یہ جتنی باتیں میں نے کہی ہیں اگر تو نے ایک سے بھی انکار کیا تو اتنا پیٹوں گا کہ اپنی قسمت کو بیٹھا پھوٹ پھوٹ کر روئیگا۔

اوسوالڈ۔ ارے تو بھی عجیب بن مانس ہے۔ ایسے آدمی کو گالیاں دیتا ہے جس

Kent	Ay.
Oswald	Where may we set our horses?
Kent	I' th' mire.
Oswald	Prithee, if thou lov'st me, tell me.
Kent	I love thee not.
Oswald	Why then, I care not for thee.
Kent	If I had thee in Lipsbury pinfold I would make thee care for me.
Oswald	Why dost thou use me thus? I know thee not.
Kent	Fellow, I know thee.
Oswald	What dost thou know me for?
Kent	A knave, a rascal, an eater of broken meats, a base, proud, shallow, beggarly, three-suited, hundred-pound, filthy worsted-stocking knave; a lily-livered, action- taking, whoreson, glass-gazing, super-serviceable, finical rogue; one-trunk-inheriting slave; one that wouldst be a bawd in way of good service, and art nothing but the composition of a knave, beggar, coward, pander, and the son and heir of a mongrel bitch, one whom I will beat into clamorous whining if thou deniest the least syllable of thy addition.
Oswald	Why, what a monstrous fellow art thou, thus to

سے نہ تو واقف ہے اور نہ وہ تجھے جانتا ہے۔

کنت:۔ ارے بے حیا بے شرم کہتا ہے تو مجھے نہیں جانتا۔ میں وہی تو ہوں جس نے تجھ بھاگتے کمینے کے پاؤں پر لاتیں اور ٹھوکریں لگائی تھیں اور بادشاہ کے سامنے تجھے خوب ٹھونکا تھا۔ ارے بدمعاش کچھ دم ہے تو تلوار کھینچ کر دو دو ہاتھ ہو جائیں۔ گو رات ہے مگر چاندنی تو کھلی ہے ایسا دھنوں گا کہ سب کچھ بھول جائیگا۔ سنتا ہے ابے نائی کی دکان پر بیٹھنے والے تلوار کیوں نہیں کھینچتا؟

(کنت تلوار کھینچ کر آگے بڑھتا ہے)

اوسوالڈ:۔ ابے جا دور ہو مجھے تجھ سے کچھ واسطہ اور غرض نہیں۔

کنت:۔ ارے کتے تلوار کیوں نہیں کھینچتا۔ بادشاہ کے خلاف خطوط تو لایا اور اس بیہودہ اور خود پسند نمائشی عورت کا حمایتی بھی بنا' تلوار کیوں نہیں کھینچتا؟ اتنے ہاتھ لگائے ہوں گے کہ تیری ٹانگوں کا قیمہ بنادوں گا۔ ارے شیطان لڑتا کیوں نہیں۔ سامنے کیوں نہیں آتا؟

اوسوالڈ:۔ (غل مچاتا ہے) ارے دہائی دہائی کوئی بچائے ارے مدد ڈالا مار ڈالا۔

کنت:۔ تلوار کا ہاتھ کیوں نہیں لگاتا۔ بھاگا کیوں' ٹھہر جا' ارے ٹلمٹے کیا ہاتھ ٹوٹ گئے ہیں تلوار کیوں نہیں مارتا؟ (کنت اوسوالڈ کو خوب ٹھونکتا ہے)۔

(ایڈمنڈ اپنا خنجر برہنہ کئے آتا ہے)

ایڈمنڈ:۔ کیوں خیر تو ہے بات کیا ہے؟ (دونوں کو چھڑاتا ہے)

کنت:۔ اچھا میاں لڑکے اگر تم میں کچھ دم ہے تو تم بھی آجاؤ۔ صاحبزادے آؤ نا پھر دیکھو کہ تمہاری کھال کے پرزے بھی کس طرح اڑاتا ہوں۔

(کورنوال' ریگن' گلوسٹر اور نوکر آتے ہیں)

گلوسٹر:۔ ہائیں یہ تلواریں' ہتھیار یہاں کیسے ہیں یہ کیا ہو رہا ہے؟

کورنوال:۔ سنو اب اگر کسی نے کسی پر ہاتھ چھوڑا تو وہ جان سے جائیگا۔ بتاؤ بات کیا ہوئی تھی؟

	rail on one that is neither known of thee nor knows thee!
Kent	What a brazen-faced varlet art thou, to deny thou knowest me! Is it two days since I tripped up thy heels and beat thee before the King? Draw, you rogue; for though it be night, yet the moon shines.
	(He draws his sword)
	I'll make a sop o' th' moonshine of you, you whoreson, cullionly barber-monger, draw!
Oswald	Away. I have nothing to do with thee.
Kent	Draw, you rascal. You come with letters against the King, and take Vanity the puppet's part against the royalty of her father. Draw, you rogue, or I'll so carbonado your shanks—draw, you rascal, come your ways!
Oswald	Help, ho, murder, help!
Kent	Strike, you slave! Stand, rogue! Stand, you neat slave, strike!
Oswald	Help, ho, murder, murder!
	(Enter Edmond the bastard, then the Duke of Cornwall, Regan, the Duke of Gloucester, and servants)
Edmond	How now, what's the matter? Part.
Kent	With you, goodman boy. If you please, come, I'll flesh ye. Come on, young master.
Gloucester	Weapons? Arms? What's the matter here?
Cornwall	Keep peace, upon your lives. He dies that strikes again.
	What is the matter?

ریگن:۔ ان میں ایک بہن کے پاس سے آیا ہوا اور دوسرا بادشاہ کا بھیجا ہوا قاصد معلوم ہوتا ہے۔

کورنوال:۔ جھگڑا کس بات پر ہوا فوراً بتایا جائے۔

اوسوالڈ:۔ حضور میرا تو دم چڑھا ہوا ہے بات کرنی دشوار ہے۔

کنٹ:۔ ہاں کیوں نہیں تم نے بڑی ہمت اور جوانمردی سے بھی تو کام لیا ہے۔ ارے بزدل کمینے، فطرت کو انکار ہے کہ تجھے اس نے مخلوق کیا تھا تو تو کسی درزی کے ہاتھ کا بنایا ہوا آدمی ہے۔

کورنوال:۔ یہ تو کچھ عجیب آدمی معلوم ہوتا ہے کہیں درزی بھی آدمی بنایا کرتا ہے۔

کنٹ:۔ حضور ہاں درزی بھی آدمی بنایا کرتا ہے اگر بنانیوالا کوئی سنگ تراش یا مصور ہوتا تو وہ ایسی کریہہ صورت نہ بنا سکتا تھا۔ چاہے انہیں اپنا پیشہ شروع کئے ہوئے دو ہی گھنٹے گزرے ہوتے۔

کورنوال:۔ اچھا بتاؤ کہ تم دونوں میں جھگڑا کس طرح شروع ہوا؟

اوسوالڈ:۔ اس بڈھے شیطان کی سفید داڑھی پر مجھے رحم آگیا اور اس کی جان میں نے چھوڑ دی۔

کنٹ:۔ ارے حروف ہجا کے غیر ضروری حرف حضور اگر حکم دیں تو اس رسی دراز حرامزادے کو اپنے پاؤں میں کچل کر ابھی گارا بنادوں اور دیواروں کو اس سے لیپ دوں۔ تو اور میری ڈاڑھی کا لحاظ کرتا اری دم اٹھا کر تھرکنے والی چڑیا۔

کورنوال:۔ گستاخ تو چپ کیوں نہیں رہتا۔ تو تو بڑا ہی شیطان معلوم ہوتا ہے ادب لحاظ تجھ میں کچھ نہیں۔

کنٹ:۔ ادب، تمیز سب کچھ ہے مگر غصے کی حالت میں کچھ نہیں رہتا۔

کورنوال:۔ آخر یہ غصہ کیوں ہے؟

کنٹ:۔ غصہ یوں ہے کہ اس حرامزادے ملازم کے دل میں ذرا ایمان نہیں مگر کر

Regan	The messengers from our sister and the King.
Cornwall	(to Kent and Oswald) What is your difference? Speak.
Oswald	I am scarce in breath, my lord.
Kent	No marvel, you have so bestirred your valour, you cowardly rascal. Nature disclaims in thee; a tailor made thee.
Cornwall	Thou art a strange fellow—a tailor make a man?
Kent	A tailor, sir. A stone-cutter or a painter could not have made him so ill though they had been but two years o' th' trade.
Cornwall	Speak yet; how grew your quarrel?
Oswald	This ancient ruffian, sir, whose life I have spared at suit of his grey beard—
Kent	Thou whoreson Z, thou unnecessary letter— (to Cornwall) my lord, if you'll give me leave I will tread this unbolted villain into mortar and daub the wall of a jakes with him. (To Oswald) Spare my grey beard, you wagtail?
Cornwall	Peace, sirrah. You beastly knave, know you no reverence?
Kent	Yes, sir, but anger hath a privilege.
Cornwall	Why art thou angry?
Kent	That such a slave as this should wear a sword, Who wears no honesty. Such smiling rogues as these,

میں تلوار بندھی ہے۔ یہ تو ان بے ایمانوں میں ہے جو چوہوں کی طرح اس رشتہ الفت کو بھی کتر ڈالیں جس میں اولاد اور والدین بندھے ہوتے ہیں اور اگر گرہ ایسی سخت ہو کہ اس کا کھولنا مشکل ہو تو یہ اسے بھی کاٹ ڈالیں اپنے مالکوں کی طبیعت میں جو ناجائز جذبات پیدا ہوں انہیں اور بھڑکائیں۔ جلتی آگ میں تیل ڈالیں۔ اگر ان کے مالکوں میں کسی کی طرف سے تغافل ہو تو انہیں اور بے پروا اور سرد مہر بنادیں۔ خوشامدی ٹٹوہاں میں ہاں ملانے والے ہیں۔ مالکوں کی طبیعت میں ہر ہوا کے جھونکے پر جو تغیر پیدا ہو' جھٹ اپنی چونچیں پھاڑ کر ایمان سے دستبردار ہو جائیں۔ جو کچھ وہ چاہاں وہی کرنیکو تیار ہو جائیں۔ کتوں کی طرح آقاؤں کے پیچھے دم ہلا کر چلنے کے سوا اور کچھ نہ جاننے والے ہیں۔ تمہاری ان مفلوج صورتوں کو طاعون غارت کر دے۔ تو میری باتوں پر اس طرح ہنستا ہے گویا کہ میں کوئی بیوقوف اور مسخرا ہوں۔ اری بزدل بطخ اگر کہیں تو میدان میں مل جاتی تو میری قائیں قائیں کے ساتھ تجھے بھی تیرے ڈربے تک پہنچا دیتا۔

کورنوال:۔ ارے آدمی کیا تو پاگل تو نہیں ہے؟

کنٹ:۔ دو مخالفوں میں کبھی اتنی نفرت و خصومت نہیں ہو سکی جتنی کہ مجھ میں اور اس بدمعاش میں ہے۔

کورنوال:۔ تو اسے بدمعاش کیوں کہتا ہے۔ اس کی وجہ تو کیا رکھتا ہے۔

کنٹ:۔ اس کی صورت سے مجھے نفرت ہے گھن آتی ہے۔

کورنوال:۔ شاید ایسی ہی نفرت اور گھن میری صورت سے یا گلوسٹر کی صورت سے یا ہماری بیگم کی صورت سے بھی تجھے محسوس ہوتی ہوگی۔

کنٹ:۔ حضور بات صاف کہنا میرا کام ہے جو صورتیں اس وقت سامنے ہیں ان سے کہیں بہتر صورتیں میں دیکھ چکا ہوں۔

کورنوال:۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ ان آدمیوں میں سے ہے جس کے اجڈپن کی تعریفیں اس کے منہ پر کی جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے بات کرنیکا انداز

Like rats, oft bite the holy cords a-twain
Which are too intrince t' unloose, smooth every passion
That in the natures of their lords rebel;
Being oil to fire, snow to the colder moods,
Renege, affirm, and turn their halcyon beaks
With every gall and vary of their masters,
Knowing naught, like dogs, but following.
(To Oswald) A plague upon your epileptic visage!
Smile you my speeches as I were a fool?
Goose, an I had you upon Sarum Plain
I'd drive ye cackling home to Camelot.

Cornwall — What, art thou mad, old fellow?

Gloucester — (to Kent) How fell you out? Say that.

Kent — No contraries hold more antipathy
Than I and such a knave.

Cornwall — Why dost thou call him knave?
What is his fault?

Kent — His countenance likes me not.

Cornwall — No more perchance does mine, nor his, nor hers.

Kent — Sir, 'tis my occupation to be plain:
I have seen better faces in my time
Than stands on any shoulder that I see
Before me at this instant.

Cornwall — This is some fellow
Who, having been praised for bluntness, doth affect
A saucy roughness, and constrains the garb

اتنا گستاخانہ ہے لیکن فی الواقع یہ چیز اس کی طبیعت کے خلاف ہے۔ گویا خوشامد کرنی اسے آتی ہی نہیں۔ جو کچھ کہتا ہے وہ ہمیشہ سچ ہوتا ہے۔ اس قسم کے بدمعاشوں کو میں خوب جانتا ہوں۔ ان کی اس صاف گوئی اور بے تکلفی میں وہ وہ عیاریاں اور مکاریاں چھپی ہوتی ہیں جو بیس خوشامدی جھک جھک کر سلام کرنیوالوں یا ہر حکم پر دوڑ جانیوالوں میں بھی نہیں ہوتیں۔

کنٹ:۔ حضور میں اپنے ایمان سے عرض کرتا ہوں کہ آپ بڑے مرتبے کے لوگ ہیں آپ کی اجازت سے جن کا اثر جگ مگ کرنیوالے سورج کے گرد روشنی کا ایک ہالا بناتا ہے۔

کورنوال:۔ اس میں تمہارا کیا مطلب؟

کنٹ:۔ میں اپنا طرز گفتگو بدل کر عرض کرتا ہوں۔ اب تک جو انداز تقریر رہا ہے اسے آپ ناپسند کرتے ہیں گزارش ہے میں کسی کی خوشامد نہیں کرسکتا۔ جس نے آپ کو باتوں میں صاف صاف دھوکہ دیا وہ کورا بدمعاش تھا۔ مگر میں ایسا نہیں ہوں۔ گو اس بات کے کہنے سے میں آپ کو ناراض کرتاہوں۔

کورنوال:۔ آخر اس آدمی نے تمھیں کس بات پر غصہ دلایا۔

اوسوالڈ:۔ میں نے کوئی بات غصے دلانے کی نہیں کی۔ حال ہی کا قصہ ہے کہ کسی غلط فہمی پر بادشاہ سلامت مجھ پر ناراض ہوئے اور مجھے مارا بھی تھا۔ اس نے بادشاہ کو خوش کرے کیلئے ان کی خفگی دیکھکر اپنی خفگی بھی ظاہر کی۔ جب میں وہاں سے بھاگا تو مجھ بھاگتے کے اس نے دس پانچ ٹھوکریں ماریں۔ جب میں گر پڑا تو میری توہین کی۔ اور مجھے گالیاں دیں۔ بادشاہ سلامت کی نظروں میں بہادر اور جواں بننے کیلئے اس نے ایسے آدمی پر حملہ کیا جو حملے کا جواب نہ کرسکتا تھا۔ غرض اس دن کی کامیابی پر وہ ایسا دلیر ہوا کہ آج پھر اس نے مجھ پر تلوار کھینچی۔

کنٹ:۔ بدمعاش تو وہ ہے جو حضور جیسے رستم وقت کو بھی بیوقوف بنانا چاہتا ہے۔

کورنوال:۔ ابھی کوئی جائے اور فوراً کندہ یہاں لائے۔ اسے کاٹھ میں ٹھونکا

Quite from his nature. He cannot flatter, he;
An honest mind and plain, he must speak truth.
An they will take 't, so; if not, he's plain.
These kind of knaves I know, which in this plainness
Harbour more craft and more corrupter ends
Than twenty silly-ducking observants
That stretch their duties nicely.

Kent
Sir, in good faith, in sincere verity,
Under th' allowance of your great aspect,
Whose influence, like the wreath of radiant fire
On flick'ring Phoebus' front—

Cornwall
What mean'st by this?

Kent
To go out of my dialect, which you discommend so much. I know, sir, I am no flatterer. He that beguiled you in a plain accent was a plain knave, which for my part I will not be, though I should win your displeasure to entreat me to 't.

Cornwall
(to Oswald) What was th' offence you gave him?

Oswald
I never gave him any.
It pleased the King his master very late
To strike at me upon his misconstruction,
When he, compact, and flattering his displeasure, Tripped me behind; being down, insulted, railed, And put upon him such a deal of man That worthied him, got praises of the King For him attempting who was self-subdued,
And in the fleshment of this dread exploit
Drew on me here again.

جائیگا۔ ارے بڈھے پکے بدمعاش، فضول بکواس کرنیوالے ہم تجھے تمیز سکھائیں گے۔

کنت:۔ حضور اب میری عمر اتنی نہیں ہے کہ کچھ سیکھ لوں۔ آپ کندہ نہ منگوائیں۔ میں بادشاہ سلامت کا ملازم ہوں اور انہی کے ایک کام کو آپ کے پاس بھیجا گیا ہوں۔ آپ مجھے کاٹھ میں ٹھونک کر میرے آقا اور بادشاہ کی علانیہ توہین اور اس کے ساتھ عداوت ظاہر کریں گے۔

کورنوال:۔ کندہ ابھی اٹھا کر یہاں لاؤ۔ میں اپنی جان اور عزت کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آج دوپہر تک ہم تجھے کاٹھ میں ٹھنکا رکھیں گے۔

ریگن:۔ دوپہر تک نہیں بلکہ رات تک بلکہ ساری رات اسے کاٹھ میں ٹھنکا رکھیئے۔

کنت:۔ بیگم۔ اگر میں آپ کا کتا بھی ہوتا تب بھی آپ کا یہ برتاؤ میری ساتھ نہ ہونا چاہئے تھا۔

ریگن:۔ نہیں۔ جو بدمعاش اس کے ساتھ رہتے ہیں چونکہ تم بھی انہی میں سے ہو۔ اس لئے میں تمھارے ساتھ یہی برتاؤ کرنا بہتر سمجھتی ہوں۔

کورنوال:۔ یہ آدمی بھی انہی بدمعاشوں میں سے معلوم ہوتا ہے جن کا ذکر ہماری بہن نے اپنے خط میں کیا ہے۔ اچھا کندہ لاؤ۔

(کندہ لایا جاتا ہے)

گلوسٹر:۔ میں حضور سے نہایت عاجزی سے عرض کرتا ہوں کہ ایسا نہ کیجئے، گو اس کا قصور بہت ہے۔ نیک دل بادشاہ لی ار خود اس کی سزا دے لیں گے۔ ان کے بھیجے ہوئے آدمی کو اس قسم کی ذلت کی سزا دینی جو چوروں یا گھروں میں گھسنے والے مجرموں کو دی جاتی ہے ہرگز مناسب نہیں۔ بادشاہ سلامت اس بات پر بہت برا مانیں گے۔ اور سمجھیں گے کہ اب ان کی قدر اتنی بھی نہیں رہی کہ ان بھیجے ہوئے قاصد کو اس طرح قید کیا گیا۔

کورنوال:۔ اگر انھوں نے پوچھا تو ہم جواب دے لیں گے۔

	You stubborn, ancient knave, you reverend braggart, We'll teach you.
Kent	Sir, I am too old to learn. Call not your stocks for me. I serve the King, On whose employment I was sent to you. You shall do small respect, show too bold malice Against the grace and person of my master, Stocking his messenger.
Cornwall	(calling) Fetch forth the stocks!— As I have life and honour, there shall he sit till noon.
Regan	Till noon?—till night, my lord, and all night too.
Kent	Why, madam, if I were your father's dog You should not use me so.
Regan	Sir, being his knave, I will. (Stocks brought out)
Cornwall	This is a fellow of the selfsame colour Our sister speaks of.—Come, bring away the stocks.
Gloucester	Let me beseech your grace not to do so. The King his master needs must take it ill That he, so slightly valued in his messenger, Should have him thus restrained.
Cornwall	I'll answer that. (They put Kent in the stocks)
Kent	None of these rogues and cowards But Ajax is their fool.
Cornwall	Fetch forth the stocks! (Exeunt some servants)

ریگن:۔ میری بہن جب سنے گی کہ ان کے آدمی کی جسے انھوں نے ایک پیغام دیکر یہاں بھیجا تھا اس طرح توہین ہوئی ہے اور اسے گالیاں دی گئی ہیں تو وہ مجھ سے کیسی دل میں ناراض ہونگی۔ اس کے دونوں پاؤں کاٹھ میں دیدو۔

(کنٹ کاٹھ میں ٹھونک دیا جاتا ہے)

شوہر آپ ادھر چلے آئیں۔ (سب لوگ سوائے کنٹ اور گلوسٹر کے چلے جاتے ہیں)

گلوسٹر:۔ دوست، مجھے تمھیں اس حال میں دیکھنے سے سخت صدمہ ہوتا ہے۔ نواب کی مرضی یہی تھی۔ اس کے مزاج سے دنیا واقف ہے جب کوئی بات دل میں ٹھان لیتا ہے۔ پھر اس سے نہیں ٹلتا۔ نہ کوئی اسے سمجھا سکتا ہے اور نہ روک سکتا ہے۔ میں پھر جاتا ہوں اور تمھارے لئے اس کی منت سماجت کرتا ہوں۔

کنٹ:۔ نہیں آپ کو تکلیف کرنیکی ضرورت نہیں۔ میں اتنا جاگا ہوں اور سفر بھی اتنی دور کا کر چکا ہوں۔ کہ اس سزا کا بہت سا وقت نیند میں گذر جائیگا۔ اور جو باقی رہیگا وہ سیٹیاں بجا کر گزار دوں گا۔ خوش قسمتی آدمی بہت دن ساتھ نہیں دیا کرتی۔ اچھا آداب عرض ہے۔

گلوسٹر:۔ اس میں سارا قصور نواب کا ہے۔ بادشاہ سلامت جب آئیں گے تو اس حال کو دیکھ کر سخت برہم ہوں گے۔ (چلا جاتا ہے)

کنٹ:۔ نیک دل بادشاہ لی ار اب تو اس بات کے قائل ہو جائے کہ چھاؤں چھوڑ کر دھوپ میں آنا اچھا نہیں ہوتا۔ ایک حالت سے دوسری حالت کو بدلنے میں اکثر نقصان ہوتا ہے۔ اے سورج ذرا قریب آجا کہ تیری روشنی میں اس خط کو پڑھ سکوں۔ مصیبت کی حالت میں بڑے بڑے کرشمے ظاہر ہوا کرتے ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ خط کورڈیلیا کا ہے۔ خوش قسمتی سے اس پر وہ خفیہ خدمت گزاری جو اس اوقات میں کر رہا ہوں ظاہر ہو گئی ہے۔ اور اسے اتنا وقت ملے گا کہ ہمیں اس مصیبت سے نکالنے کی وہ کوئی تدبیر کرے۔ کنٹ تو بہت جاگا ہوا ہے۔ نیند میں پناہ لے اور اے تھکی ہوئی آنکھو تم اس شرمناک حالت کو نہ دیکھو جس میں اس وقت میں مبتلا

Regan My sister may receive it much more worse
To have her gentlemen abused, assaulted.
Cornwall Come, my good lord, away!
(Exeunt all but Gloucester and Kent)

Gloucester I am sorry for thee, friend. 'Tis the Duke's pleasure,
Whose disposition, all the world well knows,
Will not be rubbed nor stopped. I'll entreat for thee.

Kent Pray do not, sir. I have watched and travelled hard.
Some time I shall sleep out; the rest I'll whistle.
A good man's fortune may grow out at heels.
Give you good morrow.

Gloucester The Duke's to blame in this; 'twill be ill taken.
(Exit)

Kent Good King, that must approve the common say:
Thou out of heaven's benediction com'st
To the warm sun.
(He takes out a letter)
Approach, thou beacon to this under globe,
That by thy comfortable beams I may
Peruse this letter. Nothing almost sees miracles
But misery. I know 'tis from Cordelia,
Who hath now fortunately been informed
Of my obscurèd course, and shall find time
For this enormous state, seeking to give
Losses their remedies. All weary and o'erwatched,
Take vantage, heavy eyes, not to behold
This shameful lodging.

ہوں- تقدیر تجھے سلام پہونچے- ایک مرتبہ مہربان ہونے کے لئے اپنے چکر کو گردش دے-

(سو جاتا ہے)

تیسرا منظر

کھلا میدان- ایڈگر آتا ہے

ایڈگر:- سنتا ہوں کہ میری گرفتاری کا اشتہار جاری ہوگیا ہے- غنیمت ہے کہ ایک پرانے درخت کی جڑ میں ایک موکھا ایسا مل گیا تھا کہ گرفتار کرنیوالوں سے بچ گیا- کوئی بندرگاہ ایسی نہیں جہاں میرے لئے پہرا نہ بیٹھا ہو- کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں میری گرفتاری کیلئے پورا انتظام نہ کردیا گیا ہو- اس دربدر بھاگنے کی حالت میں جان کو سلامت رکھنا بھی ضروری ہے- اب میں سمجھتا ہوں کہ ذلیل سے ذلیل اور محتاج سے محتاج آدمی کی شکل جس میں افلاس انسان کو سب سے حقیروذلیل دکھا سکتا ہے مجھے اختیار کرنی پڑیگی- یہ سمجھو کہ آدمی سے جانور بننا پڑیگا- چہرے پر کیچڑ ملنی پڑیگی- کپڑے پھینک کر کمبل کی لنگوٹی باندھنی ہوگی- سر کے بالوں کو الجھی ہوئی گتھیاں بنانا اور ننگے گلے سرد ہواؤں اور آسمانی بلاؤں کا مقابلہ کرنا ہوگا- اور پھر اپنا یہ ملک مجھے بھی بدلام کے فقیروں کی مثال پیش کرکے ویسا ہی فقیر ثابت کرنا ہوگا- جو اپنے خشک اور سوکھے ہوئے جسم میں لکڑی کی میخیں' درختوں کے کانٹے' لوہے کے سوئے چبھوئے ہوئے ذلیل کھلیانوں میں چھپے رہتے ہیں' اور جو گنواروں کے پتھروں سے بچنے کیلئے پن چکیوں میں گھسے غل مچامچا کر کبھی دیوانوں کی طرح چیخ چیخ کر اور کبھی دعائیں دیکر لوگوں سے خیرات مانگتے ہیں- کوئی کہتا ہے کہ اس بھوکے ترلی گود کو روٹی دو- کوئی کہتا ہے اس اندھے نوم کو پیسہ دو- یہ بھک منگے تو پھر بھی کچھ ہوں گے مگر ایڈگر تیری حقیقت اتنی بھی نہ ہوگی- (چلا جاتا ہے)

Fortune, good night;
Smile once more; turn thy wheel.
(He sleeps)

Scene3

(Enter Edgar)

Edgar I heard myself proclaimed,
And by the happy hollow of a tree
Escaped the hunt. No port is free, no place
That guard and most unusual vigilance
Does not attend my taking. Whiles I may scape
I will preserve myself, and am bethought
To take the basest and most poorest shape
That ever penury in contempt of man
Brought near to beast. My face I'll grime with filth,
Blanket my loins, elf all my hairs in knots,
And with presented nakedness outface
The winds and persecutions of the sky.
The country gives me proof and precedent
Of Bedlam beggars who with roaring voices
Strike in their numbed and mortifièd arms
Pins, wooden pricks, nails, sprigs of rosemary,
And with this horrible object from low farms,
Poor pelting villages, sheep-cotes and mills
Sometime with lunatic bans, sometime with prayers
Enforce their charity. "Poor Tuelygod, Poor Tom."
That's something yet. Edgar I nothing am.
(Exit)

چوتھا منظر
گلوسٹر کے محل کے سامنے

کنٹ کاٹھ میں ٹھنکا بیٹھا ہے۔ بادشاہ لی ار' اس کا مسخرا اور مصاحب آتا ہے۔

لی ار:۔ تعجب ہے کہ یہ لوگ اپنے گھر سے کہیں چلے گئے اور میرے قاصد کو انھوں نے واپس نہ کیا۔

مصاحب:۔ حضور کل رات آنے سے پہلے یہی سنتا تھا کہ ان کا ارادہ کہیں باہر جانیکا تھا۔

کنٹ۔ زندہ باش شریف آقا۔

لی ار:۔ ہائیں یہ تو کس حال میں ہے۔ کیا اس شرمناک حالت کو بھی تو نے اپنی تفریح کا سامان بنایا ہے؟

کنٹ۔ نہیں حضور کبھی نہیں۔

مسخرا:۔ ہاہا۔ یہ جراب بند تو بڑے ہی ظالم ہیں۔ کہتے ہیں گھوڑے کو قابو میں رکھنے کیلئے اس کے منہ میں لگام دینی پڑتی ہے۔ ریچھوں اور کتوں کو ان کی گردن میں رسی ڈال کر باندھتے ہیں۔ بندروں کی کمر میں ڈوری ڈالتے ہیں' اور آدمیوں کو باندھنا ہوتا ہے تو ان کی ٹانگیں باندھ دیتے ہیں۔ اگر کوئی آدمی اپنی ٹانگوں کی مضبوطی پر ناز کرے تو پھر اس کے پاؤں کاٹھ میں ٹھونک دیئے جاتے ہیں۔

لی ار:۔ وہ کون تھا جس نے ہماری اتنی وقعت بھی نہ سمجھی کہ تجھے اس حال کو پہونچا کر یہاں بٹھا دیا؟

کنٹ۔ جی وہی دونوں تھے یعنی آپکی صاجزادی اور صاجزادی کے شوہر۔

لی ار:۔ نہیں۔

کنٹ۔ جی ہاں وہی تھے۔

لی ار:۔ نہیں' میں کہتا ہوں نہیں۔

کنٹ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ ہاں انھوں نے ہی یہ کیا ہے۔

Scene4

(Enter King Lear, his Fool, and the First Gentleman)

Lear 'Tis strange that they should so depart from home
And not send back my messenger.

[First] Gentleman As I learned,
The night before there was no purpose in them
Of this remove.

Kent (waking) Hail to thee, noble master.

Lear Ha! Mak'st thou this shame thy pastime?

Kent No, my lord.

Fool Ha, ha, he wears cruel garters! Horses are tied by the heads, dogs and bears by th' neck, monkeys by th'
loins, and men by th' legs. When a man's overlusty at
legs, then he wears wooden nether-stocks.

Lear (to Kent) What's he that hath so much thy place mistook
To set thee here?

Kent It is both he and she:
Your son and daughter.

Lear No.

Kent Yes.

لی ار:۔ نہیں، نہیں وہ ہرگز ایسا نہیں کرسکتے۔

کنٹ:۔ حضور انہیں کے یہ کرتوت ہیں۔

لی ار:۔ جوپیٹر کی قسم انھوں نے ہرگز ایسا نہ کیا ہوگا۔

کنٹ:۔ میں جونو کی قسم کھاکر کہتا ہوں کہ یہ کام ان ہی کا ہے۔

لی ار:۔ اتنی ہمت ان کی کیسے ہوسکتی تھی۔ اپنے ارادہ سے تو کیا کسی کے مجبور کئے بھی وہ ایسا نہ کرسکتے تھے۔ یہ فعل تو قتل انسان سے بھی بدتر کام ہے۔ افسوس کیا اب ہماری اتنی عزت بھی نہ رہی۔ جلد بتا۔ وہ کیا بات ہوئی تھی جس پر تجھے ایسی سخت سزا دی گئی اور تو ایسی سخت سزا کے لائق ٹھیرا۔ جبکہ یہ بات یاد رکھنے کی تھی کہ تو ہمارا قاصد تھا اور ہم نے تجھے یہاں بھیجا تھا۔

کنٹ:۔ حضور جبکہ وہ دونوں قصر میں تھے تو میں نے آپ کا خط ان دونوں کو دیا۔ میں ان دونوں کے سامنے جھکا کھڑا تھا جیسا کہ قاصد کا فرض ہوتا ہے کہ اتنے میں ایک قاصد گھوڑے پر سوار دوڑتا ہوا پسینے میں ڈلوبادم چڑھا آیا۔ دم اتنا پھولا تھا کہ اس سے بات نہیں کی جاتی تھی۔ اس پر بھی آتے ہی اپنی آقا یعنی حضور کی بڑی صاجزادی کی تعریفیں شروع کردیں اور ان کی طرف سے ایک خط بھی پیش کیا۔ اس کا اسے مطلق خیال نہیں ہوا کہ دوسرے کی بات میں کیسے بیہودہ طریقے سے مخل ہوتا ہے۔ صاجزادی گونرل کا خط دونوں نے پڑھا اور پڑھتے ہی جلوس کے سواروں کو طلب کیا اور اپنے اپنے گھوڑوں پر سوار ہو چل دیئے۔ مجھ سے اتنا کہا کہ ہمارے پیچھے پیچھے آؤ۔ جب فرصت ہوگی تو ہم تمہیں جواب دیں گے۔ انھوں نے میری طرف نہایت سردمہری سے دیکھا۔ مجھے ایسا معلوم ہوا کہ اس دوسرے قاصد کی ملاقات نے اس کے آتے ہی میری ملاقات میں زہر کھول دیا۔ اب حضور غور فرمائیں کہ یہ قاصد وہی تھا جس نے تھوڑا زمانہ ہوتا ہے کہ حضور کی طرف گستاخانہ نظر سے دیکھا تھا۔ اتنا یاد آتے ہی مجھے غصہ آگیا۔ عقل رفو چکر ہوئی۔ میں نے تلوار کھینچ لی۔ تلوار کو دیکھتے ہی اس نے وہ دہائی مچائی کہ سارا گھر سر پر اٹھالیا۔ آپکی صاجزادی اور صاجزادے نے اس

Lear No, I say.

Kent I say yea.

Lear By Jupiter, I swear no.

Kent By Juno, I swear ay.

Lear They durst not do 't,
They could not, would not do 't. 'Tis worse than murder,
To do upon respect such violent outrage.
Resolve me with all modest haste which way
Thou mightst deserve or they impose this usage,
Coming from us.

Kent My lord, when at their home
I did commend your highness' letters to them,
Ere I was risen from the place that showed
My duty kneeling, came there a reeking post
Stewed in his haste, half breathless, painting forth
From Goneril, his mistress, salutations,
Delivered letters spite of intermission,
Which presently they read, on whose contents
They summoned up their meiny, straight took horse,
Commanded me to follow and attend
The leisure of their answer, gave me cold looks;
And meeting here the other messenger,
Whose welcome I perceived had poisoned mine—
Being the very fellow which of late
Displayed so saucily against your highness—
Having more man than wit about me, drew.
He raised the house with loud and coward cries.

قصہ کو اتنا سنگین سمجھا کہ مجھے یہ شرمناک سزا دی۔

مسخرا:۔ جاڑا ابھی گیا نہیں ہے۔ کیونکہ جنگلی قازیں ابھی تک ادھر سے اڑتی دکھائی دیتی ہیں۔

جو باپ چیتھڑے لگائے پھرے تو بچے اس کی پروا نہیں کرتے۔

مگر وہ باپ جو روپیوں کی تھیلیاں لیکر آئے تو پھر بچے اس پر مہربان ہو جاتے ہیں۔

اب تو یہ آزار بیٹیوں کی طرف سے آپ کو اتنے اٹھانے پڑیں گے کہ ان کا شمار مشکل ہو جائیگا۔

لی ار:۔ ارے یہ خفقان کا دورہ دل کی طرف کیسا اٹھتا معلوم ہوتا ہے؟ ارے اٹھتے ہوئے غبار غم بس بیٹھ جا۔ تیری جگہ سب سے نیچے ہے۔ میری بیٹی کہاں ہے؟

کنت:۔ حضور وہ نواب کے پاس اندر ہیں۔

لی ار:۔ تم یہیں ٹھیرو۔ میرے ساتھ نہ آؤ۔ (چلا جاتا ہے)

ایک شریف:۔ جو قصور تم نے بیان کیا اس سے زیادہ تو نہیں کیا؟

کنت:۔ نہیں، مطلق نہیں۔ شاہی جلوس میں اتنے کم سوار رہ گئے۔ یہ کیا بات ہے؟

مسخرا:۔ یہ سوال تو تمہارا نامعقول ہے۔ اگر اسی کی سزا میں تم کاٹھ میں ٹھونک دیئے جاتے تو بیجا نہ ہوتا۔

کنت:۔ یہ کیوں؟

مسخرا:۔ ارے احمق چیونٹیوں سے سبق لے۔ وہ بتائیں گی کہ جاڑے میں محنت و مشقت موقوف رہتی ہے، پہلا اندوختہ کام دیتا ہے۔ جب قسمت سامنے ہو تو آنیوالی بدقسمتی کے زمانہ کا خیال کرکے سرمایہ مہیا کرلے۔ ارے بیوقوف تجھے بھی یہ سکھانا پڑیگا کہ اگر آدمی اندھا نہ ہو تو پھر اسے آنکھوں سے کام لینا ہی پڑتا ہے۔ اتنی سمجھ تو رکھ کہ اگر پہاڑی پر سے کوئی بہت بھاری بوجھل پہیہ نیچے کی طرف لڑکنے لگے تو اسے پکڑے نہ رہ۔ اگر تو نے اسے چھوڑا نہیں تو پھر سر کے بل گر کر تو اپنی گردن توڑلیگا۔

Your son and daughter found this trespass worth
The shame which here it suffers.

Fool — Winter's not gone yet if the wild geese fly that way.
(Sings) Fathers that wear rags
Do make their children blind,
But fathers that bear bags
Shall see their children kind.
Fortune, that arrant whore,
Ne'er turns the key to th' poor.
But for all this thou shalt have as many dolours for thy daughters as thou canst tell in a year.

Lear — O, how this mother swells up toward my heart!
Histerica passio down, thou climbing sorrow;
Thy element's below.—Where is this daughter?

Kent — With the Earl, sir, here within.

Lear — Follow me not; stay here.
(Exit)

[First] Gentleman — (to Kent)
Made you no more offence but what you speak of?

Kent — None.
How chance the King comes with so small a number?

Fool — An thou hadst been set i' th' stocks for that question,
thou'dst well deserved it.

Kent — Why, Fool?

Fool — We'll set thee to school to an ant, to teach thee there's no labouring i' th' winter. All that follow their noses are led by their eyes but blind men, and there's not a nose among twenty but can smell him that's stinking. Let go thy hold when a great wheel runs down a hill, lest it break thy neck with following; but

ہاں اگر تو پہاڑ پر چڑھنا چاہتا ہے تو پھر جو چیز اوپر پہونچانے میں تیری مدد کرے اس کا سہارا لیتا رہ۔ جب کوئی عقل مند تجھے بہتر نصیحت کرے تو میری اس نصیحت کو واپس کر دینا اور چونکہ وہ ایک بیوقوف مسخرے کی دی ہوئی نصیحت ہوگی اس لئے میں بدمعاشوں کو اس پر عمل کرنے کیلئے کہوں گا۔ جو آدمی کسی کی خدمت صلے اور معاوضہ کیلئے کرتا ہے۔ وہ محض ایک ضابطہ پورا کرتا ہے۔ ایسا آدمی مینہ کے اترتے ہی اپنا سامان باندھنے لگے گا۔ اور تجھے مینہ اور آندھی میں تنہا چھوڑ کر چل دیگا۔ لیکن میں جانے والا نہیں۔ مسخرا ٹھیرا رہیگا۔ عقلمند بھاگ جائیگا۔ وہ بدمعاش بیوقوف ہے جو بھاگے۔

کنٹ:۔ بتا تو بیوقوف تو نے یہ باتیں کہاں سیکھیں؟

مسخرا:۔ احمق، کاٹھ میں ٹھکنے سے پہلے یہ باتیں سمجھ میں نہیں آئی تھیں؟

(لی ار پھر آتا ہے۔ گلوسٹر ساتھ ہے)

لی ار:۔ مجھ سے ملنے سے انکار اس وجہ سے کیا ہے کہ طبیعت ناساز ہے، اور سفر سے تھک گئے ہیں۔ رات بھر سفر کرنا پڑا ہے۔ یہ سب باتیں ہی باتیں ہیں۔ حقیقت میں سرکشی اور گریز کرنیکی ترکیبیں ہیں۔ جو جواب لائے ہو اسے واپس لے جاؤ اور اس جواب سے بہتر جواب لاؤ۔

گلوسٹر:۔ پیارے آقا آپ کو معلوم ہے کہ نواب کورنوال مزاج کے کیسے سخت ضدی ہیں۔ بات بات پر آگ بگولا ہو جاتے ہیں۔ جو بات منہ سے نکل گئی پھر اس سے نہیں ٹلتے۔

لی ار:۔ ارے کلیجے شق کیوں نہیں ہو جاتا۔ انتقام، موت، تباہی، تم کہاں ہو۔ مزاج کے سخت ہیں۔ ضدی ہیں۔ بات بات پر آگ بگولا ہو جاتے ہیں۔ واہ واہ کیا خوبیاں ہیں۔ گلوسٹر گلوسٹر سنتا ہے، میں نواب کورنوال اور اس کی بیوی سے ضرور بات کروں گا۔

گلوسٹر:۔ میرے پیارے نیک آقا، میں نے انھیں اطلاع کردی ہے۔

the great one that goes upward, let him draw thee after. When a wise man gives thee better counsel, give me mine again. I would have none but knaves follow it, since a fool gives it.

(Sings) That sir which serves and seeks for gain
And follows but for form,
Will pack when it begin to rain,
And leave thee in the storm.
But I will tarry, the fool will stay,
And let the wise man fly.
The knave turns fool that runs away,
The fool no knave, pardie.

Kent — Where learned you this, Fool?

Fool — Not i' th' stocks, fool.

(Enter King Lear and the Duke of Gloucester)

Lear — Deny to speak with me? They are sick, they are weary,
They have travelled all the night?—mere fetches,
The images of revolt and flying off.
Fetch me a better answer.

Gloucester — My dear lord,
You know the fiery quality of the Duke,
How unremovable and fixed he is
In his own course.

Lear — Vengeance, plague, death, confusion!
"Fiery"? What "quality"? Why, Gloucester, Gloucester,
I'd speak with the Duke of Cornwall and his wife.

Gloucester — Well, my good lord, I have informed them so.

لی ار:۔ اطلاع کردی ہے۔ گلوسٹر تم میرا مطلب بھی سمجھے یا نہیں؟

گلوسٹر:۔ حضور میں خوب سمجھا۔

لی ار:۔ بادشاہ کورنوال سے بات کرنی چاہتا ہے اور محبت کرنے والا باپ اپنی بیٹی سے کچھ کہنا چاہتا ہے۔ انھیں حکم دیتا ہے کہ وہ خدمت میں حاضر ہوں۔ ان سب باتوں کی بھی تم نے اطلاع کی؟ میرا نفس، میرا خون، آتش مزاج نواب، ان آگ بگولے نواب صاحب سے کہدو..... نہیں ابھی نہیں۔ ممکن ہے کہ واقعی مزاج ناساز ہو۔ ناسازی مزاج وہ چیز ہے کہ تندرستی میں جو کام انسان کرلیتا ہے اس کے کرنے کو بیماری میں جی نہیں اٹھتا۔ پھر ہم ہم نہیں ہوتے۔ جب فطرت تکلیف میں ہوتی ہے تو وہ طبیعت کو بھی جسم کی طرح بیمار ڈال دیتی ہے۔ اچھا میں انتظار کرتا ہوں کہ بیمار اچھے اور تندرست ہو جائیں۔ اری سلطنت تجھے موت کیوں نہیں آجاتی؟ کنت، تو ابھی تک کاٹھ میں ٹھکا بیٹھا ہے۔ کہیں تیری یہ توہین تو نواب کی سوء مزاجی کا باعث نہیں ہوئی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اپنا محل چھوڑ کر یہاں چلا آنا ایک حیلہ ہی تھا۔ میرا ملازم رہا کیا جائے۔ جاؤ نواب اور ان کی بیگم سے کہو کہ میں ان سے ابھی بات کرنا چاہتا ہوں۔ انھیں حکم دو کہ وہ فوراً حاضر ہوں اور جو کچھ مجھے کہنا ہے اسے سنیں۔ ورنہ میں ان کا دروازہ پر جاکر دروازہ اتنا پیٹوں گا کہ ان کی نیند کو بھی موت آجائیگی۔

گلوسٹر:۔ خدا کرے کہ آپ میں اور ان میں ہر طرح خیریت رہے۔

(چلا جاتا ہے)

لی ار:۔ ارے دل اتنا نہ تڑپ۔ کلیجے اتنا منہ کو نہ آ۔ اپنی جگہ رہ۔

مسخرا:۔ ہاں چچا جان ضرور دل سے کہئے کہ وہ اپنی جگہ رہے۔ اور اس طرح کہئیے جیسے ایک باورچن نے جلتے گھی میں زندہ مچھلیوں کو ڈالتے ہوئے ان کے سروں پر کفگیر مار کر کہا تھا "اری شیطانوں تم نچلی کیوں نہیں رہتیں"

(کورنوال، ریگن، گلوسٹر، اور چند ملازم آتے ہیں)

لی ار:۔ تم دونوں کو دعا کہتا ہوں۔

Lear — "Informed them"? Dost thou understand me, man?

Gloucester — Ay, my good lord.

Lear — The King would speak with Cornwall; the dear father Would with his daughter speak, commands, tends service.
Are they "informed" of this? My breath and blood— "Fiery"? The "fiery" Duke—tell the hot Duke that— No, but not yet. Maybe he is not well. Infirmity doth still neglect all office Whereto our health is bound. We are not ourselves When nature, being oppressed, commands the mind To suffer with the body. I'll forbear, And am fallen out with my more headier will, To take the indisposed and sickly fit For the sound man.—Death on my state, wherefore Should he sit here? This act persuades me That this remotion of the Duke and her Is practice only. Give me my servant forth. Go tell the Duke and 's wife I'd speak with them, Now, presently. Bid them come forth and hear me, Or at their chamber door I'll beat the drum Till it cry sleep to death.

Gloucester — I would have all well betwixt you.
(Exit)

Lear — O me, my heart! My rising heart! But down.

Fool — Cry to it, nuncle, as the cockney did to the eels when she put 'em i' th' paste alive. She knapped 'em o' th' coxcombs with a stick, and cried "Down, wantons, down!" 'Twas her brother that, in pure kindness to his horse, buttered his hay.
(Enter the Duke of Cornwall, Regan, the Duke of Gloucester, and servants)

Lear — Good morrow to you both.

کورنوال:۔ ہم بھی حضور کو آداب و نیاز عرض کرتے ہیں۔**کنٹ کاٹھ سے علیحدہ کردیا جاتا ہے)**

ریگن:۔ ہمیں آپ سے مل کر خوشی ہوئی۔

لی ار:۔ ہاں ریگن میرا خیال بھی یہی ہے کہ تم مجھ سے مل کر خوش ہوئیں۔ اگر تم خوش نہ ہوتیں تو میں تمھارا باپ ہونے سے انکار کردیتا۔ خواہ اس میں تمھاری ماں کو کیسا ہی داغ لگتا۔ جو اس وقت اپنی قبر میں آسودہ ہیں۔ خواہ اس میں یہی کیوں نہ سمجھا جاتا کہ اس قبر میں کوئی چھنال دبی پڑی ہے۔ **کنٹ سے کہتا ہے)** تم رہا ہوگئے۔ اچھا اس کے بارے میں پھر گفتگو ہوگی۔ پیاری ریگن، تیری بہن تو کچھ نہ نکلی۔ بڑی بدذات ہے۔ ریگن اس نے تو تیز نا مہربان! دانتوں کو کرگس کی طرح یہاں (اپنے دل کی طرف اشارہ کرتا ہے، بٹھا دیا ہے کہ نوچ نوچ کر مجھے کھاتے رہیں۔) ریگن جو کچھ اس کی نسبت کہوں گا تجھے یقین نہ آئیگا۔ بیٹی، بس کیا کہوں۔

ریگن:۔ میں حضور سے التجا کرتی ہوں کر آپ صبر و تحمل سے کام لیں۔ مجھے امید ہے کہ بہن کی قدر آپ کو رفتہ رفتہ ہوگی۔ وہ اپنے منصبی فریضوں کے ادا کرنے میں کسی سے کم نہیں ہیں۔

لی ار:۔ یہ کس طرح؟ بتاؤ تو۔

ریگن:۔ میں نہیں سمجھتی کہ میری بہن گونرل اپنے فرض کو بھول جائیگی۔ غالبًا انھوں نے آپ کے سواروں میں جو شور و شغب، دنگا فساد رہتا ہے۔ اسے روکنا چاہا ہوگا۔ یہی بات ایسا اچھا کام تھا جو انھیں ہر قسم کے الزام سے بری کرتا ہے۔

لی ار:۔ لعنت ہے اس پر۔

ریگن:۔ نہیں۔ اب آپ بڈھے ہوگئے ہیں۔ اور فطرت اب آپ میں اپنی انتہائی سرحد کے کنارے کھڑی ہے۔ اب آپ کا زمانہ ہے کہ دوسرا آپ کو ہدایت کرتا رہے اور اسی کے کہنے پر آپ چلیں۔ کیونکہ اب آپ اتنے نہیں رہے کہ عقل و فہم سے کام لیکر اپنے حال سے پورے طور پر واقف ہوں۔ اس لئے بہت منت سے

Cornwall	Hail to your grace.
	(Kent here set at liberty)
Regan	I am glad to see your highness.
Lear	Regan, I think you are. I know what reason I have to think so. If thou shouldst not be glad I would divorce me from thy mother's shrine, Sepulchring an adultress. (To Kent) O, are you free? Some other time for that. (Exit Kent) Belovèd Regan, Thy sister's naught. O, Regan, she hath tied Sharp-toothed unkindness like a vulture here. I can scarce speak to thee. Thou'lt not believe With how depraved a quality—O, Regan!
Regan	I pray you, sir, take patience. I have hope You less know how to value her desert Than she to scant her duty.
Lear	Say, how is that?
Regan	I cannot think my sister in the least Would fail her obligation. If, sir, perchance She have restrained the riots of your followers, 'Tis on such ground and to such wholesome end As clears her from all blame.
Lear	My curses on her.
Regan	O sir, you are old. Nature in you stands on the very verge Of his confine. You should be ruled and led By some discretion that discerns your state Better than you yourself.

عرض کرتی ہوں کہ آپ میری بہن کے پاس جائیں اور افسوس ظاہر کریں کہ واقعی آپ نے ان کے ساتھ زیادتی کی۔

لی ار:۔ کیا تمھارا یہ منشا ہے کہ میں اس مردار سے معافی مانگوں۔ خیال تو کرو کہ ایسا کرنے میں اس دودمان شاہی کی کیا عزت رہجائیگی۔ پیاری بیٹی میں اس بات کو مانتا ہوں کہ میں بڑھا ہوں اور اب میرا جینا بیکار ہے (گھٹنے ٹیک کر بیٹی کے سامنے کھڑا ہوتا ہے) تیرے پاؤں پکڑ کر کہتا ہوں کہ تو مجھے کھانا کپڑا اور پڑا رہنے کو بستر دیگی۔

ریگن:۔ بس جانے دیجئے۔ یہ حرکتیں مجھے نازیبا اور بدنما معلوم ہوتی ہیں۔ بس اب آپ بہن گونرل کے پاس واپس چلے جائیں۔

لی ار:۔ (کھڑا ہو جاتا ہے) کبھی نہیں۔ ہرگز نہیں۔ اس نے میرے جلوس کے سواروں میں سے آدھے تخفیف کر دیئے۔ اس نے مجھے غصہ کی نگاہوں سے جن میں ناسپاسی اور گستاخی موجود تھی دیکھا۔ مجھ پر زبان اس طرح چلائی ہے جیسے سانپ دانت مارتا ہے۔ اس نے میرے دل کو غارت کر دیا ہے۔ خدا کرے کہ جتنی بلائیں آسمان پر موجود ہوں وہ یک لخت اس کے ناشکر گزار سر پر ٹوٹ پڑیں کہ اس کے پیٹ کا بچہ بھی لنگڑا لولا پیدا ہو۔

کورنوال:۔ شرم شرم۔

لی ار:۔ آسمان کی تیزپا بجلیو، تم اپنے اندھا کر دینے والے شعلوں سے اس کی حقارت آمیز نظر کو کور کر دو۔ اور اے غلیظ پانی کی رطوبہ جنھیں آفتاب اپنی حرارت سے نجارات بناتا ہے تم پھیل کر اس کے چہرے کے حسن و غرور کو غارت کردو۔

ریگن:۔ خدایا۔ اگر آپ کا یہی حال ہے تو جنون میں میرے لئے بھی آپ ایسا ہی کچھ چاہیں گے۔

لی ار:۔ نہیں ریگن۔ میں تجھے کبھی نہ کوسوں گا۔ تیرے حق میں کچھ بددعا نہ کروں گا۔ یہ نرم اور گدار طبعیت تیرے لئے کبھی کوئی سخت لفظ زبان سے نہ نکالے گی۔ تیری بہن کی آنکھوں میں ہر وقت قہر و عضب بھرا رہتا ہے۔ تیری آنکھوں سے

	Therefore I pray you That to our sister you do make return; Say you have wronged her.
Lear	Ask her forgiveness? Do you but mark how this becomes the house? (Kneeling) "Dear daughter, I confess that I am old. Age is unnecessary. On my knees I beg That you'll vouchsafe me raiment, bed, and food."
Regan	Good sir, no more. These are unsightly tricks. Return you to my sister.
Lear	(rising) Never, Regan. She hath abated me of half my train, Looked black upon me, struck me with her tongue Most serpent-like upon the very heart. All the stored vengeances of heaven fall On her ingrateful top! Strike her young bones, You taking airs, with lameness!
Cornwall	Fie, sir, fie.
Lear	You nimble lightnings, dart your blinding flames Into her scornful eyes. Infect her beauty, You fen-sucked fogs drawn by the pow'rful sun To fall and blister.
Regan	O, the blest gods! So will you wish on me when the rash mood is on.
Lear	No, Regan. Thou shalt never have my curse. Thy tender-hafted nature shall not give Thee o'er to harshness. Her eyes are fierce,

دل کو چین اور راحت پہونچتی ہے۔ تجھ میں یہ نہیں ہے کہ میری خوشی سے تو جلے۔ تجھ میں یہ نہیں ہے کہ میرے جلوس کے سواروں کو تو کم کردے یا جو منہ میں آیا مجھ پر بک اٹھے اور جو کچھ طے پایا تھا اس میں کمی کرے۔ اور جب میں آنا چاہوں تو گھر کے دروازے بند کرلے۔ انسان کی طبعیت و فطرت کا تجھے بہتر علم ہے۔ تو اولاد اور والدین کی تعلقات اور ان کے باہمی مہر و محبت کو بہتر سمجھتی ہے۔ اور جو تیرے ساتھ احسان کرے اس کی منت گزار رہنا چاہتی ہے۔ میں نے جو آدھی سلطنت تجھے دی تو میرے اس احسان کو تو بھول نہیں۔

ریگن:۔ جناب والا مطلب کی بات فرمائیں۔

لی ار:۔ یہ بتا کہ میرے آدمی کو کس نے کاٹھ میں ٹھونکا تھا۔(نقارے کی آواز آتی ہے۔)

کورنوال:۔ یہ نقارے کی آواز کیسی ہے؟

ریگن:۔ مجھے معلوم ہے' بہن گونرل کے نقارے کی آواز ہے۔ انھوں نے اپنے خط میں بھی لکھا تھا کہ وہ جلد آنیوالی ہیں۔

(اوسوالد آتا ہے)

لی ار:۔ یہی وہ پاجی غلام ہے جو اپنی آقا گونرل کی مہربانیوں سے بات بات پر مغرور اور شریر بنتا ہے۔ دور ہو پاجی شیطان بدمعاش میری نظر سے ہٹ جا۔ دفع ہو۔

کورنوال:۔ اس سے حضور کا کیا مطلب ہوا؟

لی ار:۔ میرے نوکر کو کاٹھ میں کس نے ٹھونکا۔ ریگن مجھے امید ہے کہ تجھے اس حرکت کی خبر نہیں ہوئی ہوگی کہ میرے ملازم کی اس درجہ توہین و تذلیل کی گئی ہے۔ یہ کون چلا آتا ہے؟

(گونرل آتی ہے)

اے فلک پیر اگر بڈھوں کی کچھ بھی عزت تیرے دل میں ہے۔ اگر تیرے دور عاطفت میں اولاد کی اطاعت کچھ بھی ضروری ہے۔ تو خود پرانا ہے' اگر پرانوں کی وقعت

but thine
Do comfort and not burn. 'Tis not in thee
To grudge my pleasures, to cut off my train,
To bandy hasty words, to scant my sizes,
And, in conclusion, to oppose the bolt
Against my coming in. Thou better know'st
The offices of nature, bond of childhood,
Effects of courtesy, dues of gratitude.
Thy half o' th' kingdom hast thou not forgot,
Wherein I thee endowed.

Regan — Good sir, to th' purpose.

Lear — Who put my man i' th' stocks?
(Tucket within)

Cornwall — What trumpet's that?
(Enter Oswald the steward)

Regan — I know 't, my sister's. This approves her letter
That she would soon be here.
(To Oswald) Is your lady come?

Lear — This is a slave whose easy-borrowed pride
Dwells in the sickly grace of her a follows.
(To Oswald) Out, varlet, from my sight!

Cornwall — What means your grace?

Lear — Who stocked my servant? Regan, I have good
hope
Thou didst not know on 't. Who comes here?
O heavens, (Enter Goneril)
If you do love old men, if your sweet sway
Allow obedience, if you yourselves are old,

تو رکھتا ہے تو میرے معاملے کو اپنا معاملہ سمجھ۔ اوپر سے کسی کو بھیج کہ وہ میری حمایت کرے۔ (گونرل سے) مردار تجھے اس سفید ڈاڑھی کو دیکھکر شرم نہیں آتی۔ (ریگن سے) اور تو اس کے ہاتھ میں ہاتھ دیئے آتی ہے!

ریگن:۔ کیوں ہاتھ میں ہاتھ دیئے آنے میں کونسا گناہ ہوگیا۔ بڑھاپے کی بدحواسی اور بیوقوفی میں اگر کوئی بات پسند نہ آئے تو وہ گناہ نہیں ہوا کرتی۔

لی ار:۔ ارے جسم تو اتنا سخت کیوں ہے' پھٹ کیوں نہیں جاتا۔ بتا کہ میرے آدمی کو کاٹھ میں کس نے ٹھونکا تھا؟

گونرل:۔ ہم نے ایسا کیا اور یہ اسی کی نالائق حرکتوں کی وجہ سے ہوا۔ بلکہ جو سزا ہم نے دی ہے وہ اس کے قصور کے مقابلہ میں کم تھی۔

لی ار:۔ تم نے ایسا کیا تم نے؟

ریگن:۔ بابا جان۔ آپ بڈھے اور کمزور ہیں۔ اس کے سوا اپنے کو کچھ نہ سمجھئے۔ آپ واپس جائیں اور اس مہینے کے اخیر تک آپ بہن گونرل کے پاس رہیں اور جب آپ اپنے آدھے سوار برطرف کر دیں تو پھر میرے پاس آکر رہیں۔ اس وقت تو میں اپنے گھر میں ہوں بھی نہیں' آپ کی ضروری آسائش و آرام کا کچھ بندوبست نہیں کر سکتی۔

لی ار:۔ اس مردار کے گھر جاکر اس شرط سے رہوں کہ اپنے سواروں میں سے پچاس سوار کم کردوں؟ نہیں ہرگز نہیں۔ میں کسی چھت یا سایہ کے نیچے رہنے کا محتاج نہیں۔ باہر کی تیز و سرد ہواؤں کو جھیلوں گا۔ جنگل کے بھیڑیئے اور ویرانوں کے الو اب میرے رفیق ہونگے۔ بھوک اور پیاس کے نشتر ہونگے اور میں ہوں گا۔ اس شرط کے ساتھ میں اس کے گھر واپس جاؤں؟ اس سے تو بہتر یہ ہوگا کہ اس گرم خون اور آتش مزاج بادشاہ فرانس کے دربار میں حاضر ہوں جو میری سب سے چھوٹی بیٹی کو بغیر جہیز کے بیاہ کر لے گیا ہے۔ اسکے تخت کو بوسہ دوں اور ایک معمولی سائل کی طرح اس سے اپنے لئے وظیفہ مانگوں۔ تاکہ اس کمینی جان کو برقرار رکھوں۔ اس کے

Make it your cause! Send down and take my part.
(To Goneril) Art not ashamed to look upon this beard?
O Regan, will you take her by the hand?

Goneril — Why not by th' hand, sir? How have I offended?
All's not offence that indiscretion finds
And dotage terms so.

Lear — O sides, you are too tough!
Will you yet hold?—How came my man i' th' stocks?

Cornwall — I set him there, sir; but his own disorders
Deserved much less advancement.

Lear — You? Did you?

Regan — I pray you, father, being weak, seem so.
If till the expiration of your month
You will return and sojourn with my sister,
Dismissing half your train, come then to me.
I am now from home, and out of that provision
Which shall be needful for your entertainment.

Lear — Return to her, and fifty men dismissed?
No, rather I abjure all roofs, and choose
To be a comrade with the wolf and owl,
To wage against the enmity o' th' air
Necessity's sharp pinch. Return with her?
Why, the hot-blooded France, that dowerless took Our youngest born—I could as well be brought
To knee his throne and, squire-like, pension beg
To keep base life afoot. Return with her?
Persuade me rather to be slave and sumpter

ساتھ اس کے گھر واپس جاؤں؟ بہتر تو یہ ہو (اوسوالد کی طرف اشارہ کرکے) اس ملعون نمک حرام کا غلام اور چاکر بنوں۔

گونرل:۔ پھر جیسی آپ کی مرضی ہو وہ کیجئے۔

لی ار:۔ بیٹی ہاتھ جوڑ کر کہتا ہوں کہ تو مجھے پاگل نہ بنا۔ میری بچی اب میں تجھے تکلیف نہ دوں گا۔ اچھا رخصت' اب نہ میں تیری صورت دیکھوں گا نہ تو میری صورت دیکھے گی۔ مگر پھر بھی تو میرا گوشت پوست ہے۔ میرا خون ہے میری بیٹی ہے۔ بیٹی کیا بلکہ ایک مرض ہے جو اس جسم کو لاحق ہوا۔ مجھے یہ کہنا چاہئے کہ تو ایک پھوڑا ہے' طاعون کا زخم ہے۔ میرے فاسد خون کا ایک سرطان ہے۔ میں تجھے گھڑکتا جھڑکتا نہیں۔ غریب حیا اور شرم کو جب کبھی تمھارے پاس آنا ہو آئیں۔ میں انھیں بلاتا نہیں۔ میں آسمان کے برق اندازوں کو پکارتا نہیں کہ وہ تم پر بجلیاں گرائیں۔ اور نہ عدل و انصاف والے خدا سے تمھارا ماجرا کہتا ہوں۔ جب کبھی اپنی صلاح کرسکو کرو۔ مہلت ملے تو اب سے بہتر اپنے تیئں کرلو میں صبر کرونگا میں اور میرے سو سوار ریگن کے پاس رہنا قبول کریں گے۔

ریگن:۔ اتنے سواروں سمیت تو میں آپ کو اپنے پاس نہیں رکھ سکتی۔ مجھے اس وقت آپ کے آنیکا گمان تک نہ تھا۔ اور نہ آپ کی خاطر تواضع کا کوئی سامان میرے پاس ہے۔ پھر بھی کہتی ہوں کہ آپ سنیں سمجھیں اور میری بہن کے پاس چلے جائیں۔ اور اپنا غصہ ٹھنڈا کرکے عقل سے کام لیں۔ آپ اپنے کو بڈھا اور کمزور سمجھیں۔ رہیں یہ میری بہن تو جو کچھ کرتی ہیں سمجھ کر کرتی ہیں۔

لی ار:۔ ریگن کیا تو یہ باتیں اپنے دل سے کہہ رہی ہے؟

ریگن:۔ جی ہاں یقین مانیئے کہ جو کچھ کہتی ہوں سچے دل سے کہتی ہوں۔ کیا آپ کیلئے پچاس سوار کافی نہ ہونگے؟ اس سے زیادہ کی ضرورت آپ کو کیا ہو سکتی ہے۔ یہ پچاس بھی بہت ہیں۔ صرف بیجا خطرے کے اعتبار سے بھی اتنے آدمیوں کا پاس رہنا مناسب نہیں۔ ایک ہی مکان میں اتنے آدمی اور وہ بھی دو دو آقاؤں کی ماتحتی

To this detested groom.

Goneril — At your choice, sir.

Lear — I prithee, daughter, do not make me mad.
I will not trouble thee, my child. Farewell.
We'll no more meet, no more see one another.
But yet thou art my flesh, my blood, my daughter—
Or rather a disease that's in my flesh,
Which I must needs call mine. Thou art a boil,
A plague-sore or embossèd carbuncle
In my corrupted blood. But I'll not chide thee.
Let shame come when it will, I do not call it.
I do not bid the thunder-bearer shoot,
Nor tell tales of thee to high-judging Jove.
Mend when thou canst; be better at thy leisure.
I can be patient, I can stay with Regan,
I and my hundred knights.

Regan — Not altogether so.
I looked not for you yet, nor am provided
For your fit welcome. Give ear, sir, to my sister;
For those that mingle reason with your passion
Must be content to think you old, and so—
But she knows what she does.

Lear — Is this well spoken?

Regan — I dare avouch it, sir. What, fifty followers?
Is it not well? What should you need of more,
Yea, or so many, sith that both charge and danger
Speak 'gainst so great a number? How in one house
Should many people under two commands

میں کس طرح سلوک اور سلامتی سے رہ سکتے ہیں؟ یہ مشکل ہی نہیں بلکہ واقعی ناممکن ہے۔

گونرل:۔ یہ کیوں نہ ہو کہ آپ کی خدمت کیلئے وہی لوگ ہوں جو بہن ریگن یا میرے نوکر ہیں۔

ریگن:۔ ہاں ہاں بہت درست ہے۔ پھر اگر کسی نے آپ کے کام میں غفلت کی تو ہم اس سے باز پرس کریں گے۔ اگر آپ میرے ہاں رہنے کو آئے تو میں اس خطرے سے آگاہ ہو گئی ہوں۔ پس میری درخواست ہے کہ جب آپ میرے ہاں آئیں تو صرف پچیس آدمی آپ کے ہمراہ ہوں۔ اس سے زیادہ کی میرے گھر میں گنجائش نہ ہوگی۔ اور نہ ان کے رہنے کا کوئی بندوبست ہو سکے گا۔

لی ار:۔ میں نے تو اپنا سب کچھ تمھیں دیدیا۔

ریگن:۔ اور اچھے وقت میں دیا۔

لی ار:۔ میں تمھیں اپنا محافظ بنا کر جو کچھ مال و متاع رکھتا تھا کل تمھارے سپرد کر دیا۔ اپنے لئے صرف اتنے آدمی رکھنے کی شرط تھی۔ اچھا تو میں تیرے پاس صرف پچیس ملازم لیکر آؤں۔ تو یہی کہتی ہے نا؟

ریگن:۔ جی ہاں جو کچھ کہہ رہی ہوں اسے پھر دوہراتی ہوں کہ جب آپ میرے پاس آئیں تو اس سے زیادہ آدمی آپ کے ہمراہ نہ ہوں۔

لی ار:۔ خباثت اور کمینہ پن میں ایک دوسرے سے کم نہیں مگر صورتیں دیکھو تو کیسی بھولی بھالی ہیں۔ کم شریر کا بڑا وصف یہی ہے کہ وہ بڑا شریر نہیں۔ یہ ریگن تو خباثت میں گونرل سے بھی بڑھ کر نکلی۔ (گونرل سے کہتا ہے) اچھا اب میں تمھارے ساتھ جاؤں گا۔ بہرکیف تمھارے پچاس پچاس سے دگنے ہوتے ہیں۔ اس لئے سمجھتا ہوں کہ تیری محبت اس ریگن کی محبت سے دوچند ہے۔

گونرل:۔ جناب والا سن لیں کہ آپ کو فی الواقع پچیس سواروں کے رکھنے کی بھی ضرورت نہیں۔ بیس بلکہ اس سے بھی کم پانچ ایسے گھر میں آپ کیلئے کافی ہوں

Hold amity? 'Tis hard, almost impossible.

Goneril Why might not you, my lord, receive attendance
From those that she calls servants, or from mine?

Regan Why not, my lord? If then they chanced to slack ye,
We could control them. If you will come to me—
For now I spy a danger—I entreat you
To bring but five-and-twenty; to no more
Will I give place or notice.

Lear I gave you all.

Regan And in good time you gave it.

Lear Made you my guardians, my depositaries,
But kept a reservation to be followed
With such a number. What, must I come to you
With five-and-twenty? Regan, said you so?

Regan And speak 't again, my lord. No more with me.

Lear Those wicked creatures yet do look well favoured
When others are more wicked. Not being the worst
Stands in some rank of praise.
(To Goneril) I'll go with thee.
Thy fifty yet doth double five-and-twenty,
And thou art twice her love.

Goneril Hear me, my lord.
What need you five-and-twenty, ten, or five,

گے جہاں ان سے دو چند نوکر ہر وقت آپکی خدمت کے لئے حاضر رہیں گے۔

ریگن:۔ سچ پوچھو تو ایک کی بھی ضرورت نہیں۔

لی ار:۔ ضرورت پر اس بات کا فیصلہ کرنا درست نہیں۔ بھوکے سے بھوکا فقیر اپنے تن بدن پر ایسی چیزیں رکھتا ہے جو بے ضرورت ہوتی ہیں۔ ان چیزوں کا شمار نہ کرو جو فطرتاً انسان کیلئے ضروری ہوتی ہیں۔ انسان کی ضرورتیں بہت سادی ہوتی ہیں۔ ایک حیوان مطلق کی ضروریات سے وہ زیادہ نہیں ہوتیں۔ تم تو بیگم ہو' شہزادی ہو' اس بات کو خوب جانتی ہو کہ اگر جسم کو گرم رکھنا ہی کافی ہوتا تو پھر تمہارے لئے یہ مقتضائے فطرت نہ تھا کہ تم ایسے پر تکلف بڑی بڑی قیمتوں کے لباس پہنتیں جو جسم کو پوری گرمی بھی نہیں پہونچا سکتے۔ رہی واقعی ضرورت۔ اے آسمان تم مجھے وہ صبر دو جس کی مجھے واقعی ضرورت ہے۔ خداؤ' تم مجھے دیکھتے ہو کہ میں ایک مفلس اور بڈھا آدمی۔ جتنی میری عمر زیادہ ہے اتنے ہی میرے رنج اور صدمے زیادہ ہیں۔ بڑھاپے اور رنج دونوں نے مصیبت زدہ کر رکھا ہے۔ اگر ان بیٹیوں کو باپ کا دشمن بنانے میں تمہیں کچھ دخل ہے تو مجھے اتنا بیوقوف نہ بناؤ کہ میں صبر و قناعت سے ان کی حرکتوں کو برداشت کرلوں۔ اگر ان بیٹیوں کو باپ کا دشمن بنانا تمہاری مرضی نہیں ہے تو پھر مجھ میں شریفانہ غصہ اور قہر بھر دو۔ ایک عورت کے ہتیاروں یعنی آنسوؤں کے قطروں سے میرے رخساروں کو تر نہ ہونے دو...... اری خلاف عادت و مذہب ڈائنوں میں تم دونوں سے وہ وہ انتقام لوں گا اور ایسے ایسے کام کروں گا کہ تمام دنیا حیرت کرے گی۔ وہ کیا کام ہونگے مجھے ابھی تک خبر نہیں۔ لیکن وہ ایسے ہوں گے کہ دنیا دیکھکر تھرا اٹھے گی۔ یہ نہ سمجھنا کہ میں رونے لگوں گا۔ نہیں میں روؤں گا نہیں۔ گو رونے کیلئے میرے پاس وجہ کافی ہے۔ لیکن رونے سے پہلے یہ دل ٹوٹ کر اپنے ہزاروں ٹکڑے کر دے گا۔ ارے بیوقوف میں تو دیوانہ ہو جاتا ہوں۔

(لی ار' گلوسٹر اور مسخرا آتا ہے)

گو نرل:۔ طوفان آتا معلوم ہوتا ہے ہمیں اب یہاں سے اٹھنا چاہئے۔ طوفان

To follow in a house where twice so many
Have a command to tend you?

Regan What need one?

Lear O, reason not the need! Our basest beggars
Are in the poorest thing superfluous.
Allow not nature more than nature needs,
Man's life is cheap as beast's. Thou art a lady.
If only to go warm were gorgeous,
Why, nature needs not what thou, gorgeous, wear'st,
Which scarcely keeps thee warm. But for true need—
You heavens, give me that patience, patience I need.
You see me here, you gods, a poor old man,
As full of grief as age, wretchèd in both.
If it be you that stirs these daughters' hearts
Against their father, fool me not so much
To bear it tamely. Touch me with noble anger,
And let not women's weapons, water-drops,
Stain my man's cheeks. No, you unnatural hags,
I will have such revenges on you both
That all the world shall—I will do such things—
What they are, yet I know not; but they shall be
The terrors of the earth. You think I'll weep.
No, I'll not weep. I have full cause of weeping,
(Storm and tempest)
But this heart shall break into a hundred thousand flaws
Or ere I'll weep.—O Fool, I shall go mad!
(Exeunt Lear, Fool, Gentleman, and Gloucester)

Cornwall Let us withdraw. 'Twill be a storm.

بڑھتا معلوم ہوتا ہے۔

ریگن:۔ یہ مکان بہت تنگ ہے۔ یہ بڈھا اور اس کے سب آدمی یہاں آرام سے نہیں ٹھرائے جاسکتے ہیں۔

گونرل:۔ یہ اسی کا قصور ہے کہ آرام کی جگہ چھوڑ کر یہاں چلا آیا۔ اب اپنے ہی کئے کو بھگتے۔

ریگن:۔ اس شرط سے کہ اس کے ساتھ کوئی نہ ہو میں اسے اپنے پاس خوشی سے رہ لوں گی۔

گونرل:۔ میرا ارادہ بھی یہی ہے۔ رئیس گلوسٹر کہاں ہیں؟

کورنوال:۔ اس بڈھے کے پیچھے پیچھے گئے ہیں۔ لو وہ واپس آگئے۔

گلوسٹر بادشاہ کی حالت بہت قہرو غضب کی ہو رہی ہے

کورنوال:۔ کچھ معلوم ہے کہ اس کا ارادہ کدھر جانیکا ہے؟

گلوسٹر:۔ گھوڑے منگوائے ہیں یہ خبر نہیں کہاں جانیکا قصد ہے۔

کورنوال:۔ اچھا ہے، جانے دو۔ وہ خود ہی اپنا رہبر اور رہنما بنتا ہے ہمیں کیا۔

گونرال:۔ مہربانی کر کے آپ اسے یہی سمجھائیں کہ وہ یہاں نہ ٹھیریں۔

گلوسٹر:۔ رات آتی ہے جاتی ہے اور سرد ہوائیں میلوں تک چل رہی ہیں راستہ میں پناہ کیلئے کہیں جھاڑی تک نہیں ہے۔

ریگن:۔ ضدی آدمیوں سے جو نقصان وہ خود اپنے لئے پیدا کرتے ہیں سبق لینا چاہئے۔ گلوسٹر آپ اپنے محل کے دروازے بند کروا دیں۔ اس کے ساتھ جتنے آدمی ہیں وہ سب دنگئے اور فساد کے لوگ ہیں اس حالت میں خدا جانے اسے کس بات پر اکسا دیں۔ کیونکہ اس کا حال تو یہ ہے کہ جو بات اس کے کان میں ڈالی جائے وہی کرنے لگے گا۔ پس ڈرنا چاہئے۔

کورنوال:۔ جناب والا گلوسٹر آپ اپنے قصر کے کل دروازے بند کروا دیں۔

Regan	This house is little. The old man and 's people Cannot be well bestowed.
Goneril	'Tis his own blame; Hath put himself from rest, and must needs taste his folly.
Regan	For his particular I'll receive him gladly, But not one follower.
Goneril	So am I purposed. Where is my lord of Gloucester?
Cornwall	Followed the old man forth. (Enter the Duke of Gloucester) He is returned.
Gloucester	The King is in high rage.
Cornwall	Whither is he going?
Gloucester	He calls to horse, but will I know not whither.
Cornwall	'Tis best to give him way. He leads himself.
Goneril	(to Gloucester) My lord, entreat him by no means to stay.
Gloucester	Alack, the night comes on, and the high winds Do sorely ruffle. For many miles about There's scarce a bush.
Regan	O sir, to wilful men The injuries that they themselves procure Must be their schoolmasters. Shut up your doors. He is attended with a desperate train, And what they may incense him to, being apt To have his ear abused, wisdom bids fear.
Cornwall	Shut up your doors, my lord.

رات بڑی اندھیری اور ڈراونی ہے۔ میری ریگن کی رائے درست ہے کہ اس طوفان سے ہٹ کر کہیں آرام کی جگہ بیٹھنا چاہئے۔

(سب چلے جاتے ہیں)

'Tis a wild night.
My Regan counsels well. Come out o' th' storm.
(Exeunt)

جزو ثالث

پہلا منظر

(جھاڑیوں والی بنجر زمین۔ سخت طوفان ہے۔ بادل گرج رہا ہے۔ آسمان پر بجلیاں چمک رہی ہیں۔ کنٹ آتا ہے اور ایک شریف سے ملاقات ہوتی ہے)

کنٹ:۔ موسم کی خرابی کے سوا یہاں اور کچھ بھی ہے؟

شریف:۔ ایک دل ہے جو موسم کی خرابی و پریشانی کا نمونہ ہے۔

کنٹ:۔ میں پہلے کبھی آپ سے ملا ہوں۔ آپ کو کچھ معلوم ہے کہ بادشاہ سلامت کہاں ہیں؟

شریف:۔ عناصر مضطرو پریشان سے دست وگریباں ہیں۔ کبھی ہواؤں کو حکم ہوتا ہے کہ زمین کو اکھیڑ کر سمندر میں ڈبو دو۔ کبھی سمندر سے کہتے ہیں کہ اپنی ژولیدہ موجوں کو اتنا اٹھاؤ کہ کل زمین پر پانی پھر جائے تاکہ یا تو قسمت کی یہ گردش بند ہو ورنہ اشیائے عالم کا یہ کل انتظام درہم برہم ہو جائے۔ کبھی اپنے سر کے سفید بالوں کو مٹھیاں بھر بھر کر نوچتے ہیں۔ اور باد تند کی جھونکے اندھے طیش میں آ آکر مٹھیوں سے بالوں کو ایسا اڑاتے ہیں کہ ایک بھی باقی نہیں رہتا۔............ دل کے ویرانے میں بیٹھے بادو باراں کی کش مکش کو کچھ نہیں گنتے۔ رات بھی کس بلا کی ہے۔ جنگل میں جانوروں کا یہ حال ہے کہ ریچھ کی مادہ بھی جس کی طاقت اس کے بچوں نے دودھ پی پی کر نچوڑ لی ہے۔ اتنی ہمت نہیں رکھتی کہ کچھ کھانے پینے کو بھٹ سے باہر نکلے اور یہی شیر اور بھوکے بھیڑ کا حال ہے کہ اپنے اپنے پوستین کو خشک رکھنے کیلئے غار سے باہر قدم نہیں رکھتے۔ مگر بادشاہ سلامت ہیں کہ برہنہ سر ہر ایسی طاقت سے مقابلہ کرنے کو تیار ہیں جو ان کے پاس کچھ نہ چھوڑے' اور للکار للکار کر کہتے ہیں کہ کسی میں دم ہو تو

Act 3 Scene 1

(Storm still. Enter the Duke of Kent disguised and the First Gentleman, severally)

Kent — Who's there, besides foul weather?

[First] Gentleman — One minded like the weather,
Most unquietly.

Kent — I know you. Where's the King?

[First] Gentleman — Contending with the fretful elements;
Bids the wind blow the earth into the sea
Or swell the curlèd waters 'bove the main,
That things might change or cease.
[tears his white hair,
Which the impetuous blasts with eyeless rage
Catch in their fury, and make nothing of;
Strives in his little world of man to out-scorn
The to-and-fro-conflicting wind and rain;
This night wherein the cub-drawn bear would couch,
The lion, and the belly-pinched wolf
Keep their fur dry, unbonneted he runs,
And bids what will take all.]

آجائے۔

کننٹ۔ کوئی اور بھی ان کے ساتھ ہے؟

شریف:۔ کوئی نہیں بجز اس غریب مسخرے کے جو اپنے تمسخرا اور ظرافت سے ان غموں اور صدموں کو کم کرنیکی کوشش میں رہتا ہے۔

کننٹ۔ جناب من۔ میں آپ سے بخوبی واقف ہوں اور جو کچھ دیکھ چکا ہو اس سے جسارت ہوتی ہے کہ ایک معاملہ خاص میں جو آپ کے اور بادشاہ دونوں کے حق میں مفید ہے گفتگو کروں۔ سنیے۔ خبر مشہور ہوئی ہے "گو مزید چالوں اور ترکیبوں کیلئے اسے ابھی مخفی رکھا گیا ہے' کہ نواب البانی اور نواب کورنوال میں چشمک ہو گئی ہے۔ دونوں اس کوشش میں ہیں اور ظاہر ہے کہ ایسے معاملہ میں کون کوشش نہیں کرتا کہ تخت گاہ شاہی پر انکا کوکب اقبال بلند ہو کر روشن ہو۔ ملازمین جو ملک کے خادم معلوم ہوتے ہیں درحقیقت فرانس کے جاسوس اور مخبر ہیں۔ سارے ملک میں چھوٹے ہوئے ہیں۔ ان جاسوسوں نے جو کچھ تحقیق کیا ہے اس میں خواہ ان دونوں نوابوں کے آپس کے جھگڑے اور سازشیں ہوں خواہ وہ سختیں اور اذیتیں ہوں جو اس نیک و مہربان سن رسیدہ بادشاہ کو وہ پہونچاتے ہیں یا کوئی اور گہری بات ہو جس کی یہ کل ظاہری علامتیں ہیں۔ مجھے نہیں معلوم لیکن یہ امر یقینی ہے کہ فرانس سے اب ایک لشکر ہمارے اس نفاق زدہ ملک میں آچکا ہے جو ہمارے حالات سے واقف ہے کہ ہم پر کیسا خواب غفلت طاری ہے۔ غرض اس لشکر نے اپنے قدم ہمارے ساحلی شہروں میں خوب جما لئے ہیں۔ اور وہ زمانہ قریب آرہا ہے کہ وہ اعلان جنگ کردیں۔ یہاں جو کچھ میں نے عرض کیا اگر اس کا آپ کو یقین ہے تو آپ ڈوور جائیں اور ضرور جائیں۔ وہاں آپ کو کوئی نہ کوئی شخص ایسا ملے گا جو یہاں کی صحیح خبریں سنکر اور اور یہ معلوم کرکے کہ بڈھے بادشاہ لی ار کو کیسے کیسے رنج اور صدمے پہونچنے کی شکایت پیدا ہوئی ہے آپ کا شکر گذار ہو گا۔ میں خود قوم اور خاندان کا شریف ہوں اور اپنے علم و یقین سے کہ یہ خدمت آپ بجالائینگے یہ کام آپ کو سپرد کرتا ہوں۔

Kent But who is with him?

[First] Gentleman None but the Fool, who labours to outjest
His heart-struck injuries.

Kent Sir, I do know you,
And dare upon the warrant of my note
Commend a dear thing to you. There is division,
Although as yet the face of it is covered
With mutual cunning, 'twixt Albany and Cornwall,
Who have—as who have not that their great stars
Throned and set high—servants, who seem no less,
Which are to France the spies and speculations
Intelligent of our state. What hath been seen,
Either in snuffs and packings of the Dukes,
Or the hard rein which both of them hath borne
Against the old kind King; or something deeper,
Whereof perchance these are but furnishings—
[But true it is, from France there comes a power
Into this scatter'd Kingdom, who already
Wise in our negligence have secret feet
In some of our best ports, and are at point
To show their open banner. Now to you,
If on my credit you dare build so far,
To make your speed to Dover, you shall find
Some that will thank you, making just report
Of how unnatural and bemadding sorrow
The King hath cause to plain.
I am a gentleman of blood and breeding,
And from some knowledge and assurance, offer
This office to you.]

شریف:۔ میں اس معاملہ خاص میں آپ سے مفصل بات چیت کرنی چاہتا ہوں۔

کنٹ:۔ نہیں، اس کی مطلق ضرورت نہیں۔ جو کچھ اس وقت میں نذر کر رہا ہوں اس سے کہیں زیادہ آپ کی یہ خدمت قیمت رکھتی ہے۔ لیجئیے یہ تھیلی حاضر۔ اس میں جو کچھ ہے اسے آپ اپنے پاس رکھیں۔ اگر آپکی ملاقات کورڈیلیا سے ہو اور اس میں ڈرنے کی کوئی بات نہ ہوگی تو یہ انگوٹھی آپ انھیں دے دیں۔ وہ فوراً سمجھ جائیں گی کہ آپ کس کے بھیجے ہوئے ہیں۔ مجھ سے آپ ابھی تک پورے واقف نہیں ہیں۔ ارے بدبخت طوفان ذرا تو دم لینے دے۔ میں اب بادشاہ کو ڈھونڈھنے جاتا ہوں۔

شریف:۔ ہاتھ لائیے تاکہ وعدہ پختہ ہو۔ کچھ اور تو آپ کو کہنا نہیں ہے؟

کنٹ:۔ جی کچھ اور کہنا نہیں ہے۔ اور اگر ہے بھی تو وہ بہت کم ہے اور اب تک جتنی باتیں ہیں ان میں جو سب سے بڑھکر ہے وہ یہ ہے اگر ہم دونوں میں سے کسی کو بادشاہ ملیں تو جسے پہلے ملیں وہ دوسرے کو آواز دے۔

دوسرا منظر

جھاڑیوں والی بنجر زمین کا ایک دوسرا حصہ۔

طوفان برابر جاری ہے بادشاہ لی ار اور مسخرا آتا ہے

لی ار:۔ ہواؤ اور بھی شدت سے تیز و تند چلو۔ اپنے کلے پھلا پھلا کر اس زور سے پھونکیں مارو کہ تمھارے کلے پھٹ جائیں۔ مینہ تو بھی برسے جا۔ برس اور موسلا دھار برس۔ اور اے ابر غلیظ تو بھی بارش کا طوفان اٹھا کر پانی کی چادر اس طرح زمین پر گرا کہ گرجاؤں کے بلند سے بلند گنبد اور ان کے مرغ بادنما جو چوٹیوں پر نصب ہیں سب غرق ہو جائیں۔ اور اے سپہر بریں کے شعلوں جن کی چمک کے بعد گندھک کی بو پھیلتی ہے اور جو انسان پر تباہی لانے میں سرعت خیال سے بھی زیادہ تیز ہیں اور جو

[First] Gentleman I will talk further with you.

Kent No, do not.
For confirmation that I am much more
Than my out-wall, open this purse, and take
What it contains. If you shall see Cordelia—
As fear not but you shall—show her this ring
And she will tell you who that fellow is
That yet you do not know. Fie on this storm!
I will go seek the King.

[First] Gentleman Give me your hand. Have you no more to say?

Kent Few words, but to effect more than all yet:
That when we have found the King—in which your pain
That way, I'll this—he that first lights on him
Holla the other.
(Exeunt severally)

Scene 2

(Storm still. Enter King Lear and his Fool)

Lear Blow, winds, and crack your cheeks! Rage, blow,
You cataracts and hurricanoes, spout
Till you have drenched our steeples, drowned the cocks!
You sulph'rous and thought-executing fires,
Vaunt-couriers of oak-cleaving thunderbolts,

چمکنے سے شاہ بلوط کے بڑے بڑے زبردست درختوں کو اپنی ضرب مہلک سے بیچ میں سے چیر ڈالتے ہیں' تم میرے اس سپید سر کے بالوں کو جھلس دو۔ اور اے بادل کی گرج جو زمین آسمان میں لرزہ ڈالتی ہے یکلخت ایسی گرج کہ یہ گول زمین چپٹی ہو جائے۔ مناظر دنیا کی وضع قطع' صورت شکل بدل دے۔ اور تمام جراثیم کو غارت کردے جن کی نشوونما سے یہ ناشکر گزار انسان بنتا ہے۔

مسخرا:۔ چچاجان۔ کسی خشک گھر میں چلئے۔ وہاں خوشامد کے چھینٹے اس مینہ کے پانی سے بہتر ہوں گے۔ جو گھر سے باہر ہمیں بھگور رہا ہے۔ اچھے چچاجان محل میں چلے چلئے اور اپنی بیٹی کی زبان سے دعائے خیر سیئے۔ یہ رات تو ایسی ہے جو عقل مند اور بیوقوف دونوں کو برابر سمجھتی ہے۔

لی ار:۔ بادل تجھے بھی جتنا گرجنا ہو گرجے جا۔ بجلیاں گرا۔ **مینہ** کے تریڑے ہوں۔ کیونکہ یہ موسلادھار بارش' یہ بادتند' یہ گرج' یہ بجلیوں کے شعلے میری بیٹیاں نہیں ہیں۔ اے عناصر قہرناک مجھے تم سے کچھ شکایت نہیں ہے۔ اپنی سلطنت میں نے تمہیں بخشی تھی۔ اور نہ میں نے تمھیں اپنی اولاد کہا تھا۔ تم پر میرا کچھ احسان نہیں ہے اور نہ میں تم سے کسی خدمت کا متوقع تھا۔ تو پھر تم جس اذیت و عذاب کو پسند کرو میرے سر پر نازل کرو۔ میں تمھارا غلام حاضر ہوں۔ مفلس' محتاج' نحیف وکمزور اور بڈھا آدمی ہوں جو سب کو دو بھر ہے۔ مگر پھر بھی اتنا ضرور کہوں گا کہ تم میری بیٹیوں کے ذلیل معاون مددگار بن کر ان کا ساتھ دے رہے ہو۔ ہائے ہائے مصیبت ہے' قہر ہے۔

مسخرا:۔ اس سے تو وہی اچھا جس کے پاس سر کو پناہ دینے کے لئے ایک گھر ہو۔ جو شخص اپنے دل ودماغ سے زیادہ انگشت پا کے ساتھ سلوک کرتا ہے اسے ایک نہ ایک دن آبلوں اور گوکھروؤں کی اذیت اٹھانی اور نیند کی جگہ جاگتے گذر کرنی پڑتی ہے۔ دنیا میں کوئی عورت ایسی نہیں جو آئینہ دیکھ کر اپنی صورت کی تعریف نہ کرتی ہو۔

لی ار:۔ صبرو تحمل کی مثال میں دنیا کو پیش کر رہا ہوں۔ بس اب کچھ نہ کہونگا۔

کنٹ آتا ہے)

Singe my white head; and thou all-shaking thunder,
Strike flat the thick rotundity o' th' world,
Crack nature's moulds, all germens spill at once
That makes ingrateful man.

Fool O nuncle, court holy water in a dry house is better than this rain-water out o' door. Good nuncle, in, ask thy daughters blessing. Here's a night pities neither wise men nor fools.

Lear Rumble thy bellyful; spit, fire; spout, rain.
Nor rain, wind, thunder, fire are my daughters.
I tax not you, you elements, with unkindness.
I never gave you kingdom, called you children.
You owe me no subscription. Then let fall
Your horrible pleasure. Here I stand your slave,
A poor, infirm, weak and despised old man,
But yet I call you servile ministers,
That will with two pernicious daughters join
Your high-engendered battles 'gainst a head
So old and white as this. O, ho, 'tis foul!

Fool He that has a house to put 's head in has a good head-piece.
(Sings) The codpiece that will house
Before the head has any,
The head and he shall louse,
So beggars marry many.
The man that makes his toe
What he his heart should make
Shall of a corn cry woe,
And turn his sleep to wake—
for there was never yet fair woman but she made mouths in a glass.
(Enter the Earl of Kent disguised)

Lear No, I will be the pattern of all patience.

کنٹ:۔ یہاں کون ہے؟
مسخرا:۔ ایک نہایت ہی دانش مند اور ایک نہایت ہی احمق یہاں موجود ہیں۔
کنٹ:۔ افسوس آقا۔ آپ یہاں ہیں! وہ وحشی بھی جو اندھیرا پسند کرتی ہیں۔ ایسی رات سے جیسی کہ یہ ہے گھبراتے ہیں۔ اس غلیظ و غضب بھرے آسمان نے تو ان درندوں کو بھی حواس باختہ کر رکھا ہے جو اندھیرے میں گشت لگایا کرتے ہیں۔ آج تو وہ بھی اپنے بھٹوں اور غاروں سے باہر نہیں نکلے۔ میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے بجلیوں کے اتنے بڑے بڑے شعلے نہیں دیکھے تھے۔ اور نہ ہواؤں اور بارش کے ایسے زار نالے سنے تھے۔ مجھے یاد نہیں کہ یہ کیفیت پہلے کبھی میری نظر سے گذری ہو۔ اس خوف و عذاب کا برداشت کرنا انسان کی طاقت سے باہر ہے۔
لی ار:۔ اے آسمان کے خداؤ جنھوں نے ہمارے سر پر یہ عذاب توڑا ہے۔ اب تم اپنے قہرو غضب کیلئے اپنے دشمنوں کو ڈھونڈو۔ وہ بدنصیب کہاں ہے جس نے خفیہ جرائم کئے ہیں۔ اور عدل و انصاف کے کوڑے ابھی تک نہیں کھائے ہیں۔ اب تو سر سے پاؤں تک لرز جا اور تو بھی اے خونی ہاتھ جو خون ناحق کا مرتکب ہوا ہے اور تو بھی جس نے جھوٹا حلف اٹھا بے گناہوں کی جان لینی چاہی۔ تم سب اتنا ڈرو اور کانپو کہ تمھارے جسم ریزہ ریزہ ہو جائیں۔ اور تو بھی جو نیک بنتا ہے مگر حقیقت میں بد ہے اور وہ بھی جس نے محرموں کے ساتھ حرامکاری کی ہے۔ پردوں میں گناہ کئے ہیں۔ آئیں اور اپنے گناہوں پر سے ایک ایک پردہ اٹھاتے جائیں اور ان سے خواستگار معافی ہوں جو تمہیں آسمانوں پر جواب کیلئے طلب کر رہے ہیں۔ میں تو ایسا شخص ہوں جس نے خود ایسا گناہ نہیں کیا جس قدر کہ دوسروں نے اس کے ساتھ گناہ کئے ہیں۔
کنٹ:۔ افسوس! اے میرے برہنہ آقا اور مالک! یہاں سے چند قدم پر ایک تنگ و تاریک جھونپڑی ہے۔ ممکن ہے کہ اس سخت طوفان اور ہوا سے وہاں کچھ دیر کو پناہ ملے۔ اب میں اس پاس کے مکان میں جاتا ہوں۔ مگر وہاں کے لوگ جن پتھروں سے یہ مکان بنا ہے ان سے بھی زیادہ سخت و سنگدل ہیں، میں ابھی آپکو ڈھونڈھتا ہوا وہاں گیا

I will say nothing.

Kent — Who's there?

Fool — Marry, here's grace and a codpiece—that's a wise man and a fool.

Kent — (to Lear) Alas, sir, are you here? Things that love night
Love not such nights as these. The wrathful skies
Gallow the very wanderers of the dark
And make them keep their caves. Since I was man Such sheets of fire, such bursts of horrid thunder,
Such groans of roaring wind and rain I never
Remember to have heard. Man's nature cannot carry Th' affliction nor the fear.

Lear — Let the great gods,
That keep this dreadful pother o'er our heads,
Find out their enemies now. Tremble, thou wretch
That hast within thee undivulgèd crimes
Unwhipped of justice; hide thee, thou bloody hand, Thou perjured and thou simular of virtue
That art incestuous; caitiff, to pieces shake,
That under covert and convenient seeming
Has practised on man's life; close pent-up guilts, Rive your concealing continents and cry
These dreadful summoners grace. I am a man
More sinned against than sinning.

Kent — Alack, bare-headed?
Gracious my lord, hard by here is a hovel.
Some friendship will it lend you 'gainst the tempest.
Repose you there while I to this hard house—
More harder than the stones whereof 'tis raised,
Which even but now, demanding after you,

تھا مگر کسی نے مجھے اندر جانے نہ دیا۔ اب پھر وہاں جاتا ہوں اور ممکن ہوا تو جبراً ان سے کچھ دیر کیلئے تواضع کا طلبگار ہوتا ہوں۔

لی ار:۔ کنٹ اب میرے ہوش و حواس مجھ سے رخصت ہو رہے ہیں۔ آ۔ بیٹا آ۔ لڑکے تو کیسا ہے؟ کیا سردی معلوم ہو رہی؟ میں بھی سردی کھا رہا ہوں۔ دوست' وہ جھونپڑی اور اس کا پھونس کہاں ہے؟ انسان کی ضرورتوں کا بھی کچھ عجب حال ہے۔ جب واقعی ہم ضرورت مند ہوتے ہیں تو ادنیٰ سے ادنیٰ چیز بھی بڑی قیمتی معلوم ہوتی ہے۔ آؤ چلو بتاؤ وہ جھونپڑی کہاں ہے؟ ارے غریب لڑکے میرے مسخرے' اس وقت تو تیرے خیال میں سوائے مجھ پر افسوس کرنے کے دوسرا خیال نہ ہوگا۔

مسخرا:۔ (گاتا ہے) وہ جس کے پاس مال کے سوا تھوڑی سی عقل بھی ہے اسے بادوباراں کا کیا غم۔

تقدیر کے لکھے کو برداشت کرو۔ رہا مینہ۔ تو مینہ تو روز برسا ہی کرتا ہے۔

لی ار:۔ ہاں لڑکے تو سچ کہتا ہے۔ آؤ ذرا اس جھونپڑی کا رستہ بتاؤ (لی ار اور سب چلے جاتے ہیں۔)

مسخرا:۔ بچا جان۔ یہ تو غضب کی رات ہے۔ اچھا چلنے سے پہلے میں ایک پیشن گوئی کرتا ہوں۔ سنیئے

جب تک پادری لوگ اعمال کی بہ نسبت الفاظ پطر زیادہ زور دیں گے شراب کھینچنے والا بوزے میں زیادہ پانی ملائیگا۔ جب شریف آدمی درندوں کو کپڑے کی کتر بیونت سکھانے بیٹھ جائیں گے' اور کوئی بدعتی آگ میں زندہ نہ جلایا جائے گا۔ جب عورتوں کو بجائے عشق بازی کے شوق کے اس بات کا زیادہ خیال ہوگا کہ وہ شوہروں کو اپنا مالک اور آقا سمجھیں۔ جب تک کہ عورتوں میں مقدمات کا فیصلہ انصاف سے ن ہ کیا جائیگا۔ جب تک کہ مسیحی مجاہد کا بلازم اپنا قصہ بیباق نہ کریگا۔ اور خود وہ مسیحی مجاہد بھی مفلس و محتاج نہ رہیگا' اور جب تک کہ زبان خلق غیبت اور ناپاک باتیں مشہور کرنے سے پرہیز نہ کریگی۔ اس وقت تک انگلستان کی سلطنت میں خلل اور ابتری بند نہ

Denied me to come in—return and force
Their scanted courtesy.

Lear — My wits begin to turn.
(To Fool) Come on, my boy. How dost, my boy?
Art cold?
I am cold myself.—Where is this straw, my fellow?
The art of our necessities is strange,
And can make vile things precious. Come, your hovel.—
Poor fool and knave, I have one part in my heart
That's sorry yet for thee.

Fool — (Sings) He that has and a little tiny wit,
With heigh-ho, the wind and the rain,
Must make content with his fortunes fit,
Though the rain it raineth every day.

Lear — True, boy. (To Kent) Come, bring us to this hovel.
(Exeunt Lear and Kent)

Fool — This is a brave night to cool a courtesan. I'll speak a prophecy ere I go:
When priests are more in word than matter;
When brewers mar their malt with water;
When nobles are their tailors' tutors,
No heretics burned, but wenches' suitors,
Then shall the realm of Albion
Come to great confusion.
When every case in law is right;
No squire in debt nor no poor knight;
When slanders do not live in tongues,
Nor cutpurses come not to throngs;
When usurers tell their gold i' th' field,
And bawds and whores do churches build,

ہوگی۔ وہ وقت آنیوالا ہے جبکہ آدمی اپنے پاؤوں سے چلیں گے اور یہ پیشین گوئی وہ ہے جو مرلن مسخرا آکر کریگا۔ کیونکہ میں اس سے پہلے زمانہ میں گزرا ہوں۔

(چلا جاتا ہے)

تیسرا منظر

گلوسٹر کا محل۔

ایڈمنڈ اور گلوسٹر آتے ہیں۔

گلوسٹر:۔ افسوس۔ افسوس۔ ایڈمنڈ میں ایسے خلاف طبیعت کام میں ہاتھ ڈالنا نہیں چاہتا۔ بادشاہ کا ہمدرد بننے کیلئے میں نے ان سے اجازت چاہی تو انھوں نے ایسا برا مانا کہ میرے محل پر قبضہ کرلیا۔ اور کہنے لگے کہ اگر تم نے اس بڈھے سے بات کی' یا اس کیلئے پھر کوئی درخواست کی' یا اس کے گزر اوقات کا کوئی بندوبست کیا تو پھر ہم تم سے ہمیشہ کو ناراض ہو جائیں گے۔

ایڈمنڈ:۔ واہ یہ بھی کیسی بیہودہ اور وحشیانہ حرکت ہے۔

گلوسٹر:۔ دیکھو کسی سے کہنا نہیں۔ دونوں نوابوں میں سخت نفاق پیدا ہوگیا ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہوئی ہے کہ آج ہی شب کو میرے پاس ایک خط آیا ہے جس کا ذکر تک کرنا خالی از خطر نہیں۔ میں نے اس خط کو اپنی چھوٹی الماری میں منتقل کر دیا ہے۔ مضمون اس خط کا یہ ہے کہ جتنی تکلیفیں اور اذیتیں اس وقت بادشاہ کو پہونچائی جاتی ہیں ان سب کا بدلہ لیا جائیگا۔ فوج کا ایک حصہ اس ملک میں اتارا جا چکا ہے۔ ہمیں بادشاہ کا طرفدار بننا چاہئے۔ میں اب جا کر بادشاہ کی تلاش کرتا ہوں۔ اور ذاتی طور پر میں بادشاہ کی مدد کروں گا۔ ایڈمنڈ اب تم جاؤ اور نواب کورنوال سے بات چیت کرو مگر گفتگو میں میرا یہ خیال کہ میں بادشاہ کی مدد کرنی چاہتا ہوں نواب پر ظاہر نہ کرنا۔ اگر نواب مجھے پوچھے تو کہدینا کہ ان کا مزاج ناساز ہے' بستر پر پڑے ہیں۔ چاہے اس میں میری جان ہی کیوں نہ جاتی رہے اور اس سے کم سزا کی مجھے دھمکی بھی نہیں

Then comes the time, who lives to see 't,
That going shall be used with feet.
This prophecy Merlin shall make; for I live before his
time. (Exit)

Scene 3

(Enter the Duke of Gloucester and Edmond)

Gloucester Alack, alack, Edmond, I like not this unnatural dealing. When I desired their leave that I might pity him, they took from me the use of mine own house, charged me on pain of perpetual displeasure neither to speak of him, entreat for him, or any way sustain him.

Edmond Most savage and unnatural!

Gloucester Go to, say you nothing. There is division between the Dukes, and a worse matter than that. I have received a letter this night—'tis dangerous to be spoken—I have locked the letter in my closet. These injuries the King now bears will be revenged home.
There is part of a power already footed. We must incline to the King. I will look him and privily relieve him. Go you and maintain talk with the Duke, that my charity
be not of him perceived. If he ask for me, I am ill and gone to bed. If I die for 't—as no less is threatened me—

دی گئی ہے۔ مگر میں اپنے پرانے آقا اور مالک کی خدمت ضرور کروں گا۔ ایڈمنڈ دیکھو اب کوئی سخت بات پیش آنیوالی ہے۔ تم ہر بات میں احتیاط کرنا۔ (چلا جاتا ہے)

ایڈمنڈ:۔ جس مدد اور ہمدردی کی مخالفت ہو چکی ہے اس پر عمل کرنے کا ارادہ' نواب کو اس کی اطلاع کی جائیگی اور اس خط سے بھی آگاہ کرنا ضروری ہے۔ یہ چیزیں وہ ہوں گی جن کا مجھے کافی انعام دیا جائے گا۔ اور جو کچھ باپ کے ہاتھ سے جائیگا وہ مجھ بیٹے کو مل جائیگا۔ جب کوئی بڈھا گرتا ہے تو جوان اٹھتا ہے۔ (چلا جاتا ہے)

چوتھا منظر

جھاڑیوں والی بنجر زمین پر ایک پھونس کی ذلیل سی جھونپڑی۔ لی ار' کنٹ اور مسخرا آتا ہے۔

کنٹ:۔ یہ ہے وہ پناہ کی جگہ آقا' اچھے آقا۔ آسمان کے نیچے اس رات کا جورو ستم تو ایسا ہے کہ انسان اسے برداشت نہیں کر سکتا۔

لی ار:۔ مجھ سے اب کچھ بحث نہ رکھو۔

کنٹ:۔ نہیں آقا۔ اندر چلئے۔

لی ار:۔ میرا دل تو ٹوٹا جاتا ہے۔

کنٹ:۔ اس کے بدلے میرا دل ٹوٹ جائے تو بہتر ہو۔ اچھے آقا۔ آپ اندر تشریف لے چلیں۔

لی ار:۔ تمہیں تو سارا خیال اس بات کا ہے کہ طوفان کی سرد ہوا' ہمارے تن بدن میں گھسی جاتی ہے۔ مگر یہی حال تمھارا بھی تو ہے۔ لیکن جب دل میں کوئی بڑا رنج موجود ہوتا ہے تو تھوڑا رنج محسوس نہیں ہوتا۔ ویسے تو تم ایک ریچھ کا مقابلہ نہیں کرو گے۔ لیکن اگر بھاگنے میں کوئی ریچھ ملے اور آگے کوئی سمندر حائل ہو تو پھر ریچھ سے لڑنے کو تیار ہو جاؤ گے۔ جب دل میں کوئی فکر نہیں ہوتا تو طبیعت زیادہ حساس ہو جاتی ہے۔ اس وقت دل میں جو طوفان برپا ہے اس کا احساس کسی دوسری چیز

the King my old master must be relieved. There is strange things toward, Edmond; pray you be careful.
(Exit)

Edmond — This courtesy, forbid thee, shall the Duke
Instantly know, and of that letter too.
This seems a fair deserving, and must draw me
That which my father loses: no less than all.
The younger rises when the old doth fall.
(Exit)

Scene 4

(Enter King Lear, the Earl of Kent disguised, and Lear's Fool)

Kent — Here is the place, my lord. Good my lord, enter.
The tyranny of the open night's too rough
For nature to endure.
(Storm still)

Lear — Let me alone.

Kent — Good my lord, enter here.

Lear — Wilt break my heart?

Kent — I had rather break mine own. Good my lord, enter.

Lear — Thou think'st 'tis much that this contentious storm Invades us to the skin. So 'tis to thee;
But where the greater malady is fixed,
The lesser is scarce felt. Thou'dst shun a bear,
But if thy flight lay toward the roaring sea
Thou'dst meet the bear i' th' mouth. When the mind's free,
The body's delicate. This tempest in my mind

کا حس پیدا نہیں ہونے دیتا- پوچھو کہ وہ طوفان کیا ہے- وہ اولاد کی ناشکر گزاری ہے- اس ناشکر گزاری کی مثال ایسی ہے کہ جب ہاتھ سے نوالہ بنا کہ منہ تک لے جائیں تو وہی منہ اس ہاتھ کو چباڈالے لیکن میں اس کی سزا دوں گا اور خود اپنے ہاتھ سے دوں گا- اب میں زیادہ روؤں گا نہیں- دیکھو تو کیسی قہر بھری رات میں مجھے گھر سے باہر کر دیا- مینھ برسے جا- مجھے سب برداشت ہے- ہائے ایسی رات میں جیسی کہ یہ رات ہے- اری ریگن' اری گونرل' تم دونوں نے اپنے بڈھے چاہنے والے باپ کو باہر نکال دیا- اور باپ بھی ایسا پاک طینت اور دریا دل کہ جو کچھ پاس تھا وہ سب تمھیں دے ڈالا اور یہی ساری وجہ میرے جنون کی ہے- مگر اس وجہ کے بیان کرنے سے پرہیز کرنا چاہئے- اچھا سب اب اس کا کچھ ذکر نہیں-

کنٹ- اچھے آقا- اندر جائیے-

لی ار- مہربانی کر کے خود اندر جاؤ اور اس طوفان سے پناہ میں ہو جاؤ- یہ طوفان تو اتنا سخت ہے کہ کسی اور بلا سے ڈرنے کی بھی مہلت نہیں دیتا- اور نہ اس خیال کو دل میں آنے دیتا ہے کہ اس سے بھی زیادہ کوئی تکلیف ہوگی' اچھا- میں اندر جاتا ہوں- (مسخرے سے) ارے خانہ خراب' مفلس اور محتاج تو پہلے اندر جا- میں تو اب دعا مانگتے مانگتے سو جاؤں گا-

(مسخرا اندر آتا ہے)

افسوس اے ننگے بھوکے مصیبت کے مارو' جو کوئی بھی تم میں ہو' مگر اس وقت تم اس طوفان کے صدمے اٹھا رہے ہو- تمھارے سروں پر نہ کوئی سایہ ہے اور نہ تمھارے جسموں پر ایسے کپڑے ہیں جو تمہیں اس طوفان کے جور و ستم سے بچا سکیں- تمھارے چیتھڑوں میں بیسیوں سوراخ ہیں جو سرد ہوا کو تمھارے جسموں میں پہونچنے سے نہیں روک سکتے- افسوس کبھی حالت ثروت و اقبال میں مجھے تمھارا خیال نہ آیا- ورنہ اپنی دولت کا فاضل حصہ میں تم پر صرف کرتا- مگر اب اے دولت و اقبال والو' ان غریبوں کی بری قسمت کی داروے تلخ تم بھی پیو- اور وہ تکلیفیں اٹھاؤ

Doth from my senses take all feeling else
Save what beats there: filial ingratitude.
Is it not as this mouth should tear this hand
For lifting food to 't? But I will punish home.
No, I will weep no more.—In such a night
To shut me out? Pour on, I will endure.
In such a night as this! O Regan, Goneril,
Your old kind father, whose frank heart gave all—
O, that way madness lies. Let me shun that.
No more of that.

Kent Good my lord, enter here.

Lear Prithee, go in thyself. Seek thine own ease.
This tempest will not give me leave to ponder
On things would hurt me more; but I'll go in.
(To Fool) In, boy; go first.
(Kneeling) You houseless poverty—
Nay, get thee in. I'll pray, and then I'll sleep.
(Exit Fool)
Poor naked wretches, wheresoe'er you are,
That bide the pelting of this pitiless storm,
How shall your houseless heads and unfed sides,
Your looped and windowed raggedness, defend you
From seasons such as these? O, I have ta'en
Too little care of this. Take physic, pomp,
Expose thyself to feel what wretches feel,
That thou mayst shake the superflux to them

جو ان غریبوں کو آزار دیا کرتی ہے۔ اور آسمان یہ ثابت کرتا کہ مجھ میں کچھ انصاف تھا۔

ایڈ گر:۔ (اندر سے آواز لگاتا ہے) ہاں' ڈیڑھ بلی پانی ہے۔ ڈیڑھ بلی ٹوم بھوکا محتاج ہے اسے کچھ دو۔ (مسخرا اتنی آواز سنتے ہی ڈر کر جھونپڑی سے باہر آجاتا ہے)

مسخرا:۔ چچاجان۔ میرے اچھے آقا۔ اندر تو کوئی بھوت بیٹھا ہے۔ ارے مجھے کوئی اس بھوت سے بچائے۔

کنٹ:۔ اپنا ہاتھ مجھے دو۔ دیکھوں تو کون ہے۔

مسخرا:۔ کوئی بڑا بھوت ہے بھوت۔ اور کہتا ہے کہ میرا نام محتاج ٹوم ہے۔

کنٹ:۔ ارے تو کون ہے جو پھونس میں دبکا بکواس کرتا ہے جو باہر نکل۔

(ایڈ گر ایک دیوانے کے بھیس میں باہر آتا ہے)

ایڈ گر:۔ یہاں سے چلے جاؤ۔ دیکھتے نہیں شیطان پیچھے دوڑا آتا ہے کابوس والی جھاڑی سے بڑی ٹھنڈی ہوا آرہی ہے۔ اچھا ہوا پھونس کے ٹھنڈے بستر پر پڑ کر گرم ہو جاؤ گے۔

لی ار:۔ ارے دیوانے کیا تو نے بھی اپنا کل مال و متاع اپنی بیٹیوں کو دے ڈالا۔ اور اس پر تیرا یہ درجہ ہوا ہے؟

ایڈ گر:۔ محتاج ٹوم کو کون کچھ دیتا ہے۔ جسے شیطان نے آگ اور انگاروں' موج اور بھنور' کیچڑ پانی اور دلدل سے بھٹکا کر یہاں تک پہونچایا ہے۔ جس نے اس کے تکیئے کے نیچے چھریاں اور بیٹھنے کی جگہ پھانسی دینے کی رسیاں اور اسکی دلیے کی رکابی کے پاس زہر بھری پڑیا رکھدی ہے۔ اسی شیطان نے اس کے دل میں غرور پیدا کیا۔ جبکہ اس نے مجھے ایک دلکی چلتا ہوا سرنگ گھوڑا سواری کو دیا۔ جو چار چار پانچ پانچ انچ چوڑے پلوں سے ہوا کی طرح گزرتا تھا۔ غرض یہ تھی کہ وہ اپنی پرچھائیں کو ایک باغی کی طرح سارے میں تشہیر کرائے' ارے رے رے سردی جاڑا۔ خدا تمھیں بگولوں کی آفت' گرتے ستاروں کی آنچ اور اذیت سے بچائے۔ غریب ٹوم کی خیرات

And show the heavens more just.

(Enter Lear's Fool, and Edgar as a Bedlam beggar in the hovel)

Edgar Fathom and half! Fathom and half! Poor Tom!

Fool Come not in here, nuncle. Here's a spirit. Help me, help me!

Kent Give me thy hand. Who's there?

Fool A spirit, a spirit. He says his name's Poor Tom.

Kent What art thou that dost grumble there i' th' straw? Come forth.

(Edgar comes forth)

Edgar Away, the foul fiend follows me.
Thorough the sharp hawthorn blow the winds.
Hm!
Go to thy cold bed and warm thee.

Lear Didst thou give all to thy two daughters,
And art thou come to this?

Edgar Who gives anything to Poor Tom, whom the foul
fiend hath led through fire and through flame, through
ford and whirlpool, o'er bog and quagmire; that hath
laid knives under his pillow and halters in his pew, set
ratsbane by his porridge, made him proud of
heart to ride on a bay trotting-horse over four-
inched bridges, to course his own shadow for a
traitor. Bless thy five wits,
Tom's a-cold! O, do, de, do, de, do de. Bless
thee from whirlwinds, star-blasting, and taking.

دو۔ شیطان بدکار اسے ستا رہا ہے۔ وہاں یہاں اور پھر وہاں بار بار (طوفان زور پکڑتا ہے)

لی ار:۔ ارے کیا اپنی بیٹیوں کی وجہ سے تو اس حال کو پہونچا ہے کیا تو نے اپنے پاس کچھ نہ رکھا' سب کچھ انہی کو دے ڈالا؟

مسخرا:۔ نہیں حضور' ایک کمبل کا ٹکڑا بچا رکھا تھا۔ نہیں تو اس وقت اسکی طرف نگاہ اٹھانے سے بھی شرم آتی ہے۔

لی ار:۔ اچھا جتنی آفات اور بلیات فضا میں معلق ہوں وہ سب تیری ناہنجار بیٹیوں پر نازل ہوں۔

کنت:۔ حضور اس کے بیٹیاں نہیں ہیں۔

لی ار:۔ اری موت' نابکاری موت۔ کوئی چیز بجز بیٹیوں کے جور و ستم کے اس کو اتنا تباہ اور غارت نہیں کر سکتی تھی۔ کیا دنیا کا یہ بھی کوئی دستور ہو گیا ہے کہ باپ کو گھر سے نکال کر اس کے تن زار پر مطلق رحم نہ کیا جائے۔ مگر اس سزا میں انصاف ضرور ہے کیونکہ وہ تن زار وہی گوشت پوست تھا جس نے ان بیٹیوں کو طائر پلیکن کی طرح اپنا خون پلا کر پرورش کیا تھا۔

ایڈگر:۔ پلی کوک بیٹھا تھا۔ پلی کوک پہاڑی پر۔ ارے جاڑے تیرا برا ہو۔

مسخرا:۔ یہ سرد رات تو اس بلا کی ہے کہ ہم سب کو پاگل بنا کر چھوڑیگی۔

ایڈگر:۔ دیکھو شیطان بے ایمان سے خبردار رہو۔ ماں باپ جو کچھ کہیں اسے مانو۔ جو بات زبان سے نکلے وہ انصاف کی ہو۔ قسمیں نہ کھاؤ اور اپنی بیویوں کو تکلفات اختیار کرنے سے منع کرو ٹوم سردی کھا رہا ہے۔

لی ار:۔ پہلے تم کیا کام کرتے تھے؟

ایڈگر:۔ خدمت گاری کرتا تھا۔ طبعیت میں غرور بھرا تھا۔ بال خوب سنوارے رکھتا تھا۔ اپنی محبوبہ کے دستانے ٹوپی میں اٹکا کر ان کو باہر نکالے رکھتا تھا۔ قسمیں جتنی زبان پر آیا کرتی تھیں اتنے اور الفاظ نہ آتے تھے۔ بری بری باتیں سوچتا ہوا سویا

Do Poor Tom some charity, whom the foul fiend vexes. There could I have him now, and there, and there again, and there. (Storm still)

Lear — Has his daughters brought him to this pass? (To Edgar) Couldst thou save nothing? Wouldst thou give 'em all?

Fool — Nay, he reserved a blanket, else we had been all shamed.

Lear — (to Edgar) Now all the plagues that in the pendulous air Hang fated o'er men's faults light on thy daughters!

Kent — He hath no daughters, sir.

Lear — Death, traitor! Nothing could have subdued nature To such a lowness but his unkind daughters. (To Edgar) Is it the fashion that discarded fathers Should have thus little mercy on their flesh? Judicious punishment: 'twas this flesh begot Those pelican daughters.

Edgar — Pillicock sat on Pillicock Hill; alow, alow, loo, loo.

Fool — This cold night will turn us all to fools and madmen.

Edgar — Take heed o' th' foul fiend; obey thy parents; keep thy words' justice; swear not; commit not with man's sworn spouse; set not thy sweet heart on proud array. Tom's a-cold.

Lear — What hast thou been?

Edgar — A servingman, proud in heart and mind, that curled my hair, wore gloves in my cap, served the lust of my mistress' heart, and did the act of darkness with her; swore as many oaths as I spake words, and broke

کرتا تھا۔ اور جب جاگتا تھا تو ان پر عمل کرتا تھا۔ شراب کا بڑا شائق تھا۔ جوئے سے عشق تھا۔ اور عورتیں اتنی رکھتا تھا کہ عیاش سے عیاش اور بدکار بدکار آدمی میں اتنی طاقت نہ تھی۔ دل کا جھوٹا اور مکار تھا۔ ہاتھ ایسے رکھتا تھا جو قتل وخون میں مصروف ہو سکیں۔ چوری میں روباہ مکار کو مات کرتا تھا۔ طمع اور لالچ میں کسی کو پھاڑ کھانے میں بھیڑیئے کا بھی استاد تھا۔ دیوانگی میں باولے کتے سے کم نہ تھا۔ شکار مارنے میں شیر تھا۔ دیکھو کبھی جوتیوں کی چرچر اور ریشمی کپڑوں کی سرسر سے اپنا دل کسی عورت کو دینا۔ قرض خواہ کی کتاب پر دستخط دینے سے پرہیز کرو۔ اور اس شیطان بدکار کا مقابلہ کرتے رہو۔ دیکھو جھاڑی سے ابھی تک ٹھنڈی ہوا آرہی ہے۔ ہی ہی ہی۔ ہی ہی ہی۔ (طوفان برابر جاری ہے)

لی ار:۔ ننگے بدن آسمان کے ان شدید عذابوں کو جھیلنے سے بہتر تو یہ ہوتا کہ تو اس وقت اپنی قبر میں ہوتا۔ کیا انسان کی ہستی صرف اتنی ہی ہے۔ ذرا غور تو کرو۔ ایسے شخص کے ساتھ اور یہ ظلم! ریشم کیلئے ریشم کے کیڑے کے احسان ماننے کی تجھے ضرورت نہ تھی۔ اسی طرح کسی جانور کی پوستین سے تن ڈھکنے کو تو منت گزار پر تھا اور نہ کسی بھیڑیا بکری اور اسکی اون کیلئے تو زیر بار احسان تھا۔ ہاں تین آدمی یہاں ایسے ہیں جنہیں دنیا کی ہوا لگی ہے۔ اگر انسان پر یہ مصنوعی پوشاک نہ ہوتی تو اس غریب کی شکل وصورت اس کے سوا دوسری نہ ہوتی کہ تیری طرح اس کی دو ٹانگیں ننگی ہوتیں۔ غارت ہوں' دفع ہوں یہ مانگے تانگے کی چیزیں دور ہوں۔ ارے کوئی یہاں کا بوتام کھول دیتا۔

(لی ار کپڑے نوچ کر پھینکنے چاہتا ہے)

مسخرا:۔ چچاجان آپ یہ کیا کرتے ہیں۔ جو کچھ تکلیف ہے اس پر صبر شکر کیجئے کپڑے اتار کر کیا تیرنے کا ارادہ ہے؟ یہ رات ٹھنڈے پانی میں تیرنے کے لئے بڑی خراب ہے۔ اس وقت تو جی چاہتا تھا کہ کسی ویران کھیت میں تھوڑی سی آگ اس طرح جلتی ہوتی جیسے کسی پرانے تماش بین کے سرد جسم کے ویرانہ' دل میں عشق کی

them in the sweet face of heaven; one that slept in the contriving of lust, and waked to do it.
Wine loved I deeply, dice dearly, and in woman out-paramoured the
Turk. False of heart, light of ear, bloody of hand; hog in sloth, fox in stealth, wolf in greediness, dog in madness, lion in prey. Let not the creaking of shoes nor the rustling of silks betray thy poor heart to woman.
Keep thy foot out of brothels, thy hand out of plackets,
thy pen from lenders' books, and defy the foul fiend.
Still through the hawthorn blows the cold wind, says suum, mun, nonny. Dauphin, my boy! Boy, cessez; let him trot by.
(Storm still)

Lear

Thou wert better in a grave than to answer with thy uncovered body this extremity of the skies. Is man no more than this? Consider him well. Thou owest the worm no silk, the beast no hide, the sheep no wool, the cat no perfume. Ha, here's three on 's are sophisticated; thou art the thing itself. Unaccommodated
man is no more but such a poor, bare, forked animal as thou art. Off, off, you lendings! Come, unbutton here.
(Enter the Duke of Gloucester with a torch)

Fool

Prithee, nuncle, be contented. 'Tis a naughty night to swim in. Now a little fire in a wild field were like an old lecher's heart—a small spark, all the rest on 's

چنگاری دبی ہوتی ہے۔ لیجئے ملاحظہ ہو' ایک چلتی پھرتی آگ ادھر آرہی ہے۔

ایدگر:۔ ارے یہی وہ شیطان ہے جس کا ذکر شیطان والی کتاب میں آیا ہے شام سے لیکر جب تک صبح نہ ہو لے اسی کا دنیا میں عمل دخل رہتا ہے۔ یہی وہ شیطان ہے جو لوگوں میں موتیا بند کا مرض پیدا کرتا ہے۔ آنکھیں بھینگی اور نیچے کا ہونٹ لٹکا چہرہ بدنما کر دیتا ہے۔ سپید گیہوں میں پھپھوندی لگا کر انھیں سڑا دیتا ہے اور اس زمین کے مسکین جانداروں کو طرح طرح کی ازیتیں پہونچاتا ہے۔ بھوت اتار نیوالا فقیر تین دنیا کا چکر لگا چکا ہے۔ رستہ میں کابوس چڑیل مع اپنے نو بچوں کے گھوڑی پر اسے سوار ملی۔ فقیر نے اس چڑیل سے کہا کہ گھوڑی سے اتر پڑ اور اقرار کر کہ اب کسی کو نہ ستائیگی۔ دور ہو۔ دور ہو۔ اری بلا دور ہو۔

کنٹ:۔ شاہ ذی جاہ' اب حضور کا مزاج کیسا ہے؟

(گلوسٹر آتا ہے۔ہاتھ میں مشعل لئے ہے)

لی ار:۔ یہ کون آیا؟

کنٹ:۔ آپ کون ہیں۔ کسے تلاش کرتے ہیں؟

گلوسٹر:۔ ارے کیا تم سب یہاں ہو؟ اپنے اپنے نام بتاؤ۔

ایدگر:۔ میں تو مفلس اور محتاج ٹوم ہوں۔ جو چھوٹی چھوٹی مینڈکیاں اور بڑے بڑے مینڈک' دیوار کی رینگتی اور پانی میں تیرنے والی چھپکلیاں کھا کر گزر کرتا ہے۔ اور جب شیطان ازیت کے درپے ہوتا ہے تو بھوک میں گائے کا گوبر کھاتا ہے۔ بڈھے چوہوں اور خندق کے کتوں کو جیتا نگل جاتا ہے۔ گندے پانی کے اوپر جو سبزی جمی ہوتی ہے اسے سمیٹ کر پیٹ بھر لیتا ہے کبھی لوگ مجھے کاٹھ میں ٹھونک دیتے ہیں۔ کبھی قید کرتے ہیں۔ جو کبھی دن میں تین تین جوڑے اور چھ چھ قمیفیں بدلتا تھا۔ سواری کو گھوڑا پاس تھا اور بچنے کو ہتیار موجود تھے۔ لیکن اب تو سات برس سے چوہے اور گھونسیں اور ایسی ہی چھوٹی چھوٹی چیزیں اس محتاج کو کھانے کو ملتی ہیں۔ دیکھو میرے پیچھے جو چلا آتا ہے اس سے ہوشیار رہنا۔ ارے شیطان ذرا تو صبر سے بیٹھ۔ ذرا تو چین

body cold. Look, here comes a walking fire.

Edgar — This is the foul fiend Flibbertigibbet. He begins at curfew and walks till the first cock. He gives the web and the pin, squints the eye, and makes the harelip;
mildews the white wheat, and hurts the poor creature of earth.
(Sings) Swithin footed thrice the wold,
A met the night mare and her nine foal,
Bid her alight
And her troth plight,
And aroint thee, witch, aroint thee!

Kent — (to Lear) How fares your grace?

Lear — What's he?

Kent — (to Gloucester) Who's there? What is 't you seek?

Gloucester — What are you there? Your names?

Edgar — Poor Tom, that eats the swimming frog, the toad,
the tadpole, the wall-newt and the water; that in the fury of his heart, when the foul fiend rages, eats cowdung for salads, swallows the old rat and the ditch-
dog, drinks the green mantle of the standing pool; who is whipped from tithing to tithing, and stocked, punished, and imprisoned; who hath had three suits to his back, six shirts to his body,
Horse to ride, and weapon to wear;
But mice and rats and such small deer
Have been Tom's food for seven long year.

لینے دے۔

گلوسٹر:۔ کیا حضور کو ان سے بہتر لوگ ساتھ دینے کو نہیں ملے؟

ایڈ گر:۔ ظلمت کا بادشاہ بڑا شریف آدمی ہے۔ موڈا اور ماہوا اس کا نام ہے۔

گلوسٹر:۔ آقا۔ ہمارا خون ہماری اولاد تو ایسی ناقص نکلی کہ جو ان سے ملتا ہے نفرت ہی کرتا ہے۔

ایڈ گر:۔ محتاج ٹوم سردی کھاتا ہے۔

گلوسٹر:۔ میرے ساتھ اندر چلئے۔ آپ کی صاحبزادیوں کا ہر حکم ماننے کی اجازت میرا ضمیر نہیں دیتا۔ چاہے یہ حکم اس بارے ہی میں کیوں نہ ہو کہ میں اپنے گھر کے دروازے بند رکھوں۔ اور اس قہرو غضب کی شب میں جو ظلم و زیادتی وہ آپ پر کرنا چاہیں۔ وہ انہیں کرنے دو۔ میں گھر میں نہیں بیٹھا آپ کی تلاش میں نکلا کہ آپ کو کسی ایسی جگہ لے چلوں جہاں آگ جلتی ہو اور کچھ کھانے کو بھی موجود ہو۔

لی ار:۔ (ایڈگر کی طرف اشارہ کرکے) پہلے مجھے اس فلسفی سے بات کر لینے دیجئے۔ اچھا فلسفی بتاؤ بدل کیوں گرجتا ہے؟

کنٹ:۔ آقا جو کچھ گلوسٹر فرماتے ہیں پہلے وہ کیجئے۔ گھر کے اندر چلئے۔

لی ار:۔ پہلے میں اس لائق یونانی حکیم سے ایک بات پوچھ لوں۔ آپ کے مطالعہ میں کونسا مضمون خاص طور پر رہا ہے؟

ایڈ گر:۔ مضمون سوائے اس کے کچھ نہ تھا کہ شیطان کو کیونکر روکا جائے اور کیڑے مکوڑے کیونکر مارے جائیں۔

کنٹ:۔ گلوسٹر آپ آقا سے ایک مرتبہ اور اصرار کریں کہ وہ اندر چلیں۔

گلوسٹر:۔ اس حال کو پہونچنے کا الزام ہم آقا کو نہیں دے سکتے۔ بیٹیاں چاہتی ہیں کہ باوا مر جائیں۔ آہ۔ امیر کنٹ کی وہ بات یاد آتی ہے۔ اس نے بھی یہی کہا تھا کہ ایسا چاہا جاتا ہے۔ وہ غریب کیسا جلا وطن کر دیا گیا۔ آپ یہ کہتے ہیں کہ بادشاہ دیوانے ہو چلے ہیں۔ دوست میں تم سے کہتا ہوں کہ میں خود دیوانہ ہو چلا ہوں۔ میرا

	Beware my follower. Peace, Smulkin; peace, thou fiend!
Gloucester	(to Lear) What, hath your grace no better company?
Edgar	The Prince of Darkness is a gentleman. Modo he's called, and Mahu.
Gloucester	(to Lear) Our flesh and blood, my lord, is grown so vile That it doth hate what gets it.
Edgar	Poor Tom's a-cold.
Gloucester	(to Lear) Go in with me. My duty cannot suffer T' obey in all your daughters' hard commands. Though their injunction be to bar my doors And let this tyrannous night take hold upon you, Yet have I ventured to come seek you out And bring you where both fire and food is ready.
Lear	First let me talk with this philosopher. (To Edgar) What is the cause of thunder?
Kent	Good my lord, take his offer; go into th' house.
Lear	I'll talk a word with this same learnèd Theban. (To Edgar) What is your study?
Edgar	How to prevent the fiend, and to kill vermin.
Lear	Let me ask you one word in private. (They converse apart)
Kent	(to Gloucester) Importune him once more to go, my lord. His wits begin t' unsettle.
Gloucester	Canst thou blame him? (Storm still) His daughters seek his death. Ah, that good Kent, He said it would be thus, poor banished man! Thou sayst the King grows mad; I'll tell thee, friend, I am almost mad myself. I had a son,

ایک بیٹا تھا جسے میں نے اب عاق کر دیا ہے۔ اسی زمانہ کا ذکر ہے کہ اس نے میری جان لینی چاہی۔ مجھے اس سے محبت تھی۔ شاید ہی کسی باپ کو بیٹے سے اتنی محبت ہو جیسی کہ مجھے اس سے تھی۔ لیکن سچی بات کہنے کی یہ ہے۔ (طوفان تیز ہوتا ہے) رنج والم نے میرے حواس معطل کر دیئے یہ رات بھی کس بلا کی ہے۔ (لی ار سے) میں حضور سے نہایت عاجزی سے عرض کرتا ہوں کہ......

لی ار:۔ ہاں۔ معاف کیجئے گا۔ شریف فلسفی آپ بھی ساتھ چلیں۔

ایڈگر:۔ ٹوم سردی کھاتا ہے۔

گلوسٹر:۔ (ایڈگر سے) تم اس جھونپڑی میں چلے جاؤ۔ وہاں گرم ہو جاؤ گے۔

لی ار:۔ آؤ سب اندر چلیں۔

کنٹ:۔ حضور اس راستے سے چلیں۔

لی ار:۔ مگر میں تو اس کے (ایڈگر کے) ساتھ جاؤں گا۔ اس فلسفی کو بھی اپنے ساتھ رکھوں گا۔

کنٹ:۔ گلوسٹر۔ آپ بادشاہ کی تسلی تشفی کرتے رہیں۔ اور جسے وہ ساتھ رکھنے کو کہتے ہیں ساتھ رہنے دیں۔

لی ار:۔ ارے یونان کے لائق حکیم تو ہمارے ساتھ آ۔

گلوسٹر:۔ کوئی کچھ نہ بولے سب خاموش رہیں۔

ایڈگر:۔ بھولا بھالا سوار رولنڈ زندان تاریک میں آیا اور یہی کہتا رہا شرم شرم۔ میں تو یہاں ایک برطانوی کے خون کی بو سونگھتا ہوں۔

پانچواں منظر

گلوسٹر کا محل۔ کورنوال اور ایڈمنڈ آتے ہیں۔

کورنوال:۔ اس محل سے رخصت ہونے سے پہلے ہم انتقام لینا چاہتے ہیں۔

ایڈمنڈ:۔ مگر آقا اس میں لوگ مجھے کس قدر مطعون کریں گے۔ کہیں گے کہ

	Now outlawed from my blood; a sought my life But lately, very late. I loved him, friend; No father his son dearer. True to tell thee, The grief hath crazed my wits. What a night's this! (To Lear) I do beseech your grace—
Lear	O, cry you mercy, sir! (To Edgar) Noble philosopher, your company.
Edgar	Tom's a-cold..
Gloucester	In, fellow, there in t' hovel; keep thee warm.
Lear	Come, let's in all.
Kent	This way, my lord.
Lear	With him! I will keep still with my philosopher.
Kent	(to Gloucester) Good my lord, soothe him; let him take the fellow.
Gloucester	Take him you on.
Kent	(to Edgar) Sirrah, come on. Go along with us.
Lear	(to Edgar) Come, good Athenian.
Gloucester	No words, no words. Hush.
Edgar	Child Roland to the dark tower came, His word was still "Fie, fo, and fum; I smell the blood of a British man." (Exeunt)

Scene 5

(Enter the Duke of Cornwall and Edmond)

Cornwall	I will have my revenge ere I depart his house.
Edmond	How, my lord, I may be censured, that nature

حضور کی خیر طلبی میں میں فطرت کے قانون اور دستور کو بھی بھول گیا۔ حضور اس وقت میرے دل میں ایک خوف کی بات پیدا ہوئی ہے۔

کورنوال:۔ اچھا میں بھی ایسا ہی کچھ محسوس کرتا ہوں۔ باپ کو جان سے مارنے کے ارادہ میں تمھارے بھائی کی نیت ایسی خراب نہ تھی کیونکہ تمھارے باپ میں وہ چیز اتنی نہ تھی جس قدر کے ہمارے باپ میں ہے کہ دوسرا اس کی جان لینے کے درپے ہو جائے۔

ایڈمنڈ:۔ حضور میری تقدیر کو بھی مجھ سے کینہ ہے کہ میں محض انصاف کے خیال سے نادم و پریشان ہو رہا ہوں۔ یہ وہ خط ہے جس کا اس نے مجھ سے ذکر کیا تھا۔ اس خط سے صاف ظاہر ہے کہ وہ فرانس کے نفع کیلئے فرانس کا معاون و مددگار ہے۔ کاش خدا ایسا کرتا کہ وہ دشمن کا دوست نہ بنتا اور میں اس بات کا معلوم کرنیوالا نہ ہوتا۔

کورنوال:۔ ایڈمنڈ آؤ میرے ساتھ بیگم کورنوال کے پاس چلو۔

ایڈمنڈ:۔ اگر اس خط کا مضمون صحیح ہے تو ہمیں بہت کچھ کرنا ہو گا۔

کونوال:۔ خط کا مضمون صحیح ہو یا غلط مگر اس خط نے ہمیں آج سے گلوسٹر کا دشمن بنا دیا۔ ایڈمنڈ جاؤ اپنے باپ کو تلاش کرو تاکہ وہ ہماری حراست میں آنے کیلئے تیار ہو جائے۔

ایڈمنڈ:۔ اگر باوا جان اس حال میں ملے کہ بادشاہ کی تسلی تشفی میں مصروف ہیں تو پھر کورنوال کا شبہ اور بھی پکا ہو جائیگا۔ میں اپنے آقا کی خیر خواہی میں دل و جان سے کوشش کروں گا، گو باپ کا خون میری رگوں کیسی ہی کش مکش کرے۔

کورنوال:۔ مجھے تم پر پورا بھروسہ ہے۔ پھر میں تمہیں تمھارے باپ سے بھی زیادہ چاہنے والا ہو جاؤں گا۔ (چلا جاتا ہے)

چھٹا منظر

	thus gives way to loyalty, something fears me to think of.
Cornwall	I now perceive it was not altogether your brother's evil disposition made him seek his death, but a provoking merit set a-work by a reprovable badness in himself.
Edmond	How malicious is my fortune, that I must repent to be just! This is the letter which he spoke of, which approves him an intelligent party to the advantages of France. O heavens, that this treason were not, or not I the detector!
Cornwall	Go with me to the Duchess.
Edmond	If the matter of this paper be certain, you have mighty business in hand.
Cornwall	True or false, it hath made thee Earl of Gloucester. Seek out where thy father is, that he may be ready for our apprehension.
Edmond	(aside) If I find him comforting the King, it will stuff his suspicion more fully. (To Cornwall) I will persever in my course of loyalty, though the conflict be sore between that and my blood.
Cornwall	I will lay trust upon thee, and thou shalt find a dearer father in my love.
	(Exeunt)

Scene 6

گلوسٹر کے محل کے قریب ایک کھلیان کے مکان کا ایک کمرہ۔ گلوسٹر، لی ار، کنٹ، مسخرا اور ایڈگر آتے ہیں۔

گلوسٹر:۔ آسمان کے نیچے تکلیف اٹھانے سے تو کہیں بہتر یہ جگہ ہے۔ سب خدا کا شکر کر کے یہاں بیٹھیں۔ میں آرام کا بندوبست کرتا ہوں۔ جاتا ہوں مگر واپسی میں دیر نہ ہوگی۔

کنٹ:۔ غصے اور رنج نے بادشاہ کے صحیح حواس پر غلبہ پالیا ہے گلوسٹر خدا تمھیں اس نیکی کا اجرا دے۔ (گلوسٹر چلا جاتا ہے)

ایڈگر:۔ دیکھو وہ شیطان فراتریتو جس کا نام ہے۔ مجھے آواز لگاتا ہے اور کہتا ہے کہ نیرو دوزخ میں ایک جھیل کے کنارے بنسی ڈالے بیٹھا ہے۔ ارے سادہ لوح مسخرے اس شیطان بد کردار سے خبردار اور خدا سے دعا مانگتا رہ۔

مسخرا:۔ چچا جان۔ بھلا یہ تو بتایئے کہ جو آدمی پاگل ہو جائے وہ شریف رہتا ہے یا کمینہ ہو جاتا ہے؟

لی ار:۔ نہیں وہ بادشاہ ہوتا ہے بادشاہ۔

مسخرا:۔ نہیں وہ ایک کمینہ تھا جس کا بیٹا ایک شریف بنا۔ کیونکہ وہ کمینہ پاگل ہوتا ہے جو اپنے سے پہلے بیٹے کو شریف دیکھنا چاہے۔

لی ار:۔ ہائے اس کلیجے میں تو سیکڑوں سوراخ ہیں جن سے آگ کے شعلے اٹھ رہے ہیں۔

ایڈگر:۔ ارے شیطان بے ایمان تو نے میری پیٹھ میں کیوں کاٹ کھایا؟

مسخرا:۔ وہ آدمی پاگل ہوتا ہے جو سمجھے کہ بھیڑیا پل کر مسکین ہو جائیگا۔ یا گھوڑا ہمیشہ تندرست رہیگا یا لڑکا عشق میں ثابت قدم رہیگا۔ یا کسی پیشہ ور عورت کی قسمیں پوری اتریں گی۔

لی ار:۔ نہیں ایسا ہو سکتا ہے۔ میں ابھی اس کا بندوبست کئے دیتا ہوں۔ (ایڈگر سے) آؤ تم قاضی بن کر یہاں بیٹھو۔ (مسخرے سے) تم بھی جو بڑے عاقل وزیرک ہو

(Enter the Earl of Kent disguised, and the Duke of Gloucester)

Gloucester	Here is better than the open air; take it thankfully. I will piece out the comfort with what addition I can. I will not be long from you.
Kent	All the power of his wits have given way to his impatience; the gods reward your kindness! (Exit Gloucester)
	(Enter King Lear, Edgar as a Bedlam beggar, and Lear's Fool)
Edgar	Frateretto calls me, and tells me Nero is an angler in the lake of darkness. Pray, innocent, and beware the foul fiend.
Fool	Prithee, nuncle, tell me whether a madman be a gentleman or a yeoman.
Lear	A king, a king!
Fool	No, he's a yeoman that has a gentleman to his son; for he's a mad yeoman that sees his son a gentleman before him.
Lear	To have a thousand with red burning spits Come hissing in upon 'em!

[EDGAR: The foul fiend bites my back.

FOOL: He's mad, that trusts in the tameness of a wolf, a horse's health, a boy's love, or a whore's oath.

LEAR: It shall be done, I will arraign them straight;
Come sit thou here most learned Justice,

یہاں بیٹھو۔ اور اب وہ دونوں مکار لومڑیاں حاضر کی جائیں۔

ایڈگر:۔ (ان فرضی مجرموں عورتوں سے کہتا ہے) جہاں وہ کھڑا ہے ادھر کیوں گھورے جاتی ہو۔ بیگم اتنی مہربانی کرو کہ مقدمہ کی پیشی کے وقت کسی سے آنکھیں نہ لڑاؤ۔ (گاتا ہے)

لڑکی دریا پار کر کے میرے پاس آجا۔

مسخرا:۔ ناؤ کے پیندے میں چھید ہے۔ پانی بھرتا ہے۔ بات وہ کر نہیں سکتی۔ تمھارے پاس پہونچے تو کیونکر۔

ایڈگر:۔ یہ شیطان بدبخت تو بلبل کی آواز بنا کر مجھ غریب و محتاج ٹوم کے پیچھے پڑ گیا۔ اور وہ دوسرا شیطان جسے ہپ دانس کہتے ہیں میرے پیٹ میں گھس کر دو مچھلیاں مانگتا ہے۔ ارے کالے منہ کے شیطان تو کیوں چیخے جاتا ہے۔ تیرے کھلانے کو میرے پاس کچھ نہیں ہے۔

کنٹ۔ بادشاہ سلامت حضور کا مزاج کیسا ہے۔ آپ ایسے حیرت زدہ کیوں کھڑے ہیں۔ نرم بچھونے پر کیوں آرام نہیں کرتے؟

لی ار:۔ مقدمہ پیش ہے' ذرا اس کی کیفیت دیکھ لوں۔ گواہ پیش ہونے چاہئیں۔ (ایڈگر سے) اے عبا اور چغہ پہنے قاضی' اب آپ اپنی مسند پر بیٹھیں' (مسخرے سے) تو بھی جو انصاف کریگا قاضی کے پاس بیٹھ **کنٹ** سے) اور تم بھی جنھوں نے مقدمہ کی تحقیقات کی ہے پاس ہی بیٹھ جاؤ۔

ایڈگر:۔ انصاف کرنا ہمارا فرض ہے۔ ارے گلہ بان چاہے تو سوتا ہو چاہے جاگتا' تیری بھیڑیں کھیت کھانیکو کھیت میں میں گھسیں گی۔ نرسنگھا پھونک۔ تیری بھیڑوں کو کچھ نقصان نہ پہونچے گا۔ بلی کرنجی ہے۔

لی ار:۔ سب سے پہلے اس گونرل کر گرفتار کرو۔ میں اس معزز اجلاس کے سامنے **بحلف** کہتا ہوں کہ اس نے مجھے لاتیں ماری ہیں۔ مجھے جو اس کا مفلس باپ اور اس ملک کا بادشاہ تھا۔

Thou sapient sir sit here, no you she foxes –

EDGAR: Look where he stands and glares, want'st thou eyes, at trial madam?

Come o'er the bourn Bessy to me.

FOOL: Her boat hath a leak,
And she must not speak,
Why she dares not come, over to thee.

EDGAR: The foul Friend haunts poor Tom in the voice of a nightingale, Hopdance cries in Tom's belly for two white herring, croak not black angel, I have no food for thee.

KENT: How do you sir? Stand you not so amaz'd,
Will you lie down and rest upon the cushions?

LEAR: I'll see their trial first. Bring in their evidence.
Thou robed man of justice take thy place,
And thou his yoke-fellow of equity,
Bench by his side; you are o' th' commission,
Sit you too.

EDGAR: Let us deal justly.
Sleepest or wakest thou jolly shepherd,
Thy sheep be in the corn,
And for one blast of thy minikin mouth,
Thy sheep shall take no harm.
Pur the cat is gray.

LEAR: Arraign her first, 'tis Goneril. I here take my oath before this honourable assembly, she kicked the poor King her father.

مسخرا:۔ عورت ادھر کھڑی ہو۔ کیا تیرا نام گونرل ہے؟
لی ار:۔ نام سے انکار نہیں کر سکتی۔
مسخرا:۔ تقصیر معاف۔ میں تو تمہیں لکڑی کی خالی کرسی ہی سمجھ رہا تھا۔
لی ار:۔ یہ دوسری اور آئی۔ اس کی پریشان نظریں بتا رہی ہیں کہ اس کے دل میں کیسا کچھ زہر بھرا ہے۔ اسے وہیں ٹھیراؤ۔ بھاگنے نہ دو۔ ہتیار ہتیار۔ آگ اور تلوار۔ رشوت چلنے لگی۔ ارے بے ایمان قاضی اسے تو نے کیوں بھاگ جانے دیا؟
ایڈ گر:۔ حضور اپنے حواس خمسہ کے حق میں دعا کریں۔
کنٹ:۔ حضور مجھے سخت قلق ہوتا ہے کہ آپ کا وہ صبر تحمل کیا ہوا جس پر آپ کو ناز تھا۔ آپ تو کہتے تھے کہ اس میں فرق نہ آئیگا۔ وہ ہمیشہ برقرار رہیگا۔
ایڈ گر:۔ (علیحدہ) بادشاہ کی ہمدردی میں میری آنکھوں سے اب اتنے آنسو نکلنے لگے ہیں کہ بات کرنے میں وہ مخل ہوتے ہیں۔
لی ار:۔ ہائے تقدیر مجھ پر تو اب یہ پیارے کتے بھی بھونکنے لگے ہیں۔
ایڈ گر:۔ کتے بھوکے ہونگے۔ ٹوم اپنا سر اتار کر ان کے کھانے کیلئے ان میں پھینکتا ہے۔ ارے پلو دور ہو۔ بھاگ جاؤ۔ تمہارے منہ چاہے کالے ہوں چاہے پیلے' دانت زہریلے ہوں یا نہ ہوں۔ چاہے بھاری جبڑے والا ہو چاہے چھریرا تازی ہو چاہے دوغلی نسل کا بازاری ہو۔ شکاری ہو چاہے پانی میں کود جانیوالا۔ چاہے دم بالکل اڑی ہو چاہے نوک پر بالوں کا پھندنا ہو۔ ٹوم ان سب کو خوب رلوائیگا چخوائیگا۔ جب میں اپنا سر ان میں اس طرح پھینک رہا ہوں تو جو کتے کٹہروں میں بند ہیں وہ بھی کنڈیوں پر پنجے مار مار کر سب کھانے میں شریک ہونگے اور سب کا پیٹ بھر جائیگا۔ ارے رے رے۔ بھوت شیطان۔ کیوں ستاتا ہے۔ آؤ چلو' میلو ٹھیلوں' بازاروں اور منڈیوں کی سیر کریں۔ محتاج ٹوم کا تو بنا خالی ہے۔
لی ار:۔ اب ریگن کو چیر پھاڑ کر اس کی تشریح کی جائے۔ اور دیکھا جائے کہ اس کے دل میں کیا باتیں بھری تھیں کہ وہ ایسی سنگدل ہو گئی۔ کیا اس کائنات میں کوئی وجہ

FOOL: Come hither mistress, is your name Goneril?
LEAR: She cannot deny it.

Edgar	Bless thy five wits.
Kent	(to Lear) O, pity! Sir, where is the patience now That you so oft have boasted to retain?
Edgar	(aside) My tears begin to take his part so much They mar my counterfeiting.
Lear	The little dogs and all, Tray, Blanch, and Sweetheart—see, they bark at me.
Edgar	Tom will throw his head at them.—Avaunt, you curs! Be thy mouth or black or white, Tooth that poisons if it bite, Mastiff, greyhound, mongrel grim, Hound or spaniel, brach or him, Bobtail tyke or trundle-tail, Tom will make him weep and wail; For with throwing thus my head, Dogs leapt the hatch, and all are fled. Do, de, de, de. Sese! Come, march to wakes and fairs And market towns. Poor Tom, thy horn is dry.
Lear	Then let them anatomize Regan; see what breeds about her heart. Is there any cause in nature that makes these hard-hearts? (To Edgar) You, sir, I entertain

کوئی سبب ایسا ہے کہ ان کے دل پتھر کے ہو جاتے (ایڈگر سے) جناب والا آپکو میں اپنے سو سواروں میں ایک سوار کی جگہ دیتا ہوں۔ مگر آپ کا کپڑے پہننے کا یہ طرز مجھے پسند نہیں۔ شاید آپ فرمائیں کہ وضع ایرانی ہے۔ مگر مہربانی کرکے آپ اس وضع کو بدل ڈالیں۔

کنٹ:۔ اچھے آقا کچھ دیر اور استراحت کر لیجئے۔

لی ار:۔ اچھا اب غل نہ ہو' بالکل نہ ہو۔ پردے کھینچ دو۔ ہاں ٹھیک ہے یونہیں۔ رات کا کھانا صبح ہوتے کھائیں گے۔ ہاں ہاں بس ٹھیک ہے۔

مسخرا:۔ آپ تو صبح اٹھیں گے' میں دوپہر کو جاگوں گا۔

(گلوسٹر آتا ہے)

گلوسٹر:۔ کنٹ سے) بادشاہ سلامت کہاں ہیں؟

کنٹ:۔ یہاں ہیں مگر انھیں چھیڑیئے نہیں۔ ان کے ہوش و حواس معطل ہو چکے ہیں۔

گلوسٹر:۔ اچھے دوست تم سے التجا ہے کہ جس طرح بن پڑے گود میں اٹھا کر یا کسی اور ترکیب سے انھیں یہاں سے لے چلئے۔ مجھے ابھی ایک سازش کا حال معلوم ہوا ہے جو ان کے قتل کیلیئے سوچی گئی ہے۔ ایک پالکی تیار ہے۔ انھیں کسی طرح اس میں ڈال کر ڈورر کی طرف روانہ ہو جایئے۔ وہاں سلامتی اور حفاظت دونوں باتیں نصیب ہونگی۔ یہ کام فوراً ہو جانا چاہیئے۔ اگر آدھے گھنٹے کی بھی دیر ہوئی تو پھر بادشاہ کی جان اور ان کے ساتھ ہم سب کی جانیں بھی باقی نہ رہیں گی۔ اور جتنے لوگ اس وقت ان کی جان سلامت رہنی چاہتے ہیں ان کی جانوں کو بھی خطرہ ہے۔ بس بادشاہ کو بھی اٹھاؤ۔ میں آگے چلتا ہوں تم میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ۔ میں تمہیں وہاں تک پہونچا دوں گا جہاں اس سفر کیلیئے کل سامان مہیا ہے۔ مگر تم جلد کسی طرح یہاں سے باہر نکلو۔

کنٹ:۔ بادشاہ کے قریب جاکر مظلوم صورت اس وقت سو رہی ہے۔ ممکن تھا کہ اس وقت کی نیند تیرے تھکے ہوئے اعصاب کو آسائش دیتی۔ لیکن اگر راحت نہ

for one of my hundred, only I do not like the fashion of your garments. You will say they are Persian; but let them be changed.

Kent — Now, good my lord, lie here and rest a while.

Lear — Make no noise, make no noise. Draw the curtains.
So, so. We'll go to supper i' th' morning.
(He sleeps)

Fool — And I'll go to bed at noon.
(Enter the Duke of Gloucester)

Gloucester — (to Kent)
Come hither, friend. Where is the King my master?

Kent — Here, sir, but trouble him not; his wits are gone.

Gloucester — Good friend, I prithee take him in thy arms.
I have o'erheard a plot of death upon him.
There is a litter ready. Lay him in 't
And drive toward Dover, friend, where thou shalt meet
Both welcome and protection. Take up thy master.
If thou shouldst dally half an hour, his life,
With thine and all that offer to defend him,
Stand in assurèd loss. Take up, take up,
And follow me, that will to some provision
Give thee quick conduct. Come, come away.
(Exeunt, Kent carrying Lear in his arms)

[KENT: Oppressed nature sleeps:
This rest might yet have balm'd thy broken sinews,

پہونچی تو پھر تکلیفیں سب لاعلاج ہو جائیں گی۔ (مسخرے سے کہتا ہے) آقا کو اٹھا کر لیجانا ہے۔ آؤ تم بھی مدد کرو۔ تم کو بھی ساتھ چلنا ہوگا۔

گلوسٹر:۔ چلو چلو۔ دیر نہ کرو۔

ایڈگر:۔ جب ہم اپنے سے بڑوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ بھی مبتلائے آفات ہیں تو اپنی مصیبتوں پر زیادہ نہیں روتے۔ لیکن جب ہمارے ساتھی اور دوست بھی رنج و تکلیف میں ہوں اور دیکھا جائے کہ جس غم نے ہماری کمر جھکا دی ہے اسی غم نے بادشاہ کو پاافتادہ کر دیا ہے تو کسی قدر صبر آجاتا ہے۔ جو تکلیفیں اسے اولاد سے پہونچتی ہیں مجھ پر وہی ازیتیں اپنے باپ کی وجہ سے نازل ہوئیں غرض اس حالت میں اپنی تکلیفوں کو براداشت کرنا آسان ہوگا۔ ٹوم اب یہاں سے چل اور ان باتوں کی خبر رکھ جو بڑے لوگوں میں مشہور ہو رہی ہیں اور اس وقت تک اپنے کو ظاہر نہ کر جب تک کہ وہ سب باتیں جن کا یقین دلا کر تجھے بدنام کیا گیا ہے غلط ثابت نہ ہو جائیں۔ اور سب کے نظروں میں تو بالکل بیگناہ نہ ٹھیرے۔ آج رات کو اور کیا کرنا ہے؟ بادشاہ تو چلے ہی گئے۔ کہیں چھپ رہ چھپ رہ۔ (چلا جاتا ہے)

ساتواں منظر

گلوسٹر کا محل۔ نواب کورنوال، ریگن، گونرل، ایڈمند اور چند ملازم آتے ہیں۔

کورنوال:۔ گونرل۔ تکلیف کرکے یہ خط گھوڑے کی ڈاک بٹھا کر اپنے شوہر نواب البانی کے پاس ابھی بھجوا دو۔ فرانس کا لشکر ساحل پر اتر آیا ہے۔ اور ہم اس باغی گلوسٹر کی بھی تلاش میں ہیں۔

ریگن:۔ گلوسٹر اگر گرفتار ہو جائے تو اسے فوراً پھانسی دیدینی چاہئے۔

گونرل:۔ نہیں، آنکھیں نکال ڈالنی چاہئیں۔

کورنوال:۔ اس کی سزا کو ہماری مرضی پر چھوڑا جائے۔ ایڈمند تم بہن گونرل کے ساتھ رہو۔ تمھارے باپ کیلئے جو سزا تجویز کی ہے وہ ایسی ہے کہ اسے دیکھنے کیلئے

Which if convenience will not allow,
Stand in hard cure. Come, help to bear thy master,
Thou must not stay behind.]

GLOUCESTER: Come, come away.

Exeunt all but Edgar

[EDGAR: When we our betters see bearing our woes,
We scarcely think our miseries our foes.
Who alone suffers, suffers most i' th' mind,
Leaving free things and happy shows behind,
But then the mind much sufferance doth o'erskip,
When grief hath mates, and bearing fellowship:
How light and portable my pain seems now,
When that which makes me bend, makes the King bow.
He childed as I father'd, Tom away.
Mark the high noises; and thyself bewray,
When false opinion, whose wrong thoughts defile thee,

In thy just proof, repeals and reconciles thee:
What will hap more to-night, safe 'scape the King,
Lurk, lurk.

Exit.]

Scene 7

(Enter the Duke of Cornwall, Regan, Goneril, Edmond the bastard, and Servants)

Cornwall	(to Goneril) Post speedily to my lord your husband. Show him this letter. The army of France is landed. (To Servants) Seek out the traitor Gloucester. (Exeunt speedily)
Regan	Hang him instantly.
Goneril	Pluck out his eyes.
Cornwall	Leave him to my displeasure. Edmond, keep you our sister company. The revenges we are bound to take upon your traitorous

تمھارا موجود ہونا ضروری نہیں۔ نواب البانی کے پاس تم جارہے ہو۔ ان سے کہدینا کہ جس قدر جلد ممکن ہو غنیم سے مقابلہ کی تیاری کریں۔ میں بھی سامان جنگ کے مہیا کرنے میں مصروف ہوں۔ فوجی چوکیاں جابجا بٹھا رہا ہوں تاکہ بات بات کی خبر ایک سے دوسرے کو جلد پہونچتی رہے۔ اچھا بہن گونرل آپ کو خدا کے سپرد کیا' اور ایدمند تمہیں بھی خدا حافظ کہتا ہوں۔

(اوسوالد آتا ہے)

کہو بادشاہ لی ار کہاں ہیں؟

اوسوالد:۔ نواب گلوستر انھیں کہیں اٹھالے گئے ہیں۔ تیس پینتیس سوار بھی ان کے ہمراہ ہیں۔ بادشاہ کی تلاش میں جو لوگ نکلے ہیں ان کا بیان ہے کہ ہم سے دروازے پر گلوستر سے ملاقات ہوئی تھی۔ ہم نے دیکھا کہ امرائے شاہی کے چند ملازموں کے ساتھ بادشاہ کو ڈوور کی طرف لے گئے ہیں۔ ان میں بعض لوگ بڑی لیج کی لے رہے تھے ڈوور میں بڑے بڑے دوست اور ہوا خواہ ہتیار باندھے بادشاہ کی حمایت کو تیار ہیں۔

کورنوال:۔ اپنی بیگم کیلئے گھوڑے تیار رکھو۔

گونرل:۔ نواب کورنوال اور بہن ریگین تمھیں خدا کو سونپا۔

کورنوال:۔ ایدمند خدا حافظ۔ (گونرل' ایدمند اور اوسوالد چلے جاتے ہیں) جاؤ اس باغی گلوستر کو تلاش کرو۔ اگر ملے تو چوروں کی طرح پکڑ کر اس کے ہتکڑیاں ڈال دو اس حال میں ہمارے سامنے حاضر کرو۔ گو قرین انصاف یہی ہے کہ بغیر عدالت کے ہم کسی کو جان سے نہ ماریں مگر اس مقدمہ خاص میں ہمارا قہر و عتاب ہمارے اختیارات کی رہنمائی کریگا۔ گو اس میں لوگ ہمیں بدنام ہی کیوں نہ کریں لیکن جو کچھ ہم نے قصد کرلیا ہے اس سے ہمیں وہ روک نہیں سکتے۔ یہ کون آرہا ہے۔ کیا گلوستر باغی ہے؟

(چند ملازم گلوستر کو گرفتار کئے لاتے ہیں۔)

father are not fit for your beholding. Advise the Duke
where you are going, to a most festinate preparation;
we are bound to the like. Our posts shall be
swift and intelligent betwixt us. (To Goneril)
Farewell, dear sister.
(To Edmond) Farewell, my lord of Gloucester.
(Enter Oswald the steward)
How now, where's the King?

Oswald — My lord of Gloucester hath conveyed him hence.
Some five- or six-and-thirty of his knights,
Hot questrists after him, met him at gate,
Who, with some other of the lord's dependants,
Are gone with him toward Dover, where they
boast To have well-armèd friends.

Cornwall — Get horses for your mistress.
(Exit Oswald)

Goneril — Farewell, sweet lord, and sister.

Cornwall — Edmond, farewell.
(Exeunt Goneril and Edmond)
(to Servants) Go seek the traitor Gloucester.
Pinion him like a thief; bring him before us.
(Exeunt other Servants)
Though well we may not pass upon his life
Without the form of justice, yet our power
Shall do a curtsy to our wrath, which men
May blame but not control.
(Enter the Duke of Gloucester and Servants)
Who's there—the traitor?

ریگن:۔ ارے محسن کش' روباہ مکار۔ کیا تو ہے؟
کورنوال:۔ اس کی مشکیں کس لو۔
گلوسٹر:۔ اس سے آپ کا اور بیگم صاحبہ کا کیا مطلب ہے؟ آپ دونوں تو میرے دوست تھے۔
ریگن:۔ اس کے بازو خوب مضبوطی سے باندھو۔ ارے ناپاک نجس باغی۔
گلوسٹر:۔ بیگم۔ آپ میں رحم نہیں۔ مگر میں باغی ہرگز نہیں ہوں۔
کورنوال:۔ اس کرسی پر بٹھا کر اسے خوب باندھ دو۔ ٹھیر جا' تجھے ابھی معلوم ہو جائیگا کہ تو کون ہے۔

(ریگن گلوسٹر کی داڑھی پکڑ کر نوچتی ہے)

گلوسٹر:۔ خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میری داڑھی کو نوچنا آپ کے لئے سخت معیوب حرکت ہے۔
ریگن:۔ داڑھی اتنی سپید اور تو اتنا باغی و سرکش۔
گلوسٹر:۔ شریر عورت۔ یہ بال جو میری داڑھی کے تو نے نوچے ہیں یہ زندہ ہو کر تجھے الزام دیں گے۔ میں تو تمھارا میزبان ہوں۔ تم میرے گھر مہمان آئے ہو۔ میں نے جو کچھ خاطر و مدارات تمھاری کی ہے اسے اپنے جفاکار ہاتھوں سے اس طرح غارت نہ کرو۔ تم میرا کرہی کیا لوگے۔
کورنوال:۔ اچھا بتاؤ۔ تمھارے پاس فرانس سے خط کیسا آیا تھا؟
ریگن:۔ جواب مختصر دو۔ کیونکہ ہمیں تمھارا کل حال پہلے سے معلوم ہے۔
کورنوال:۔ اور حال میں جو باغی ملک میں آئے ہوئے ہیں انکے ساتھ تو نے کیا سازش کر رکھی ہے؟
ریگن:۔ اور اس دیوانے بادشاہ کو کس کی معرفت تو نے یہاں سے چمپت کر دیا ہے؟
گلوسٹر:۔ ایک خط میرے پاس آیا تھا جس میں کوئی طے شدہ مضمون بیان نہیں

Regan	Ingrateful fox, 'tis he.
Cornwall	(to Servants) Bind fast his corky arms.
Gloucester	What means your graces? Good my friends, consider You are my guests. Do me no foul play, friends.
Cornwall	(to Servants) Bind him, I say.
Regan	Hard, hard! O filthy traitor!
Gloucester	Unmerciful lady as you are, I'm none.
Cornwall	(to Servants) To this chair bind him. (To Gloucester) Villain, thou shalt find— (Regan plucks Gloucester's beard)
Gloucester	By the kind gods, 'tis most ignobly done, To pluck me by the beard.
Regan	So white, and such a traitor?
Gloucester	Naughty lady, These hairs which thou dost ravish from my chin Will quicken and accuse thee. I am your host. With robbers' hands my hospitable favours You should not ruffle thus. What will you do?
Cornwall	Come, sir, what letters had you late from France?
Regan	Be simple-answered, for we know the truth.
Cornwall	And what confederacy have you with the traitors Late footed in the kingdom?
Regan	To whose hands You have sent the lunatic King. Speak.
Gloucester	I have a letter guessingly set down,

ہوا تھا۔ لکھنے والے نے صرف اپنا ذاتی خیال بیان کیا تھا۔ اور ایسے شخص کے پاس سے آیا تھا جو کسی کا طرفدار نہ تھا۔ اور مخالف تو وہ ہرگز نہ تھا۔

کورنوال:۔ چالاکی بے ایمانی۔

ریگن:۔ اور جھوٹ۔

کورنوال:۔ تو نے بادشاہ کو کہاں روانہ کر دیا؟

گلوسٹر:۔ ڈوور کو روانہ کیا ہے۔

ریگن:۔ وہاں کیوں بھیجا ہے۔ پہلے اس کا جواب دے۔

گلوسٹر:۔ اس لئے کہ میں نہیں چاہتا تھا کہ تو اپنے ظالم ناخنوں سے اس بڈھے غریب کی آنکھیں نکالے۔ اور یہ تیری مغلوب الغضب بہن (گونرل) اپنی سور کی سی کچلیوں سے اس بے یار مدد گار بڈھے بادشاہ کے جسم مطہر کو پھاڑ ڈالے۔ جو طوفان اس بڈھے بادشاہ نے اندھیری رات میں اپنے برہنہ سر پر برداشت کیا ہے اگر وہی طوفان سمندر پر اٹھتا تو سمندر اپنی موجیں اس قدر بلند کرتا کہ ستاروں کی روشنیاں گل کر دیتا۔ لیکن اس پر بھی وہ مرد پیرانہ سال یہی کہتا رہا کہ "مینہ برسے جا"_ اگر اس طوفانی رات میں جنگل کے بھیڑیئے بھی تمہارے دروازہ پر آکر غل مچاتے تو تم اپنے دربان سے کہتیں کہ "دربان دروازہ کھول دے" اور اندر آکر جو کچھ خون خرابہ وہ کرتے سب برداشت کر لیتیں۔ لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ انتقام تیز پر بلائے آسمان بن کر اس بادشاہ معصوم کی اولاد پر نازل ہونیوالا ہے۔

کورنوال:۔ لیکن وہ انتقام جو کچھ بھی ہو تجھے دیکھنا نصیب نہ ہوگا۔ نوکرو کرسی پکڑلو۔ میں تیری ان آنکھوں کو اپنے پاؤں میں روندونگا۔

گلوسٹر:۔ جو بڑھاپے تک زندہ رہنے کا خواہش مند ہو وہ میری مدد کرے۔ ارے ظالم خداؤ۔ دیکھو یہ مجھ پر کیا جو رو ستم ہو رہا ہے۔

ریگن:۔ دوسری آنکھ بھی پھوڑ دو۔ ورنہ چہرے کا ایک رخ دوسرے رخ کی بدنمائی پر ہنسے گا۔

	Which came from one that's of a neutral heart, And not from one opposed.
Cornwall	Cunning.
Regan	And false.
Cornwall	Where hast thou sent the King?
Gloucester	To Dover.
Regan	Wherefore to Dover? Wast thou not charged at peril—
Cornwall	Wherefore to Dover?—Let him answer that.
Gloucester	I am tied to th' stake, and I must stand the course.
Regan	Wherefore to Dover?
Gloucester	Because I would not see thy cruel nails Pluck out his poor old eyes, nor thy fierce sister In his anointed flesh stick boarish fangs. The sea, with such a storm as his bare head In hell-black night endured, would have buoyed up And quenched the stellèd fires. Yet, poor old heart, he holp the heavens to rain. If wolves had at thy gate howled that stern time, Thou shouldst have said "Good porter, turn the key; All cruels I'll subscribe." But I shall see The wingèd vengeance overtake such children.
Cornwall	See 't shalt thou never.—Fellows, hold the chair.— Upon these eyes of thine I'll set my foot.
Gloucester	He that will think to live till he be old Give me some help!—O cruel! O you gods! **(Cornwall pulls out one of Gloucester's eyes and stamps on it)**
Regan	(to Cornwall) One side will mock another; th' other, too.

کورنوال:۔ اب سمجھا کہ انتقام کس کو کہتے ہیں؟

آقا۔ ہاتھ ہٹا لیجئے۔ بچپن سے اب تک میں نے آپکی خدمت کی ہے۔ لیکن اس خدمت سے بہتر آج تک کوئی خدمت نہیں کی کہ آپ سے کہوں کہ آپ اپنا ہاتھ ہٹالیں۔

ریگن:۔ کیوں کتے اب تجھے معلوم ہوا؟

پہلا ملازم:۔ اگر گلوسٹر کی طرح آپ کے منہ پر بھی سپید داڑھی ہوتی تب بھی اس قسم کے ظلم میں میں آپ سے مقابلہ کرنیکو تیار ہو جاتا۔ خبردار' یہ آپ کیا کرتے ہیں۔

کورنوال:۔ نمک حرام' کیا بکتا ہے۔ (دونوں تلواریں سونت لیتے ہیں)

پہلا ملازم:۔ اچھا تو آیئے اور اپنے اس قہر و غضب کا نتیجہ اٹھایئے۔

ریگن:۔ ارے مجھے کوئی تلوار دو۔ یہ گستاخ گنوار ہمارا مقابلہ کرتا ہے۔

(ریگن تلوار لیکر دوڑتی ہے اور پیچھے سے ملازم پر وار کرتی ہے)

پہلا ملازم:۔ ارے مارڈالا۔ گلوسٹر آپکی ایک آنکھ باقی ہے۔ اس سے آپ دیکھیں گے کہ میں نے بھی آپ کے دشمن کو ایک گہرا زخم پہونچایا ہے ہائے مرا۔ (ملازم مرجاتا ہے)

کورنوال:۔ اچھا آ۔ دوسری بھی پھوڑ دوں تاکہ تو کچھ نہ دیکھ سکے۔ بتا اے آنکھ تیری چمک کہاں ہے؟

گلوسٹر:۔ ہائے میں بالکل ہی اندھا ہو گیا۔ سوائے تاریکی اور تکلیف کے اور کچھ نظر نہیں آتا۔ میرا فرزند ایڈمنڈ کہاں ہے' وہ ہوتا تو میں کہتا کہ جسقدر غصہ اور رنج تجھ میں پیدا ہو سکے ان سے تو میری اس تکلیف کا انتقام لے۔

ریگن:۔ دور ہو۔ باغی دغاباز تو اسے بلا رہا ہے جسے تجھ سے عداوت ہے۔ یہ ایڈمنڈ ہی تھا جس نے تیری بغاوت اور سرکشی کا حال ہم پر کھولا۔ تجھ پر اسے مطلق رحم نہ آیا۔

Cornwall	(to Gloucester) If you see vengeance—
Servant	Hold your hand, my lord. I have served you ever since I was a child, But better service have I never done you Than now to bid you hold.
Regan	How now, you dog!
Servant	If you did wear a beard upon your chin I'd shake it on this quarrel. (To Cornwall) What do you mean?
Cornwall	My villein!
Servant	Nay then, come on, and take the chance of anger. (They draw and fight)
Regan	(to another Servant) Give me thy sword. A peasant stand up thus! (She takes a sword and runs at him behind)
Servant	(to Gloucester) O, I am slain. My lord, you have one eye left To see some mischief on him. (Regan stabs him again) O! (He dies)
Cornwall	Lest it see more, prevent it. Out, vile jelly! (He pulls out Gloucester's other eye) Where is thy lustre now?
Gloucester	All dark and comfortless. Where's my son Edmond? Edmond, enkindle all the sparks of nature To quite this horrid act.
Regan	Out, treacherous villain! Thou call'st on him that hates thee. It was he That made the overture of thy treasons to us, Who is too good to pity thee.

گلوسٹر:۔ ہائے میری غلط کاریاں۔ تو پھر ایڈگر کے ساتھ میں نے انصافی کی۔ خدایا میری خطا معاف کر اور ایڈگر کی مصیبت دور کر کے اسے صاحب دولت و اقبال کر۔

ریگن:۔ ارے کوئی ہے۔ ذرا آئے اور اسے گھر کے دروازہ سے باہر کر دے۔ اندھا تو ہو ہی گیا ہے' اب یہ راستہ سونگھتا ہوا ڈوور پہونچے گا۔ ایک آدمی گلوسٹر کا بازو پکڑے آگے بڑھتا ہے۔ پیارے شوہر آپ کا کیا حال ہے؟

کورنوال:۔ میرے کہیں زخم گہرا لگا ہے۔ میرے ساتھ ساتھ آؤ۔ اس اندھے باغی کو گھر سے باہر نکال دیا یا نہیں؟ اور اس نمک حرام ملازم کی لاش کو کہیں کوڑی پر پھکوا دو۔ ریگن زخم سے خون جاری ہے۔ یہ زخم بہت برے برے وقت مجھے پہونچا ہے۔ سہارے کیلئے اپنا ہاتھ دو۔

(کورنوال ریگن کا سہارا لے کر باہر چلا جاتا ہے۔)

دوسرا ملازم:۔ اگر اس آدمی کا انجام اچھا ہوتا تو مجھے کسی شرارت کے کرنے میں بھی دریغ نہ ہو سکتا تھا۔

تیسرا ملازم:۔ اگر یہ بیگم بہت دنوں جی اور بڑھیا ہو کر اپنی موت سے مری تو پھر دنیا کی تمام عورتوں کو بھتنیاں سمجھنا پڑے گا۔ اور یہ بھی ظاہر ہو گا کہ خدا گناہوں کی سزا نہیں دیا کرتا۔

دوسرا ملازم:۔ آؤ۔ اس بڈھے گلوسٹر کے پیچھے پیچھے چلیں اور دیکھیں کہ وہ بڈھا دیوانہ کہاں ہے۔ اور اب وہ اس اندھے گلوسٹر کی اپنے جنون میں کدھر رہنمائی کرتا ہے۔

تیسرا ملازم:۔ تم اس کے ساتھ جاؤ۔ میں تو کہیں سے تھوڑا سا سن اور انڈے کی سپیدیاں لاتا ہوں۔ تاکہ گلوسٹر کے زخمی چہرے پر لگا کر خون کا نکلنا بند کروں۔

(ایک ایک کر کے سب اسٹیج پر سے چلے جاتے ہیں۔)

Gloucester	O, my follies! Then Edgar was abused. Kind gods, forgive me that, and prosper him!
Regan	(to Servants) Go thrust him out at gates, and let him smell His way to Dover. (Exit one or more with Gloucester) How is 't, my lord? How look you?
Cornwall	I have received a hurt. Follow me, lady. (To Servants) Turn out that eyeless villain. Throw this slave Upon the dunghill. Regan, I bleed apace. Untimely comes this hurt. Give me your arm. (Exeunt with the body)

Exeunt.

[SECOND SERVANT: I'll never care what wickedness I do,
If this man come to good.
THIRD SERVANT: If she live long.
And in the end meet the old course of death,
Women will all turn monsters.
SECOND SERVANT: Let's follow the old Earl, and get the Bedlam
To lead him where he would: his roguish madness
Allows itself to any thing.
THIRD SERVANT: Go thou: I'll fetch some flax and whites of eggs
To apply to his bleeding face. Now heaven help him.
Exeunt.]

جزو رابع

پہلا منظر

(جھاڑیوں والی بنجر زمین۔ ایڈگر آتا ہے۔)

ایڈگر:۔ جو حال اس وقت ہے وہی بہتر ہے۔ اس بات کا علم ہونا کہ سب ہم سے علانیہ نفرت رکھتے ہیں اس سے بہتر ہے کہ دل میں نفرت اور زبان پر تعریف و خوشامد ہو۔ سب سے ذلیل و خوار انسان کی حالت وہ ہوتی ہے کہ دل میں امید ہو اور خوف کسی کا نہ ہو۔ کیونکہ تقدیر کی گردشوں کا ڈر انھیں کو ہوتا ہے جو خوش حال ہوتے ہیں۔ لیکن جو شخص ذلیل ترین حالت کو پہونچ چکا ہے وہ سمجھتا ہے کہ اگر تقدیر نے کوئی پلٹا بھی کھایا تو اس میں بہتری ہی کی صورت پیدا ہوگی۔ پس اے ہوا جس میں سانس لیتا ہوں تیرا چلنا مبارک ہے جس بدنصیب کو تو نے بد ترین حالت کو پہونچا دیا ہے اب تیرے چلنے سے اسے کسی بات کے خوف کی ضرورت نہیں رہتی۔ مگر یہ کون آرہا ہے؟

(گلوسٹر آتا ہے۔ ایک بڈھا آدمی اس کا ہاتھ پکڑے ہے)

یہ تو میرے والد ہیں اور ان کا ہاتھ پکڑے کوئی ذلیل سا آدمی ہے۔ ارے دنیا' دنیا' موذی دنیا' اگر تیرے یہ عجیب وغریب انقلاب ہمیں تجھ سے نفرت پیدا کر دیتے تو پھر بڑھاپے میں کسی کو موت کی جلدی نہ ہوتی۔

بڈھا آدمی:۔ سرکار میں تو آپ کی پرانی اسامی ہوں۔ آپ اور آپ کے والد کے زمانہ میں اسی برس سے حضور کی زمین کاشت کرتا رہا ہوں۔

گلوسٹر:۔ اب آپ زیادہ تکلیف نہ کریں۔ آپ کی اس تکلیف سے مجھے کوئی راحت نہیں پہونچتی۔ البتہ آپ کی تکلیف میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔

Act 4 Scene 1
(Enter Edgar as a Bedlam beggar)

Edgar

Yet better thus and known to be contemned
Than still contemned and flattered. To be worst,
The low'st and most dejected thing of fortune,
Stands still in esperance, lives not in fear.
The lamentable change is from the best;
The worst returns to laughter. Welcome, then,
Thou unsubstantial air that I embrace.
The wretch that thou hast blown unto the worst
Owes nothing to thy blasts.
(Enter the Duke of Gloucester led by an Old Man)
But who comes here?
My father, parti-eyed? World, world, O world!
But that thy strange mutations make us hate thee, Life would not yield to age.
(Edgar stands aside)

Old Man

(to Gloucester) O my good lord,
I have been your tenant and your father's tenant
These fourscore years.

Gloucester

Away, get thee away, good friend, be gone.
Thy comforts can do me no good at all;
Thee they may hurt.

بڈھا آدمی:۔ سرکار راستہ نہیں دیکھ سکتے۔

گلوسٹر:۔ میرے لئے اب کوئی راہ چلنے کو نہیں ہے۔ اس لئے آنکھوں کی بھی ضرورت نہیں۔ جب آنکھیں تھیں اس وقت بھی ٹھوکریں کھایا کرتا تھا' اکثر دیکھا گیا ہے کہ جب انسان کے کل قواء سالم ہوتے ہیں تو اسے اپنے محفوظ ہونیکا ایک زعم باطل ہو جاتا ہے۔ لیکن جب بعض قوئی میں کمی دیکھتا ہے تو زیادہ احتیاط برتنے لگتا ہے۔ ہائے پیارے لخت جگر ایڈگر تو کہاں ہے۔ باپ نے دھوکا کھا کر تجھے اپنے قہرو غضب کا نشانہ بنایا۔ کاش میں تجھے چھو کر معلوم کر لیتا کہ یہی میرا ایڈگر ہے۔ اور جیتا ہے تو پھر مجھے میری آنکھیں مل جاتیں۔

بڈھا آدمی:۔ اچھا۔ یہ کون ہے؟

ایڈگر:۔ (علیحدہ) خدایا' انسان کب کہہ سکتا ہے کہ بس اب اس سے بدتر حالت میری نہیں ہو سکتی۔ اس وقت میری وہ بری حالت ہے کہ کبھی پہلے نہ ہوتی تھی۔

بڈھا آدمی:۔ آہا۔ یہ تو بڑھا ٹوم مفلس اور محتاج ہے۔

گلوسٹر:۔ کیا وہ یہ فقیر ہے؟

بڈھا آدمی:۔ جی ہاں فقیر بھی ہے اور دیوانہ بھی۔

گلوسٹر:۔ کچھ عقل تو ضرور باقی ہوگی ورنہ بھیک کیسے مانگتا۔ کل سخت طوفان والی رات میں میں نے ایک ایسے آدمی کو دیکھا تھا اور خیال کرتا تھا کہ مصیبت کے وقت انسان کی کیفیت ایک کیڑے سے زیادہ نہیں ہوتی۔ اسی وقت مجھے اپنے فرزند کا خیال آیا۔ گو اس وقت میں اسے اچھا نہ سمجھتا تھا لیکن بعد کو میں نے چند عجیب باتیں سنی ہیں۔ خدایا۔ انسان تو تیرے مارنے کیلئے ایسی چیز ہے جیسے شریر لڑکوں کیلئے مکھیاں ہوں کہ کھیل میں انھیں مار ڈالتے ہیں۔

ایڈگر:۔ یہ کیا بات ہے؟ یہ کسی طرح ممکن نہیں کہ باپ کو ایسی سخت مصیبت میں دیکھوں اور دیوانہ بنا رہوں۔ اس میں مجھے تکلیف اور باپ کو صدمہ ہوگا۔ آقا۔ خدا حضور کو سلامت رکھے۔

Old Man — You cannot see your way.

Gloucester — I have no way, and therefore want no eyes.
I stumbled when I saw. Full oft 'tis seen
Our means secure us, and our mere defects
Prove our commodities. O dear son Edgar,
The food of thy abusèd father's wrath—
Might I but live to see thee in my touch
I'd say I had eyes again.

Old Man — How now? Who's there?

Edgar — (aside) O gods! Who is 't can say "I am at the worst"?
I am worse than e'er I was.

Old Man — (to Gloucester) 'Tis poor mad Tom.

Edgar — (aside) And worse I may be yet. The worst is not
So long as we can say "This is the worst."

Old Man — (to Edgar) Fellow, where goest?

Gloucester — Is it a beggarman?

Old Man — Madman and beggar too.

Gloucester — A has some reason, else he could not beg.
I' th' last night's storm I such a fellow saw,
Which made me think a man a worm. My son
Came then into my mind, and yet my mind
Was then scarce friends with him. I have heard more since.
As flies to wanton boys are we to th' gods;
They kill us for their sport.

Edgar — (aside) How should this be?
Bad is the trade that must play fool to sorrow,
Ang'ring itself and others.
(He comes forward)
Bless thee, master.

گلوسٹر:۔ کیا وہی ننگا بھوکا فقیر ہے؟

بڈھا آدمی:۔ سرکار یہ وہی ننگا فقیر ہے۔

گلوسٹر:۔ تو مہربانی کرکے آپ ذرا جائیں اور یہاں سے دو ایک میل کے فاصلہ پر جہاں ڈوور کی سڑک ملتی ہے وہاں مجھ سے پھر ملیں اور اتنی اور تکلیف کریں کہ کوئی کپڑا اس ننگے غریب کیلئے لیتے آئیں۔ پھر میں اس کا ہاتھ پکڑ کر آگے چلوں گا۔

بڈھا آدمی:۔ مگر سرکار یہ تو دیوانہ ہے۔

گلوسٹر:۔ مگر زمانہ بھی تو ایسا آگیا ہے کہ اندھوں کو دیوانے رستہ بتائیں۔ جو کچھ میں نے کہا ہے مہربانی کرکے آپ وہی کریں یا پھر جو مرضی ہو۔ اس وقت سب سے بڑی بات یہی ہے کہ آپ چلے جائیں۔

بڈھا آدمی:۔ سرکار میں جاتا ہوں اور بہتر سے بہتر کپڑے جو میرے پاس ہیں وہ حاضر کرتا ہوں۔ (بڈھا چلا جاتا ہے)

گلوسٹر:۔ سنتے ہو میاں ننگے فقیر۔

ایڈگر:۔ غریب مفلس ٹوم سردی کھاتا ہے۔ (علیحدہ) اب میں اس رنگ کو آگے نہیں نبھا سکتا۔

گلوسٹر:۔ ذرا تم ادھر میرے پاس آجاؤ۔

ایڈگر:۔ (علیحدہ) مگر ابھی کچھ دنوں اور دیوانہ بنا رہنا پڑیگا۔ خدایا رحم کر آنکھوں سے تو خون نکل رہا ہے۔

گلوسٹر:۔ تمہیں ڈوور کا رستہ تو معلوم ہے؟

ایڈگر:۔ سب رستوں سے واقف ہوں۔ کھیتوں کھیتوں جانیکا رستہ، گھوڑے کا رستہ، بیٹا، پگڈنڈی سب سے واقف ہوں۔ غریب ٹوم کی عقل میں تو سارا فتور ان شیطانوں اور بھوتوں کا ڈلوایا ہوا ہے۔ خدا حضور کو ان شیاطین سے محفوظ رکھے۔ پانچ بھوت ہیں جو اس غریب ٹوم میں ایک دم سے گھس بیٹھے ہیں۔ ان بھوتوں کے نام سنئے۔ اوبی ڈی کٹ نفسانی خواہشوں والا بھوت۔ اور ہوبی بی ڈانس جو گونگوں کا سردار

Gloucester Is that the naked fellow?

Old Man Ay, my lord.

Gloucester Get thee away. If for my sake
Thou wilt o'ertake us hence a mile or twain
I' th' way toward Dover, do it for ancient love,
And bring some covering for this naked soul,
Which I'll entreat to lead me.

Old Man Alack, sir, he is mad.

Gloucester 'Tis the time's plague when madmen lead the blind.
Do as I bid thee; or rather do thy pleasure.
Above the rest, be gone.

Old Man I'll bring him the best 'parel that I have,
Come on 't what will.
(Exit)

Gloucester Sirrah, naked fellow!

Edgar Poor Tom's a-cold. (Aside) I cannot daub it further.

Gloucester Come hither, fellow.

Edgar (aside) And yet I must.
(To Gloucester) Bless thy sweet eyes, they bleed.

Gloucester Know'st thou the way to Dover?

Edgar Both stile and gate, horseway and footpath. Poor Tom hath been scared out of his good wits.
Bless thee,

thee good man's son, from the foul Fiend. [Five fiends have been in poor Tom at once; of lust, as Obidicut, Hobbididance Prince of dumbness, Mahu of stealing,

ہے۔ اس طرح ماہو جو چوروں کا بادشاہ ہے۔ اور موودو قتل وغارت میں سب کا استاد ہے اور تی ترنی جنت جو چہرے بنانے میں سب کا بادشاہ ہے مگراب یہ آخری بھوت ماماؤں اور اصیلوں میں اپنا دخل رکھتا ہے۔ آقا۔ خدا حضور کو ان بد بلاؤں سے محفوظ رکھے۔

گلوسٹر:۔ لو یہ بٹوا تمھیں دیتا ہوں اس میں جو کچھ ہوا سے لے لو۔ تم تو وہ ہو جسے آسمانی بلاؤں نے بار بار صدمے پہونچا کر ذلیل و خوار کیا ہے۔ اچھا ہوا کہ میری مصیبتیں تمھاری آسائشوں کا سبب ہوگئیں۔ میں تو خدا سے ہر وقت یہ دعا مانگتا رہتا ہوں کہ جس شخص کے پاس دولت جس سے وہ اپنے عیش و عشرت کا سامان مہیا کرتا ہے فاضل ہو اور وہ شخص اس فرق کو جو فطرت نے کم بسیار کا انسان میں رکھا ہے اچھی طرح سمجھے بھی۔ لیکن چونکہ اس فرق کو وہ اچھی طرح سمجھتا نہیں۔ اس لئے وہ اس سے متاثر بھی نہیں ہوتا۔ خدا کرے کہ ایسے دولت مندوں کو غریبوں کی حالت کا اندازہ ہو۔ اور پھر تقسیم دولت از دیاد دولت کو اس طرح رفع کردے کہ ہر شخص کے پاس اپنی بسر اوقات کیلئے کافی روپیہ ہو۔ تم نے ڈوور کا شہر دیکھا ہے؟

ایڈ گر:۔ آقا دیکھا ہے۔

گلوسٹر:۔ وہاں ساحل پر ایک بہت بڑا چٹان سمندر پر جھکا کھڑا ہے۔ تم مجھے وہاں تک لے چلو' اور اس چٹان کے بالکل کنارے پہونچا دو تو پھر جس مصیبت و ناداری کی حالت میں تم اس وقت ہو وہ کافی صلہ پاکر دور ہو جائیگی۔ جب میں وہاں پہونچ گیا تو پھر کسی رہنما کی مجھے ضرورت نہ رہیگی۔

ایڈ گر:۔ آپ مجھے اپنا ہاتھ دیں۔ ٹوم۔ آپ کو وہاں لے چلے گا

دوسرا منظر

نواب البانی کے محل کے سامنے۔ گونرل اور ایڈمند آتے ہیں۔

گونرل:۔ ایڈمند یہاں تک آپ کا قدرنجہ فرمانا میری عزت کا باعث ہوا۔ تعجب

Modo of murder, Flibbertigibbet of mopping and mowing who since possesses chambermaids and waiting-women, so, bless thee, master.]

GLOUCESTER: Here take this purse, you whom the heavens' plagues

goodman's son, from the foul fiend.

Gloucester Here, take this purse, thou whom the heavens' plagues
Have humbled to all strokes. That I am wretched
Makes thee the happier. Heavens deal so still.
Let the superfluous and lust-dieted man
That slaves your ordinance, that will not see
Because he does not feel, feel your power quickly.
So distribution should undo excess,
And each man have enough. Dost thou know Dover?

Edgar Ay, master.

Gloucester There is a cliff whose high and bending head
Looks fearfully in the confinèd deep.
Bring me but to the very brim of it
And I'll repair the misery thou dost bear
With something rich about me. From that place
I shall no leading need.

Edgar Give me thy arm.
Poor Tom shall lead thee.
(Exit Edgar guiding Gloucester)

Scene 2

(Enter Goneril and Edmond the bastard at one door and Oswald the steward at another)

Goneril Welcome, my lord. I marvel our mild husband

ہے۔ کہ میرے یہ نازک مزاج شوہر ابھی تک محل ہی میں تشریف رکھتے ہیں۔ ہمیں لینے راستے تک نہ آئے۔

(اوسوالد آتا ہے)

اوسوالد تمھارے آقا کہاں ہیں؟ اوسوالد:۔ حضور اندر تشریف رکھتے ہیں۔ مگر میں نے انسان کو اتنا بدلتے ہوئے جیسے کہ وہ بدلے ہیں نہیں دیکھا۔ جب میں نے عرض کیا کہ ملک میں غنیم آگیا ہے تو سن کر مسکرائے۔ جب میں نے کہا کہ بیگم گونرل تشریف لارہی ہیں تو فرمانے لگے کہ "یہ اور بھی برا ہوا"_ جب میں نے گلوسٹر کے باغی ہو جانے اور اس کے فرزند ایدمند کی خیر خواہی کا تذکرہ کیا تو بولے۔ ارے احمق ہوش کی لے۔ کچھ پی تو نہیں رکھی ہے۔ تو سیدھے رستے کو چھوڑ کر غلط راستہ پر چلنے والے آدمیوں میں ہے۔ غرض حالت یہ ہے کہ جس بات سے خوش ہونا چاہیئے اسے سن کر ناراض ہوتے ہیں اور جس بات سے ناخوش ہونا چاہئے اسے سن کر خوش ہوتے ہیں۔

گونرل:۔ (ایدمند سے) اب آپ کو آگے نہ جانا چاہئے۔ یہ میرے شوہر کی کمزوری اور بزدلی ہے کہ کسی بات پر عمل کرنیکی ہمت ہی نہیں ہوتی۔ کوئی کیسی ہی توہین کرے اسے توہین نہیں سمجھتے۔ کیونکہ اس میں رنج وملال کرنے کی تکلیف اٹھانی پڑیگی۔ لیکن جو کچھ ہم چاہتے ہیں اور جس کیلئے ہم یہاں آئے ہیں بہرکیف انجام دینا ہوگا۔ بس ایدمند اب تم بھائی کورنوال کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ فوجیں فراہم کرکے انھیں تمھارا سپہ سالار بنائیں۔ اور جنگ کیلئے فوجیں روانہ کردیں۔ میں یہاں محل میں جو کچھ کرنا ہے کرونگی یعنی سوت کاتنے کا چرخہ جو میرے پاس ہے وہ شوہر کو نذر کرونگی۔ یہ نمک حلال اور وفادار نوکر (اوسوالد) ہم میں تم میں بات چیت کا ذریعہ رہیگا۔ اور اگر تم اپنی طبیعت کو حصول دولت وعزت کی طرف مائل کرتے رہے تو بہت دن نہیں گذریں گے کہ میں عشق والفت میں تمھاری رفیق ہو جاؤنگی۔ اورلو اسی عشق والفت کی نشانی اپنے پاس رکھو۔ اور کسی سے کچھ کہو سنو نہیں۔ (نشانی دیتی ہے) ذرا گردن جھکاؤ۔ اور اگر اس بوسہ کو زبان ملتی تو وہ یہی کہتا کہ میں نے تمھاری

Not met us on the way.
(To Oswald) Now, where's your master?

Oswald
Madam, within; but never man so changed.
I told him of the army that was landed;
He smiled at it. I told him you were coming;
His answer was "The worse". Of Gloucester's treachery
And of the loyal service of his son
When I informed him, then he called me sot,
And told me I had turned the wrong side out.
What most he should dislike seems pleasant to him;
What like, offensive.

Goneril
(to Edmond) Then shall you go no further.
It is the cowish terror of his spirit
That dares not undertake. He'll not feel wrongs
Which tie him to an answer. Our wishes on the way
May prove effects. Back, Edmond, to my brother.
Hasten his musters and conduct his powers.
I must change names at home, and give the distaff
Into my husband's hands. This trusty servant
Shall pass between us. Ere long you are like to hear,
If you dare venture in your own behalf,
A mistress's command. Wear this. Spare speech.
Decline your head. This kiss, if it durst speak,

روح کو خوشی و مسرت سے تازہ کردیا۔ بس سمجھ جاؤ۔ اور خدا تمہیں اپنی حفظ وامان میں رکھے۔

ایدمند:۔ تازیست میں حضور ہی کا رہوں گا۔

گونرل:۔ پیارے ایدمند دیکھو مردوں مردوں میں بھی کیسا فرق ہوتا ہے ایک تم ہو کہ ہر عورت تمھاری خدمت کیلئے تیار ہے دوسرا میرا یہ احمق شوہر ہے جو مجھ پر جبراً قابض ہے۔

اوسوالد:۔ حضور بیگم صاحبہ نواب صاحب تشریف لارہے ہیں۔ (چلا جاتا ہے)۔

(نواب البانی آتا ہے)

گونرل:۔ ایک زمانہ تھا کہ جب میں کہیں چلی جاتی تھی تو آپ کس شوق سے مجھے بلایا کرتے تھے۔ اب تو میں اس کتے کے برابر بھی نہ رہی جسے سیٹی دیکر بلایا کرتے ہیں۔

البانی:۔ گونرل اب تمھاری قدر تو اس گرد کے برابر بھی نہیں رہی جو ہوا اڑا کر تمھارے چہرے پر ڈالتی ہے۔ تمھارے مزاج سے تو اب ڈر لگنے لگا ہے۔ جب اسی سے جس کی بدولت تم نے دنیا میں قدم رکھا دشمنی اور عداوت ہو جائے تو پھر طبعیت کا اعتدال پر قائم رہنا محال ہو جاتا ہے۔ جب کوئی ہری شاخ درخت سے علیحدہ ہو جاتی ہے تو پھر مرکر اس کا خشک ہو جانا ضروری ہو جاتا ہے۔ اور سوائے اس کے کہ ایندھن کی طرح جلادی جائے اور کوئی مصرف اس کا نہیں رہتا۔

گونرل:۔ بس آگے کچھ نہ کہو۔ تمھارا یہ انداز گفتگو حماقت انگیز ہے۔

البانی:۔ بدوں کی نظر میں نیکی یا بھلائی بھی بری ہو جاتی ہے۔ خباثت کو خبیث ہی پسند کیا کرتے ہیں۔ تم بیٹیاں ہو یا پھاڑ کھانیوالی شیرنیاں ہو۔ یہ تمھاری کیا حرکت تھی کہ نہایت واجب التعظیم بڈھے باپ کو جس کے سپید سر سے وہ عظمت و بزرگی ٹپکتی ہے کہ جنگل کا کوئی وحشی بھی پاس سے گزرے تو پاؤں چاٹنے لگے۔ تم دونوں نے نہایت کمینہ پن اور وحشیانہ طریقے سے اسے پاگل بنا دیا۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ بھائی

Would stretch thy spirits up into the air.
(She kisses him)
Conceive, and fare thee well.

Edmond — Yours in the ranks of death.

Goneril — My most dear Gloucester.
(Exit Edmond)
O, the difference of man and man!
To thee a woman's services are due;
My fool usurps my body.

Oswald — Madam, here comes my lord.
(Enter the Duke of Albany) [I fear your disposition:
That nature which contemns i' th' origin
Cannot be border'd certain in itself;
She that herself will sliver and disbranch
From her material sap, perforce must wither,
And come to deadly use.

GONERIL: No more, the text is foolish.

ALBANY: Wisdom and goodness, to the vile seem vile,
Filths savour but themselves, what have you done?
Tigers, not daughters, what have you perform'd?
A father, and a gracious aged man
Whose reverence even the head-lugg'd bear would lick,
Most barbarous, most degenerate have you madded.
Could my good brother suffer you to do it?

کورنوال نے تمہیں یہ حرکت کیسے کرنے دی وہ تو بھلے آدمی ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ نواب کورنوال ایک انسان ہی نہیں شہزادہ بھی ہے۔ اور تمھارے باپ کا اس پر کیسا احسان ہے، مگر پھر بھی اس نے تمھاری بیجا باتوں کو نہ روکا۔ سخت و سنگین جرائم کی سزاؤں کے لئے اگر خداؤں نے اپنے کارکنوں کو نہیں بھیجا تو پھر یہ ہوگا کہ آدمی کو آدمی اسطرح کھانے لگے گا جیسے سمندر میں مچھلیاں مچھلیوں کو نگل جاتی ہیں۔

گونرل:۔ ارے تھڑدلے۔ تیرے کلے اس لئے ہیں کہ طمانچے کھائیں اور تیرے سر پر بے عزتی اور توہین کا انبار لگائیں۔ تیرے منہ پر وہ دیدے نہیں ہیں جو تیری عزت اور بے عزتی میں تجھے فرق بتائیں۔ تو نہیں جانتا کہ جو لوگ بدمعاشوں کے جرائم پر جن کے وہ مرتکب ہوتے ہیں رحم کھا کر ان کی سزا پر افسوس کرتے ہیں۔ وہ احمق اور بیوقوف ہوتے ہیں۔ تیرے طبل جنگ کہاں ہیں ان کا شور کسی سپاہ کو طلب نہیں کرتا۔ فرانس کا بادشاہ اپنے پرچم اور جھنڈے تیرے اس خاموش ملک میں اڑا رہا ہے۔ فرانس کے فوجی سردار ٹوپیوں میں پر لگائے تیرے ملک کو کھائے جاتے ہیں۔ طرح طرح کی وہ دھمکیاں دیتے ہیں۔ مگر تو عقل کا دشمن ایسا ہے کہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا ہے۔ خلیق بن کر کہتا بھی ہے تو صرف اتنا کہ "وہ ایسا کیوں کرتا ہے"۔

البانی:۔ اری شیطان تو اپنی حرکتیں اور شرارتیں تو دیکھ۔ جب عورت شیطنت پر آئے تو وہ شیطان سے بھی زیادہ کریہہ اور بدنما معلوم ہوتی ہے۔

گونرل:۔ ارے مغرور احمق۔

البانی:۔ بدکردار، تو فطرت کی دی ہوئی صورت کو بدل کر طمع کے برقعہ میں انسان کی جگہ شیطان بنی ہے۔ شیطان کی صورت اختیار نہ کر۔ جو غصہ مجھے اس وقت آرہا ہے اگر میں ہاتھوں کو اس کا تابع کردوں تو تیرے اعضاء کو توڑ کر ہڈیوں پر سے گوشت کھرچوں۔ تو شیطان ہے۔ اور عورت کی صورت نے اس شیطان کو اذیت پہنچنے سے پناہ دے رکھی ہے۔ تو عورت ہے میں تجھ پر ہاتھ نہیں چھوڑ سکتا۔

گونرل:۔ قسم ہے اب وہ تیری مرادنگی کیا ہوئی۔ تو ایک عورت کو اس پر حملہ

A man, a Prince, by him so benefited,
If that the heavens do not their visible spirits
Send quickly down to tame this vile offence,
It will come,
Humanity must perfórce prey on itself
Like monsters of the deep.]

GONBRIL: Milk-liver'd man,
That bear'st a cheek for blows, a head for wrongs,
Who hast not in thy brows an eye discerning
Thine honour, from thy suffering; [that not know'st,
Fools do those villains pity who are punish'd
Ere they have done their mischief, Where's thy drum?
France spreads his banners in our noiseless land,
With plumed helm, thy state begins to threat;
Whilst thou a moral fool sit'st still and cries,
Alack why does he so?]

ALBANY: See thyself devil:
Proper deformity seems not in the Fiend
So horrid as in woman.

GONBRIL: O vain fool.

[ALBANY: Thou changed, and self-cover'd thing for shame
Be-monster not thy feature, were't my fitness
To let these hands obey my blood,
They are apt enough to dislocate and tear
Thy flesh and bones, howe'er thou art a fiend,
A woman's shape doth shield thee.

GONBRIL: Marry your manhood mew –]

کرنیکی دھمکی دیکر ڈرواتا ہے؟

(ایک قاصد آتا ہے)

البانی:۔ کہو۔ کیا خبر ہے؟

قاصد:۔ آقا۔ خبر یہ ہے کہ نواب کورنوال کا انتقال ہوگیا۔ واقعہ یہ ہے کہ جب وہ گلوسٹر کی دوسری آنکھ نکالنے لگے تو ایک نوکر نے بڑھ کر انہیں کاری زخم پہنچایا۔

البانی:۔ گلوسٹر کی آنکھیں! یہ کیا قصہ ہے؟

قاصد:۔ نواب کورنوال کا ایک نوکر تھا جسے انھوں نے اپنے بچپن سے پرورش کیا تھا۔ یہ ظلم اس سے دیکھا نہ گیا۔ اور ایسا غصہ آیا کہ اپنے ہی آقا پر تلوار کھینچ لی۔ جب نواب نے یہ کیفیت دیکھی تو وہ بھی غضب ناک ہوکر نوکر پر لپکا اور ایک ہی وار میں اس کام تمام کردیا۔ لیکن نوکر کا ہاتھ بھی ایسا کاری پڑا تھا کہ اس وقت تو نہیں مگر اب نواب کی موت کا باعث ہوا۔

البانی:۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آسمان پر جو خدا ہیں وہ عادل و منصف ہیں اور جو گناہ ہم یہاں کرتے ہیں اس کی سزا وہ جلد ہمیں دیدیتے ہیں۔ تو کیا پھر اس مسکین و شریف گلوسٹر کی دوسری آنکھ بھی جاتی رہی؟

قاصد:۔ حضور۔ دونوں آنکھیں پھوڑ دی گئیں بیگم صاحبہ یہ خط حضور کیلئے ہے اور اس کا جواب جلد مانگا گیا ہے۔ خط حضور کی ہمشیرہ کا ہے۔

گونرل:۔ (علیحدہ) ایک طور پر تو میں اس موت کو اچھا سمجھتی ہوں کہ میں سلطنت کی تنہا مالک ہو جاؤنگی۔ لیکن ریگن اب بیوہ ہو گئی ہے اور میرا ایدمند اس کے پاس ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ میرے کل منصوبے غارت ہوکر میری زندگی کو قابل نفرت بنادیں۔ دوسرے پہلو سے غور کیا جائے تو یہ خبر اتنی ناگوار اور بے لطف کرنیوالی نہیں ہے۔ اچھا پڑھکر جواب دوں گی۔

البانی:۔ گلوسٹر کا بیٹا جب باپ کی آنکھیں اندھی کی جاتی تھیں کہاں تھا؟

قاصد:۔ حضور وہ اسی طرف روانہ ہوا تھا۔

Messenger O my good lord, the Duke of Cornwall's dead,
Slain by his servant going to put out
The other eye of Gloucester.
Albany Gloucester's eyes?
Messenger A servant that he bred, thrilled with remorse,
Opposed against the act, bending his sword
To his great master, who thereat enraged
Flew on him, and amongst them felled him dead,
But not without that harmful stroke which since
Hath plucked him after.
Albany This shows you are above,
You justicers, that these our nether crimes
So speedily can venge. But O, poor Gloucester!
Lost he his other eye?
Messenger Both, both, my lord.—
This letter, madam, craves a speedy answer.
'Tis from your sister.
Goneril (aside) One way I like this well;
But being widow, and my Gloucester with her,
May all the building in my fancy pluck
Upon my hateful life. Another way
The news is not so tart.—I'll read and answer.
(Exit with Oswald)
Albany Where was his son when they did take his eyes?
Messenger Come with my lady hither.

البانی:۔ مگر یہاں تو وہ آیا نہیں۔
قاصد:۔ حضور میں نے ادھر ہی سے اسے واپس جاتے ہوئے رستے میں دیکھا ہے۔
البانی:۔ تو کیا کورنوال کی اس شرارت کا حال اسے معلوم ہے؟
قاصد:۔ حضور اسے خوب معلوم ہے' اس نے خود ہی تو باپ کے خلاف کاروائی کی تھی۔ اور جب دیکھا کہ باپ کو سزا دی جائیگی تو موقع سے اس لئے ٹل گیا کہ سزا دینے والوں کو سزا دینے میں آزادی حاصل رہے۔
البانی:۔ گلوسٹر میں زندہ ہوں۔ جو جو اچھے سلوک اور مہربانیاں تو نے بادشاہ لی ار کے ساتھ کی ہیں تیرے سامنے ان کا شکر گزار ہونگا۔ اور جس نے تیری آنکھیں نکالی ہیں اس سے بدتر سے بدتر انتقام لوں گا۔ اچھا قاصد ادھر آ اور جو کچھ تجھے معلوم ہے وہ بھی مجھے بتا۔

(چلا جاتا ہے)

تیسرا منظر

ڈوور کے قریب فرانسیسی لشکر گاہ۔ کنٹ اور ایک شریف آتا ہے۔

کنٹ۔ یہ کیا بات ہے کہ شاہ فرانس اس طرح جلد اور یکلخت اپنے ملک کو واپس چلے گئے۔ آپ کو اس کی کچھ وجہ معلوم ہے؟
شریف:۔ کوئی بات ایسی تھی جسے ناتمام چھوڑ کر ادھر چلے آئے تھے۔ بعد کو معلوم ہوا کہ اس معاملے کو ناتمام چھوڑ دینے سے سلطنت کو خطرہ پیدا ہوا ہے اور بذات خود انکی واپسی نہایت ضروری ہے۔
کنٹ۔ بادشاہ تو واپس ہوا' اب اس کے بعد فوج کا سپہ سالار کون ہے؟
شریف:۔ فرانس کا مارشل یعنی سپہ سالار فوج موسیو لافار ہے۔
کنٹ۔ جو خط آپ لیکئے تھے اسے پڑھکر کوردیلیا کے دل پر کچھ اثر ہوا؟

Albany He is not here.
Messenger No, my good lord; I met him back again.
Albany Knows he the wickedness?
Messenger Ay, my good lord; 'twas he informed against him,
And quit the house on purpose that their punishment
Might have the freer course.
Albany Gloucester, I live
To thank thee for the love thou showed'st the King,
And to revenge thine eyes.—Come hither, friend.
Tell me what more thou know'st.
(Exeunt)

[IV. 3

Enter Kent and a Gentleman.

KENT: Why the King of France is so suddenly gone back, know you no reason?

GENTLEMAN: Something he left imperfect in the state, which since his coming forth is thought of, which imports to the Kingdom, so much fear and danger that his personal return was most required and necessary.

KENT: Who hath he left behind him, General?

GENTLEMAN: The Marshal of France Monsieur La Far.

KENT: Did your letters pierce the Queen to any demonstration of grief?

GENTLEMAN: I say she took them, read them in my presence,
And now and then an ample tear trill'd down
Her delicate cheek, it seem'd she was a Queen
Over her passion, who most rebel-like,
Sought to be King o'er her.

KENT: O then it moved her.

شریف:۔ اثر ضرور ہوا۔ وہ خط انھوں نے میرے ہاتھ سے لیکر میرے سامنے ہی پڑھا اور میں نے دیکھا کہ رخسار نازک پر سے آنسو کا ذرا سا قطرہ بہتا ہوا نیچے آیا ہے۔ معلوم ہوتا تھا کہ غصہ طبیعت پر غلبہ چاہتا ہے۔ مگر ملکہ اسے غالب نہیں آنے دیتی۔

کنت:- اچھا تو کورڈیلیا پر خط کا اثر ہوا۔

شریف:۔ غصہ کیا تھا' چہرے پر ضبط وملال کی ایک کش مکش تھی۔ دونوں اس کوشش میں تھے کہ کون اس کے حسن و جمال کو دوبالا کرتا ہے۔ آپ نے کبھی میہ اور دھوپ کو ساتھ دیکھا ہے۔ بس یہی کیفیت ملکہ کی تھی۔ لبوں پر تبسم کو اس کی خبر نہ تھی کہ آنکھوں میں کون سے مہمان اترے ہوئے ہیں۔ آنکھوں سے آنسو اس طرح گرتے تھے۔ جیسے ہیروں سے موتی جھڑیں۔ خلاصہ یہ کہ رنج و ملال ایک نادر الوجود حسین شے ہو جائیں اگر سب پر وہ ایسا حسین اثر کریں جیسا کہ کورڈیلیا پر انھوں نے کیا تھا۔

کنت:۔ کچھ آپ سے زبانی بھی دریافت کیا؟

شریف:۔ جی ہاں۔ دو ایک مرتبہ ایک آہ کے ساتھ "بابا جان" منہ سے نکلا۔ اور پھر اس طرح دم پھولا گویا یہ لفظ دل کو عاجز اور تنگ کر کے نکلا ہے۔ پھر کئی مرتبہ کہا "بہنوں بہنوں" اے ننگ خاندان بہنو۔ نہیں کنت: بابا جان نہیں۔ ہائیں کیا طوفان میں! اور وہ بھی رات کے وقت۔ رحم و شفقت اگر تمھارا وجود ہے تو ان باتوں کا یقین نہ کرو۔ اور پھر اشکوں کے شفاف موتی اس کی نیلگوں آنکھوں سے بہنے لگے۔ اور پھر آہ وحزن کے ساتھ نالہ وزاری شروع ہوئی۔ حتیٰ کہ اظہار غم کیلئے تنہائی میں پھوٹ پھوٹ کر رونے کو چلی گئیں۔

کنت:۔ یہ کل اثر ستاروں کا ہے جو اس دنیا میں ہمارے کوائف وحالات پر قدرت رکھتے ہیں۔ ورنہ ایک ہی ماں باپ سے اس درجہ مزاج میں اختلاف رکھنے والی اولاد کیسے پیدا ہو سکتی تھی۔ اس کے بعد ملکہ سے بات کرنے کا آپ کو اتفاق نہیں ہوا؟

GENTLEMAN: Not to a rage, patience and sorrow strove
Who should express her goodliest, you have seen
Sunshine and rain at once, her smiles and tears,

Were like a better way: those happy smilets,
That play'd on her ripe lip seem'd not to know,
What guests were in her eyes which parted thence,
As pearls from diamonds dropp'd; in brief,
Sorrow would be a rarity most beloved,
If all could so become it.
KENT: Made she no verbal question?
GENTLEMAN: 'Faith once or twice she heav'd the name of father,
Pantingly forth as if it press'd her heart,
Cried sisters, sisters, shame of Ladies, sisters:
Kent, father, sisters, what i' th' storm i' th' night;
Let pity not be believ'd, there she shook
The holy water from her heavenly eyes,
And clamour moisten'd her; then away she started,
To deal with grief alone.
KENT: It is the stars,
The stars above us govern our conditions,
Else one self mate and mate could not beget,
Such different issues. You spoke not with her since?

شریف:۔ جی نہیں۔

کنٹ:۔ سنیئے کہ وہ غریب آفت کا مارا بادشاہ لی ار آجکل یہیں شہر میں ہے۔ جب کبھی کچھ ہوش میں آتا ہے تو کہتا ہے کہ وہ یہاں کیسے اور کیونکہ آیا۔ لیکن اپنی بیٹی کوردیلیا سے ملنا نہیں چاہتا۔

شریف:۔ یہ کیوں؟

کنٹ:۔ اس کی طبعیت شرمندہ ہے کہ اس نے کیسی بیمروتی اور نامہربانی سے اپنی اس بیٹی کو محروم الارث کر دیا۔ اور ملک بدر کر کے جلا وطنی کے صدمے اسے اٹھانے دیئے اور جو کچھ حقوق اس بیٹی کے تھے وہ بھی اس نے ان دو کتیا بیٹیوں کو دیدیئے۔ یہ سب باتیں نشتر بن کر اس کے دل کو مجروح کرتی ہیں۔ اور شرم وندامت کی وجہ سے وہ کوردیلیا سے نہیں ملتا۔

شریف:۔ افسوس بادشاہ کی حالت بھی نہایت قابل افسوس ہے۔

کنٹ:۔ البانی اور کورنوال کی فوجوں کا حال تو آپ نے سنا ہوگا؟

شریف:۔ جی ہاں سنا جاتا ہے کہ وہ حرکت میں ہیں۔

کنٹ:۔ آیئے۔ ہم آپ کو اپنے آقا یعنی بادشاہ لی ار کے پاس لے چلیں اور انہی کی ملازمت میں ہم آپ کو چھوڑ دیں گے۔ کچھ مدت تک میں ابھی اور اپنے کو پوشیدہ رکھنا چاہتا ہوں۔ جس وقت آپ کو میرا حال معلوم ہوگا کہ میں کون ہوں تو پھر اس وقت اس تھوڑی دیر کی ملاقات پر مطلق افسوس نہ ہوگا۔

چوتھا منظر

موقع وہی ہے

باجے گاجے اور پرچموں کیساتھ کوردیلیا کی سواری آتی ہے۔

کوردیلیا:۔ ہائے ہائے کیا کہیں چلے گئے۔ ابھی ابھی تو ان کی دیوانگی کا یہ حال تھا جیسا سمندر کا تموج کے شور اور طوفان میں حال ہوتا ہے۔ زور زور سے گاتے تھے۔

GENTLEMAN: No.
KENT: Was this before the King return'd?
GENTLEMAN: No, since.
KENT: Well sir, the poor distressed Lear's i' th' town,
Who sometime in his better tune remembers,
What we are come about, and by no means
Will yield to see his daughter.
GENTLEMAN: Why good sir?
KENT: A sovereign shame so elbows him; his own unkindness
That stripp'd her from his benediction, turn'd her,
To foreign casualties, gave her dear rights
To his dog-hearted daughters, these things sting

Scene 4

(Enter with a drummer and colours, Queen Cordelia, Gentlemen, and soldiers)

Cordelia — Alack, 'tis he! Why, he was met even now,
As mad as the vexed sea, singing aloud,

سر پر تنکوں، کانٹوں اور گھاس کا اور طرح طرح کی بوٹیوں کو جو اناج کے کھیتوں میں ہوتی ہیں ایک تاج رکھا تھا۔ اچھا اب فوراً ایک سپاھی جائے اور انھیں تلاش کرے۔ اور جب وہ ملیں تو انھیں یہاں میرے سامنے لائے (ایک سپاھی چلا جاتا ہے) جو کوئی حکمت اور تدبیر سے ان کی اس دیوانگی کو دور کرنے میں مدد کریگا تو جو کچھ میرے پاس ہے سب اس کی نذر کردونگی۔

طبیب:۔ حضور، ملکہ سلامت، دوائیاں ایسی موجود ہیں جو مریض کو شفا بخش سکتی ہیں۔ لیکن بیماری کا سب سے بڑھکر معالج آرام وسکون ہے۔ اور اس آرام وسکون کیلئے بہت سی ادویہ ایسی موجود ہیں کہ بادشاہ سلامت کو نیند آجائے اور اس نیند سے انھیں راحت محسوس ہو۔

کوردیلیا:۔ تمام مخفی اور آشکار اعلاج اور تدبیریں اور تمام دوائیاں جڑی بوٹیاں جو یہ مہربان ماں یعنی زمین میرے اشکوں کی آبیاری سے پیدا کر سکتی ہو وہ سب کسی طرح اس نیک اور مصیبت زدہ، ناچار اور معذور شخص کو اپنے حواس میں لے آئیں۔ لوگو، اسے ڈھونڈو، تلاش کرو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ صدمے اور رنج کی حالت میں اپنی جان وہ تلف کردے۔ اس وقت اسکی رہنمائی ضروری ہے۔

(ایک قاصد آتا ہے)

قاصد:۔ ملکہ سلامت، خبر معلوم ہوئی ہے کہ برطانیہ کی فوجیں اس طرف آرہی ہیں۔

کوردیلیا:۔ یہ تو ہمیں پہلے ہی سے معلوم ہے اور ان کے لئے ہم بالکل تیار ہیں۔ پیارے باپ یہ جو کچھ میں کر رہی ہوں تیرے ہی لئے ہے۔ یہ فوج شاہ فرانس نے میرے صدمے اور آنسوؤں کو دیکھ کر مجھے دی ہے۔ میرا مقصد ملک گیری نہیں ہے۔ جو کچھ خیال ہے وہ پیارے بڈھے باپ کی محبت اور اس کے حفظ حقوق کا ہے۔ اے کاش پیارے باپ کی کچھ خبر سنتی یا انکی صورت دیکھتی۔

Crowned with rank fumitor and furrow-weeds,
With burdocks, hemlock, nettles, cuckoo-
flowers,
Darnel, and all the idle weeds that grow
In our sustaining corn. A century send forth.
Search every acre in the high-grown field,
And bring him to our eye.
(Exit one or more)
What can man's wisdom
In the restoring his bereavèd sense,
He that helps him take all my outward worth.

[First] Gentleman There is means, madam.
Our foster-nurse of nature is repose,
The which he lacks. That to provoke in him
Are many simples operative, whose power
Will close the eye of anguish.

Cordelia All blest secrets,
All you unpublished virtues of the earth,
Spring with my tears, be aidant and remediate
In the good man's distress!—Seek, seek for him,
Lest his ungoverned rage dissolve the life
That wants the means to lead it.
(Enter a Messenger)

Messenger News, madam.
The British powers are marching hitherward.

Cordelia 'Tis known before; our preparation stands
In expectation of them.—O dear father,
It is thy business that I go about;
Therefore great France
My mourning and importuned tears hath pitied.
No blown ambition doth our arms incite,
But love, dear love, and our aged father's right.
Soon may I hear and see him!
(Exeunt)

پانچواں منظر

گلوسٹر کا محل۔ ریگن اور اوسوالد آتے ہیں۔

ریگن:۔ کہو ہمارے بھائی البانی کی فوجیں آگے بڑھیں یا نہیں؟

اوسوالد:۔ بیگم وہ چل پڑی ہیں۔

ریگن:۔ کیا نواب البانی فوجوں کے ساتھ ہیں؟

اوسوالد:۔ وہ بھی ہیں۔ سچ پوچھئے تو گونرل ان سے بہتر سپاہی معلوم ہوتی ہے۔

ریگن:۔ ایڈمنڈ نے نواب البانی سے کچھ بات چیت کی تھی؟

اوسوالد:۔ نہیں ایڈمنڈ اور البانی کی ملاقات نہیں ہوئی۔

ریگن:۔ بہن گونرل نے ایڈمنڈ کو جو خط بھیجا ہے تو اس سے ان کا کیا مطلب ہے؟

اوسوالد:۔ حضور مجھے اس کا کچھ حال نہیں معلوم۔

ریگن:۔ ایڈمنڈ ایک خاص کام کو یہاں سے گیا ہوا ہے۔ گلوسٹر اندھا کر دیا گیا ہے۔ بڑی غلطی ہوگی اگر اسے زندہ رکھا گیا۔ اس اندھے پنے کی حالت میں جہاں وہ جائیگا جو شخص اسے دیکھے گا اسے سخت صدمہ اور رنج ہوگا۔ ایڈمنڈ اسی غرض سے گیا ہے کہ اپنے اندھے باپ کو جس پر دنیا تاریک ہو چکی ہے ہلاک کر دے۔ یا ممکن ہے کہ محض دشمنی کے حالات معلوم کرنے گیا ہو۔

اوسوالد:۔ تو حضور اب مجھے ایڈمنڈ کی تلاش میں جانا ضروری ہوا تاکہ اگر وہ ملیں تو بیگم گونرل کا یہ خط انھیں دیدوں۔

ریگن:۔ ہماری فوجیں کل روانہ ہونگی۔ بہتر ہو کہ تم اس وقت تک ہمارے ہی پاس قیام کرو۔ کل راستے بڑے بڑے خطرناک اور دشوار ہو رہے ہیں۔

اوسوالد:۔ میں ایسا نہیں کر سکتا۔ گونرل بیگم صاحبہ نے مجھے بڑی تاکید کردی ہے۔

ریگن:۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ بہن گونرل نے ایڈمنڈ کو خط کیوں بھیجا ہے۔ کیا

Scene 5

(Enter Regan and Oswald the steward)

Regan — But are my brother's powers set forth?
Oswald — Ay, madam.
Regan — Himself in person there?
Oswald — Madam, with much ado.
Your sister is the better soldier.
Regan — Lord Edmond spake not with your lord at home?
Oswald — No, madam.
Regan — What might import my sister's letters to him?
Oswald — I know not, lady.
Regan — Faith, he is posted hence on serious matter.
It was great ignorance, Gloucester's eyes being out,
To let him live. Where he arrives he moves
All hearts against us. Edmond, I think, is gone,
In pity of his misery, to dispatch
His 'nighted life, moreover to descry
The strength o' th' enemy.
Oswald — I must needs after, madam, with my letter.
Regan — Our troops set forth tomorrow. Stay with us.
The ways are dangerous.
Oswald — I may not, madam.
My lady charged my duty in this business.
Regan — Why should she write to Edmond? Might not you

یہ ممکن نہیں کہ خط اس وقت پڑھ لیا جائے اور تم اس کا مطلب ایدمند سے زبانی کہہ دو؟ایسی کیا بات ہوگی۔ کچھ تمہیں معلوم ہے کہ کیا بات ہے؟اوسوالد میں تمھارا بڑا احسان مانونگی اگر یہ لفافہ کھول کر مجھے پڑھ لینے دو گے۔

اوسوالد:۔ بیگم۔ میں ایسا نہیں کر سکتا۔

ریگن:۔ مجھے معلوم ہے کہ بہن گونرل اپنے شوہر سے خوش نہیں ہیں۔ اس کا تو مجھے پورا یقین ہے کیونکہ جب وہ یہاں تھیں تو شریف ایدمند کی طرف آنکھوں ہی آنکھوں میں بہت کچھ لطف و توجہ ظاہر کرتی تھیں۔ اور یہ بھی میں جانتی ہوں کہ تم ان کے راز دار ہو۔

اوسوالد:۔ کیا حضور مجھے ایسا سمجھتی ہیں؟

ریگن:۔ میں خوب جانتی ہوں کہ تم ان کے راز دار ہو۔ یہ بات میں خوب سمجھے ہوئے ہوں۔ بس تم میرا یہ پیغام بہن گونرل کو پہونچادو کہ میرا شوہر مرچکا ہے۔ مجھ سے ایدمند سے بات چیت ہو چکی ہے۔ ایدمند کا مجھ سے شادی کرنا اس سے بہتر ہوگا کہ گونرل اس سے شادی کریں۔ اگر ایدمند سے ملاقات ہوتو مہربانی کرکے یہ خط انھیں دیدینا۔ اور جب بہن گونرل تمھاری زبان سے میری کہی ہوئی باتیں سنیں تو اتنا میری طرف سے ضرور کہدینا کہ ذرا عقل سے کام لیں۔ اچھا خدا حافظ۔ اگر اس اندھے باغی سے رستے میں ملاقات ہو تو پھر ایدمند کیلئے یہی مناسب ہوگا کہ اس کا سر کاٹ ڈالے اور اس کا صلہ اسے ضرور دیا جائیگا۔ اچھا خدا حافظ۔

(اوسوالد چلا جاتا ہے۔)

چھٹا منظر

ڈوور کے قریب دیہات کی زمین۔

گلوسٹر اور ایدگر آتے ہیں۔ ایدگر ایک کسان کا لباس پہنے ہے۔

گلوسٹر:۔ میں اس پہاڑی کی چوٹی پر کب پہونچوں گا؟

Transport her purposes by word? Belike—
Some things—I know not what. I'll love thee much:
Let me unseal the letter.

Oswald Madam, I had rather—

Regan I know your lady does not love her husband.
I am sure of that, and at her late being here
She gave strange oeillades and most speaking looks
To noble Edmond. I know you are of her bosom.

Oswald I, madam?

Regan I speak in understanding. Y' are, I know 't.
Therefore I do advise you take this note.
My lord is dead. Edmond and I have talked,
And more convenient is he for my hand
Than for your lady's. You may gather more.
If you do find him, pray you give him this,
And when your mistress hears thus much from you,
I pray desire her call her wisdom to her.
So, fare you well.
If you do chance to hear of that blind traitor,
Preferment falls on him that cuts him off.
(Exeunt severally)

Scene 6

(Enter Edgar disguised as a peasant, with a staff, guiding the blind Duke of Gloucester)

Gloucester When shall I come to th' top of that same hill?

ایڈگر:۔ آپ اسی پہاڑی پر تو اس وقت چڑھ رہے ہیں۔ دیکھئے نا کہ چڑھنے میں کس قدر مشقت اٹھانی پڑ رہی ہے۔

گلوسٹر:۔ میرے خیال میں تو زمین ہموار ہے۔

ایڈگر:۔ نہیں چڑھائی سخت ہے۔

گلوسٹر:۔ نہیں۔ یہ بات تو نہیں معلوم ہوتی۔

ایڈگر:۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ آنکھوں کی تکلیف نے آپ کے باقی حواس بھی معطل کر دیئے ہیں۔

گلوسٹر:۔ ممکن ہے ایسا ہو۔ مگر یہ کیا بات ہے کہ تمھاری آواز بدل گئی ہے اور اب تمھاری گفتگو کا مضمون پہلے سے زیادہ شائستہ ہو گیا ہے۔

ایڈگر:۔ آپ کو دھوکا ہوا ہے مجھ میں سوائے ان کپڑوں کے اور کچھ نہیں بدلا۔

گلوسٹر:۔ میرا خیال ہے تمھاری بول چال پہلے سے بہتر ہو گئی ہے۔

ایڈگر:۔ جناب عالی آگے بڑھیئے۔ جو جگہ آپ چاہتے تھے وہ آگئی ہے۔ ہلیئے جلیئے نہیں۔ اف فوہ! کیسی خطرناک جگہ ہے۔ نیچے دیکھنے ہی سے سر چکراتا ہے۔ چیلیں اور کوئے بیچ میں اڑتے نظر آتے ہیں وہ چھوٹی تیتریوں سے بڑے معلوم نہیں ہوتے۔ آدمی دور نیچے وہ لوگ ہیں جو چٹانوں پر سے ایک قسم کا ساگ توڑتے ہیں انکا اندیشہ بھی کیسا خوفناک ہے ان کے قد ان کے سر سے بڑے معلوم نہیں ہوتے اور ماہی گیر جو کناروں پر چلتے پھرتے ہیں وہ چوہے معلوم ہو رہے ہیں۔ اور وہ جہاز جو لنگر ڈالے پڑا ہے وہ اس کشتی کے برابر جو جہاز پر ہوا کرتی ہے۔ اور کشتی ایک پیسہ برابر معلوم ہوتی ہے۔ اور اس پیسہ برابر کشتی کو دیکھو تو وہ نظر تک نہیں آتی۔ اور موجوں کی آواز جو کناروں کے سنگریزوں سے ٹکرانے سے پیدا ہوتی ہے پہونچتی بھی نہیں۔ میں تو اب نیچے کبھی بھی نہ دیکھونگا کہیں ایسا نہ ہو کہ چکرا کر آنکھوں میں اندھیرا آجائے اور نیچے جا رہوں۔

گلوسٹر:۔ ادھر تم کھڑے ہو جاؤ اور مجھے اس مقام پر کھڑا کر دو۔

Edgar — You do climb up it now. Look how we labour.
Gloucester — Methinks the ground is even.
Edgar — Horrible steep.
Hark, do you hear the sea?
Gloucester — No, truly.
Edgar — Why, then your other senses grow imperfect
By your eyes' anguish.
Gloucester — So may it be indeed.
Methinks thy voice is altered, and thou speak'st
In better phrase and matter than thou didst.
Edgar — You're much deceived. In nothing am I changed
But in my garments.
Gloucester — Methinks you're better spoken.
Edgar — Come on, sir, here's the place. Stand still. How fearful
And dizzy 'tis to cast one's eyes so low!
The crows and choughs that wing the midway air
Show scarce so gross as beetles. Halfway down
Hangs one that gathers samphire, dreadful trade!
Methinks he seems no bigger than his head.
The fishermen that walk upon the beach
Appear like mice, and yon tall anchoring barque
Diminished to her cock, her cock a buoy
Almost too small for sight. The murmuring surge
That on th' unnumbered idle pebble chafes
Cannot be heard so high. I'll look no more,
Lest my brain turn and the deficient sight
Topple down headlong.
Gloucester — Set me where you stand.

ایڈ گر:۔ اپنا ہاتھ دیجئے۔ اب آپ کنارے سے بالکل قریب ہیں۔ کنارہ کوئی ایک فٹ رہ گیا۔ مجھے تو کوئی ساری دنیا کی دولت بھی دے تو یہاں سے نیچے کبھی نہ کودوں۔

گلوسٹر:۔ میرا ہاتھ چھوڑ دو۔ اور اے عزیز۔ لے۔ یہ ایک ہیرا ہے۔ جو ایک غریب آدمی کے قبول کرنے کے لائق ہے۔ اس ہیرے کے ساتھ آسمان کی کل معبود تجھے ہمیشہ خوش اور آباد رکھیں۔ اچھا اب تم مجھ سے دور چلے جاؤ۔ اور مجھے خدا حافظ کہو۔ میں تمھارا دور چلا جانا سن لوں۔

ایڈ گر:۔ خدائے بزرگ و مہربان آپ کو اپنی حفاظت میں رکھے۔

گلوسٹر:۔ میری دعا بھی تمھارے لئے یہی ہے۔

ایڈ گر:۔ حالت ناامیدی میں میں کیوں کسی کی موت کی آرزو میں مخل ہوں۔

گلوسٹر:۔ زمین پر گھٹنے ٹیک کر کھڑا ہوتا ہے۔ اے طاقت اور زور والے خداؤ۔ میں اب دنیا چھوڑتا ہوں۔ اور تمھاری نظر کے سامنے اس حالت میں کہ آنکھوں کا نور جاتا رہا ہے میں صبر و تحمل کے ساتھ جان دیتا ہوں۔ میں ایسا بد نصیب نہیں رہنا چاہتا کہ تمھارا عتاب و غضب برداشت کرتا رہوں۔ کون ہے جو تم سے مقابلہ کر سکے۔ پس اے میری بے نور اور ناقابل برداشت ہستی تو اپنا تیل جلا کر اس چراغ کو گل کر دے۔ اگر ایڈ گر جیتا ہو تو اس پر برکتیں نازل ہوں۔ اچھا مہربان اب تمہیں خدا کو سونپتا ہوں۔

ایڈ گر:۔ بہتر ہے میں آپ کو بھی خدا کے سپرد کرتا ہوں۔

(گلوسٹر کودتا ہے۔ مگر قریب ہی زمین پر گر پڑتا ہے)

میری سمجھ میں نہیں آتا کہ انسان کا محض تخیل یا تصور اپنی جان کا خزانہ کیونکر لوٹ سکتا ہے گو اس مال کا چوری جانا بہت آسان ہے۔ اگر حقیقت میں یہ وہاں ہوتا جہاں اس وقت اپنے کو سمجھ رہا تھا تو پھر خیال اور تصور سب کچھ اب تک کے فنا ہو چکے ہوتے۔ فرمائیے آپ زندہ ہیں یا رخصت ہوئی۔ (علیحدہ) ممکن ہے دم نکل گیا

Edgar	Give me your hand. You are now within a foot Of th' extreme verge. For all beneath the moon Would I not leap upright.
Gloucester	Let go my hand. Here, friend, 's another purse; in it a jewel Well worth a poor man's taking. Fairies and gods Prosper it with thee! Go thou further off. Bid me farewell, and let me hear thee going.
Edgar	Now fare ye well, good sir. (He stands aside)
Gloucester	With all my heart.
Edgar	(aside) Why I do trifle thus with his despair Is done to cure it.
Gloucester	(kneeling) O you mighty gods, This world I do renounce, and in your sights Shake patiently my great affliction off! If I could bear it longer, and not fall To quarrel with your great opposeless wills, My snuff and loathèd part of nature should Burn itself out. If Edgar live, O bless him!— Now, fellow, fare thee well.
Edgar	Gone, sir. Farewell. (Gloucester falls forward) (Aside) And yet I know not how conceit may rob The treasury of life, when life itself Yields to the theft. Had he been where he thought, By this had thought been past.—Alive or dead? (To Gloucester) Ho, you, sir, friend; hear you, sir? Speak. (Aside) Thus might he pass indeed.

ہو۔ مگر نہیں زندہ ہیں۔ سانس چل رہا ہے۔ فرمائیے آپ کیسے ہیں؟

گلوسٹر:۔ دور رہو۔ مجھے مرجانے دو۔۔

ایڈگر:۔ اگر آپ کوئی ہلکا ساپر ہوتے یا ہوا ہوتے یا ہوا میں اڑتی ہوئی بڑھیا ہوتے تب بھی اتنی بلندی سے گرنے میں آپ کا پتہ نہ چلتا۔ لیکن آپ سانس لے رہے ہیں۔ آپ کا جسم سالم و سلامت ہے۔ کہیں سے خون نہیں نکل رہا ہے۔ آپ باتیں بھی کرتے ہیں اور ہر طرح سے صحیح و سلامت بھی ہیں۔ آپ جس بلندی سے گرے تھے اگر دس مستول ایک پر ایک کھڑا کیا جائے تو اس بلندی کے برابر نہ ہو سکتے تھے۔ اتنی بلندی سے گر کر جان کا سلامت رہنا ایک خدائی کرشمہ معلوم ہوتا ہے۔ اور آپ اتنی بلندی سے گرنے پر بھی بات کرسکتے ہیں۔

گلوسٹر:۔ مگر سوال یہ ہے کہ میں گرا بھی تھا یا نہیں؟

ایڈگر:۔ یہ چونے کے چٹانوں کا سلسلہ جو خشکی اور تری میں حد فاصل ہے اس کی چوٹی اتنی بلند ہے کہ چکور کی تیز آواز وہاں تک نہیں پہنچ سکتی۔ اور وہاں سے نظر دوڑائیے تو طائر نہ خود نظر آتا ہے اور نہ اسکی آواز سنائی دیتی ہے۔ ذرا اوپر دیکھئے۔

گلوسٹر:۔ آنکھیں کہاں ہیں جو اوپر دیکھوں؟ کیا میری مصیبت اتنی سخت ہے کہ مرنے کے بعد بھی چین نصیب نہ ہوگا۔ کیا یہ مصیبت اتنی سخت ہے کہ ظالم کے جور و ستم اور دشمن کو غارت کرنے کیلئے موت بھی نہیں آسکتی؟

ایڈگر:۔ مجھے اپنا بازو پکڑنے دیجئے اٹھئے۔ فرمائیے ٹانگوں کا کیا حال ہے۔ آپ کھڑے تو خاصی طرح ہوگئے۔

گلوسٹر:۔ ہاں کھڑا تو میں اچھی طرح ہوگیا ہوں۔

ایڈگر:۔ حیرت سے حیرت ہے کہ چٹان کی چوٹی پر وہ کیا چیز تھی جو آپ سے جدا ہوگئی۔

گلوسٹر:۔ ایک مفلس و محتاج فقیر تھا۔

ایڈگر:۔ نہیں میں تو یہاں نیچے کھڑا تھا۔ وہ چیز جو آپ سے نکل کر دور ہوئی تھی

Yet he revives.
(To Gloucester) What are you, sir?

Gloucester — Away, and let me die.

Edgar — Hadst thou been aught but gossamer, feathers, air,
So many fathom down precipitating
Thou'dst shivered like an egg. But thou dost breathe,
Hast heavy substance, bleed'st not, speak'st, art sound.
Ten masts a-length make not the altitude
Which thou hast perpendicularly fell.
Thy life's a miracle. Speak yet again.

Gloucester — But have I fall'n, or no?

Edgar — From the dread summit of this chalky bourn.
Look up a-height. The shrill-gorged lark so far
Cannot be seen or heard. Do but look up.

Gloucester — Alack, I have no eyes.
Is wretchedness deprived that benefit
To end itself by death? 'Twas yet some comfort
When misery could beguile the tyrant's rage
And frustrate his proud will.

Edgar — Give me your arm.
Up, so. How is 't? Feel you your legs? You stand.

Gloucester — Too well, too well.

Edgar — This is above all strangeness.
Upon the crown o' th' cliff what thing was that
Which parted from you?

Gloucester — A poor unfortunate beggar.

Edgar — As I stood here below, methoughts his eyes

اسکی آنکھیں چاند کی طرح چمکتی تھیں- اور اس سر پر سینگ ایسے بل کھائے ہوئے تھے جیسے سمندر میں موجیں بل کھاتی ہیں- وہ ضرور کوئی بھوت یا شیطان تھا- پس اے خوش نصیب حضرت جن خداؤں نے آپ کی جان بچائی ہے- وہ ایسے ہیں کہ جو کام انسان سے نہیں ہو سکتے- وہ کر سکتے ہیں-

گلوسٹر:- ہاں اب مجھے بھی کچھ کچھ یاد پڑتا ہے- آج سے جتنی مصیبتیں مجھ پر پڑیں گی- جب تک خود وہ مصیبتیں ہار کر یہ نہ کہنے لگیں گی کہ "بس اب مر جاؤ" اس وقت تک میں زندہ رہوں گا- جس چیز کا ابھی میں نے ذکر کیا میں سمجھتا تھا کہ وہ کوئی انسان تھا- کیونکہ جو سنے گا وہ یہی کہے گا کہ جو مجھے یہاں تک لایا تھا- وہ کوئی جن یا بھوت بن گیا تھا-

ایڈگر:- اب آپ صبر اور آزادی سے جو کچھ خیال کرنا ہے خیال کریں- لیجئے یہاں کون آرہا ہے؟ یہ تو بادشاہ لی ار ہیں جو جنگلی پھولوں کے ہار اور کنٹھے پہنے ہیں- سلامتی ہوش و حواس میں کوئی اپنی صورت ایسی نہ بنائیگا-

لی ار:- نہیں- جعلی سکے بنانے کے جرم میں تم مجھے ماخوذ نہیں کر سکتے- میں تو ملک کا بادشاہ ہوں-

ایڈگر:- (علیحدہ) ہائے یہ صورت نظر کو کیسا زخمی کرتی ہے-

لی ار:- اس لحاظ سے فطرت فن سے زیادہ کمال دکھاتی ہے- لو- یہ رقم لو' جو سپاہی کو جبراً بھرتی کرنے سے پہلے دی جاتی ہے- یہ آدمی تو کمان ہاتھ میں اس طرح پکڑے ہے جیسے کوے اڑانیوالے خدمتگار کے ہاتھ میں غلیل ہو- ایک تیر ایسا لگا جو درزی کے گز سے دور نہ جائے- دیکھو وہ چوہا بھاگا جا رہا ہے- بس بس جانے دو- یہ روٹی کا ٹکڑا اور پنیر کافی ہوگا- لو- لڑنے کیلئے اپنا داستانہ پھینکتا ہوں- وہ تیز برچھے اور برچھیاں حاضر کرو- میں تو بڑے سے بڑے جن سے بھی لڑنیکو تیار ہوں- ارے واہ میرے شکرے تو تو شکار پر خوب ہی جھپٹا- اچھا آگے بڑھنے کا حکم دو-

ایڈگر:- اے حسین گل صد برگ-

Were two full moons. He had a thousand noses,
Horns whelked and wavèd like the enragèd sea.
It was some fiend. Therefore, thou happy father,
Think that the clearest gods, who make them
honours
Of men's impossibilities, have preserved thee.

Gloucester I do remember now. Henceforth I'll bear
Affliction till it do cry out itself
"Enough, enough," and die. That thing you
speak of,
I took it for a man. Often 'twould say
"The fiend, the fiend!" He led me to that place.

Edgar Bear free and patient thoughts.
(Enter King Lear mad, crowned with weeds and
flowers)
But who comes here?
The safer sense will ne'er accommodate
His master thus.

Lear No, they cannot touch me for crying. I am the
King
himself.

Edgar O thou side-piercing sight!

Lear Nature's above art in that respect. There's your
press-money. That fellow handles his bow like a
crow-
keeper. Draw me a clothier's yard. Look, look, a
mouse!
Peace, peace, this piece of toasted cheese will
do 't.
There's my gauntlet. I'll prove it on a giant.
Bring up
the brown bills. O, well flown, bird, i' th' clout, i'
th'
clout! Whew! Give the word.

Edgar Sweet marjoram.

لی ار:۔ اچھا اجازت ہے۔ چلے جاؤ۔

گلوسٹر:۔ میں اس آواز کو پہچانتا ہوں۔

لی ار:۔ ہائیں گونرل یہ سپید داڑھی تو تو نے خوب لگائی ہے۔ انھوں نے تو کتوں کی طرح میری خوشامد کی اور کہا کہ میری داڑھی کے بال اس وقت سے سپید تھے کہ سیاہ بال ابھی آئے بھی نہ تھے۔ اگر میں کسی بات پر ہاں کہتا تو وہ بھی ہاں کہتے تھے۔ اور کسی بات پر ناں کہتا تو ان کی زبان سے بھی ناں ہی نکلتا تھا۔ لیکن ان کی یہ ہاں اور ناں میرے حق میں مفید نہ تھیں۔ جب ایک دفعہ مینہ برسنا شروع ہوا کہ مجھے سر سے پاؤں تک تر کر دے اور سرد ہوا ایسی تیز چلی کہ دانت سے دانت بجنے لگا۔ اور بادل بھی گرجا اور میرے کہنے سے اس نے اپنی گرج بند نہ کی تو پھر مجھے انکی حقیقت کھلی اور ان کی دلی کیفیت معلوم ہوئی۔ دور ہو۔ یہ لوگ اپنے قول کے سچے نہیں۔ وہ مجھ سے کہا کرتے تھے کہ میں سب کچھ ہوں مگر یہ بالکل جھوٹ تھا۔ میں ایسا نہیں کہ درد و اذیت پہونچے اور اسے محسوس نہ کروں۔

گلوسٹر:۔ اس آواز کا لب و لہجہ مجھے خوب یاد ہے۔ کیا یہ بادشاہ سلامت نہیں بول رہے؟

لی ار:۔ ہاں میرا تو رواں رواں بادشاہ ہے اور جب میں کسی کی طرف غور سے دیکھتا ہوں تو وہ از سر تاپا لرزنے لگتا ہے۔ اچھا میں اس آدمی کی جان بخشی کرتا ہوں۔ بتا تیرا جرم کیا تھا۔ کیا تو نے زنا کیا تھا؟ خیر تو مارا نہیں جائیگا۔ زناکاری کے جرم میں تیری جان نہیں لی جائیگی۔ کیونکہ گلوسٹر کا ولد الحرام بہ نسبت میری بیٹیوں کے اپنے باپ پر زیادہ مہربان تھا۔ واہ واہ ارے عطار مجھے کوئی خوشبو دار چیز دے تاکہ میرے تصور میں حسن و شیرینی پیدا ہو جائے۔ لو یہ دام موجود ہیں۔

گلوسٹر:۔ حضور مجھے اپنے دست مبارک کا بوسہ لینے دیں۔

لی ار:۔ پہلے ہاتھ پونچھ لوں' اس میں تو موت کی بو آرہی ہے۔

گلوسٹر:۔ اے فطرت کے خراب وخستہ ویرانے۔ یہ کائنات بھی اسی طرح

Lear — Pass.

Gloucester — I know that voice.

Lear — Ha! Goneril with a white beard? They flattered me like a dog, and told me I had the white hairs in my beard ere the black ones were there. To say "ay" and "no" to everything that I said "ay" and "no" to was no good divinity. When the rain came to wet me once, and the wind to make me chatter; when the thunder would not peace at my bidding, there I found 'em, there I smelt 'em out. Go to, they are not men o' their words. They told me I was everything; 'tis a lie, I am not ague-proof.

Gloucester — The trick of that voice I do well remember.
Is 't not the King?

Lear — Ay, every inch a king. (Gloucester kneels)
When I do stare, see how the subject quakes!
I pardon that man's life. What was thy cause?
Adultery? Thou shalt not die. Die for adultery!
No, the wren goes to 't, and the small gilded fly
Does lecher in my sight. Let copulation thrive,
For Gloucester's bastard son Was kinder to his father than my daughters Got 'tween the lawful sheets. To 't, luxury, pell-mell, For I lack soldiers. Behold yon simp'ring dame, Whose face between her forks presages snow,
That minces virtue, and does shake the head
To hear of pleasure's name. The fitchew nor the soilèd horse goes to 't With a more riotous appetite. Down from the waist They're centaurs, though women all above. But to the girdle do the gods inherit; Beneath is all the fiend's. There's hell, there's darkness, there is the sulphurous pit, burning, scalding, stench, consumption. Fie, fie, fie; pah, pah! Give me an ounce of civet, good apothecary, sweeten my imagination. There's money for thee.

Gloucester — O, let me kiss that hand!

Lear — Let me wipe it first; it smells of mortality.

Gloucester — O ruined piece of nature! This great world

صرف ہوتے ہوتے کچھ نہ رہیگی۔ حضور نے مجھے پہچانا؟

لی ار:۔ ہاں تمھاری آنکھیں تو مجھے خوب یاد ہیں۔ تم مجھے کن انکھیوں سے کیوں دیکھ رہے ہو۔ اے اندھے خدائے عشق کیوپڈ مجھے تجھ سے عشق نہیں ہوگا۔ اچھا قتل و محاربت کے یہ اشتہار پڑھو اور اس کے ایک ایک لفظ پر غور کرو۔

گلوسٹر:۔ حضور اگر اس کا ایک ایک حرف آفتاب کی مانند روشن ہوتا تب بھی مجھے نہ سوجھتا۔

ایڈگر:۔ اگر بادشاہ کا یہ حال کسی سے سنتا تو یقین نہ آتا۔ مگر اب آنکھوں دیکھ رہا ہوں۔ ہائے ہائے دل کے ٹکڑے اڑے جاتے ہیں۔

لی ار:۔ اچھا پڑھو۔

گلوسٹر:۔ کن آنکھوں سے پڑھوں' یہ تو اندھی ہیں۔

لی ار:۔ اہا۔ کیا تم یہاں میرے پاس ہو۔ نہ تو تمھارے چہرہ پر آنکھیں ہیں اور نہ تمھارے کیسہ میں زر ہے۔ مگر پھر بھی تم دنیا کو دیکھ رہے ہو کہ وہ کس چال سے جارہی ہے۔

گلوسٹر:۔ جی ہاں گو دیکھا نہیں مگر محسوس کرکے افسوس کرتا ہوں۔

لی ار:۔ کہیں دیوانے تو نہیں ہوگئے۔ دنیا کی چال تو بغیر آنکھوں کے بھی معلوم ہو جاتی ہے۔ اگر آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں تو کانوں ہی سے دیکھ لو۔ سامنے دیکھو یہ قاضی ایک چور پر کیسا خفا ہو رہا ہے۔ کان تو رکھتے ہو' ذرا سنو تو۔ ان دونوں میں ادل بدل کرکے بھلا بتاؤ تو ان میں قاضی کون ہے اور چور کون۔ تم نے دہقان کے کتے کو فقیر پر بھونکتے تو سنا ہوگا؟

گلوسٹر:۔ حضور سنا ہے۔

لی ار:۔ اور فقیر کو کتے سے بھاگتے ہوئے دیکھا بھی ہوگا۔ اچھا اب حکومت کے اس عظیم الشان بت کو عدالت کی کرسی پر بیٹھا دیکھو۔ ایک کتا بھی اگر حاکم ہو جائے تو اس کی اطاعت کرنی پڑتی ہے۔

Shall so wear out to naught. Dost thou know me?

Lear: I remember thine eyes well enough. Dost thou squiny at me?
No, do thy worst, blind Cupid, I'll not love.
Read thou this challenge. Mark but the penning of it.

Gloucester: Were all thy letters suns, I could not see.

Edgar: (aside) I would not take this from report; it is,
And my heart breaks at it.

Lear: (to Gloucester) Read.

Gloucester: What—with the case of eyes?

Lear: O ho, are you there with me? No eyes in your head,
nor no money in your purse? Your eyes are in a heavy
case, your purse in a light; yet you see how this world goes.

Gloucester: I see it feelingly.

Lear: What, art mad? A man may see how this world goes with no eyes; look with thine ears. See how yon justice rails upon yon simple thief. Hark in thine ear:
change places, and handy-dandy, which is the justice,
which is the thief? Thou hast seen a farmer's dog bark at a beggar?

Gloucester: Ay, sir.

Lear: An the creature run from the cur, there thou mightst behold the great image of authority. A dog's obeyed in office.

سود خوار دغاباز کو پھانسی دیدیتا ہے۔ پھٹے پرانے کپڑوں میں سے برائیاں جھانکتی ہیں۔ مگر پشمینے اور قاقم کے لباس میں چھپی رہتی ہیں۔

گناہ پر سونے کا ملمع چڑھادو' پھر عدل و انصاف کا زبردست برچھا بھی بغیر گھائل کئے ٹوٹ جاتا ہے۔ لیکن فقیر کی گدڑی میں اگر برچھا بھونکوگی تو وہ اپنا کام کر جائیگا۔ کسی نے کسی کا کوئی جرم نہیں کیا۔ میں تو کہتا ہوں کوئی کسی کا خطاکار نہیں۔ اگر کوئی شکایت بھی کرے تو میرے پاس وہ چیز موجود ہے جو الزام دینے والے کو اپنا استغاثہ واپس لینے پر مجبور کر دے۔ دوست شیشے کی آنکھیں بنوالو۔ اور ایک گندے خارشی چالباز کی طرح کہنے لگو کہ میں وہ چیزیں بھی دیکھتا ہوں جن کو دیکھ نہیں سکتا۔ اچھا اب ذرا آپ میرے یہ موزے اتار دیں۔ زور لگاؤ۔ زور۔

ایڈگر:۔ (علیحدہ) عقل کی باتیں بھی ہیں اور بے عقلی کی بھی۔ دونوں ملی جلی ہیں۔ دیوانگی میں کچھ ہوش کی باتیں بھی شامل ہیں۔

لی ار:۔ تجھے اگر میری قسمت پر رونا آتا ہے تو میری آنکھیں لے لے۔ اور ان سے رو۔ میں تجھے خوب جانتا ہوں۔ تو گلوسٹر ہے۔ تجھے صبر کرنا ضروری ہے۔ جب ہم دنیا میں آتے ہیں تو روتے آتے ہیں۔ رونے میں چیختے ہیں' بلبلاتے ہیں۔ دیکھ میں تجھے بتاتا ہوں۔

گلوسٹر:۔ ہائے پیدا ہونیکا وہ دن آیا ہی کیوں تھا۔ افسوس۔ افسوس۔

لی ار:۔ دیکھ جب ہم پیدا ہوتے ہیں تو روتے اس لئے ہیں کہ ہم بیوقوفوں کے اس اکھاڑے میں کیوں اتر آئے۔ مگر یہ بات اچھی ہے اور بڑی ہی نازک چال ہے کہ مرکب سوار گھوڑوں کے نعل نمدے سے باندھے جائیں۔ اور اس کا ثبوت اس وقت ملیگا جبکہ چپکے چپکے ان دامادوں کے سر پر پہونچ جاؤں گا۔ پھر قتل و غارت خون خرابہ کچھ نہ ہوگا۔

(ایک شریف مع چند ملازموں کے اندر آتا ہے)

شریف:۔ لیجئے وہ یہاں موجود ہیں۔ انھیں گرفتار کرلو۔ حضور آپکی سب سے

Thou rascal beadle, hold thy bloody hand.
Why dost thou lash that whore? Strip thy own
back. Thou hotly lusts to use her in that kind
For which thou whip'st her. The usurer hangs
the cozener.
Through tattered clothes great vices do appear;
Robes and furred gowns hide all. Plate sin with
gold, And the strong lance of justice hurtless
breaks;
Arm it in rags, a pygmy's straw does pierce it.
None does offend, none, I say none. I'll able 'em.
Take that of me, my friend, who have the power
To seal th' accuser's lips. Get thee glass eyes,
And, like a scurvy politician, seem
To see the things thou dost not. Now, now, now,
now! Pull off my boots. Harder, harder! So.

Edgar (aside) O, matter and impertinency mixed—
Reason in madness!

Lear If thou wilt weep my fortunes, take my eyes.
I know thee well enough: thy name is
Gloucester.
Thou must be patient. We came crying hither.
Thou know'st the first time that we smell the air
We waul and cry. I will preach to thee. Mark.

Gloucester Alack, alack the day!

Lear (removing his crown of weeds)
When we are born, we cry that we are come
To this great stage of fools. This' a good block.
It were a delicate stratagem to shoe
A troop of horse with felt. I'll put 't in proof,
And when I have stol'n upon these son-in-laws,
Then kill, kill, kill, kill, kill, kill!
(Enter two Gentlemen)

[First] Gentleman O, here he is. Lay hand upon him. (To Lear)
Sir,

چہیتی بیٹی......

لی ار:۔ اب کیا امید باقی رہی کیا میں قیدی ہوگیا؟میں تو تقدیر کا قدرتی احمق ہمیشہ سے ہوں۔ دیکھوں میرے ساتھ برا برتاؤ نہ کرنا۔ زر فدیہ تمہیں دیا جائیگا۔ کوئی جراح میرے لئے حاضر کیا جائے۔ میرے دماغ کی رگیں کٹ گئی ہیں۔

شریف:۔ حضور جو کچھ چاہیں گے وہی حاضر کیا جائیگا۔

لی ار:۔ تنہا لڑوں گا۔ میرا کوئی مددگار نہ ہوگا۔ اکیلا تیغ آزمائی کروں گا۔ یہ رونا تو ایسا ہے کہ انسان نمک کا ڈلا بن جائے۔ کہیں آنکھوں سے باغ کے پودوں کو پانی دیا جاسکتا ہے' یا موسم خریف کی گرد کو آنسوؤں کے چھڑکاؤ سے دبایا جاسکتا ہے؟

شریف:۔ حضور عالی۔

لی ار:۔ میں تو بڑی بہادری سے لڑوں گا جیسے کوئی بنا سنورا دولھا لڑے۔ اب میں خوش رہوں گا۔ آؤ آؤ۔ میں بادشاہ ہوں۔ ارے میرے گرفتار کرنیوالو۔ تمہیں یہ بات بھی معلوم ہے کہ میں بادشاہ ہوں۔

شریف:۔ حضور کے بادشاہ ہونے میں کسے کلام ہے اور ہم سب خدمت کے لئے حاضر ہیں۔

لی ار:۔ تو پھر ابھی جان باقی ہے۔ مجھے پکڑنا چاہتے ہو تو دوڑنا پڑیگا۔ لو میں چلا۔

(لی ار دوڑتا ہے۔ آدمی پیچھے پیچھے دوڑتے ہیں)

شریف:۔ یہ حالت تو واقعی رحم کے قابل ہے۔ بادشاہ تو کجا اگر ذلیل سے ذلیل آدمی بھی اس حال میں ہوتا تو وہ بھی واجب الرحم ہوتا۔ تیری ایک بیٹی ایسی ہے جو اولاد کی نافرمانی کے داغ کو فطرت سے مٹانا چاہتی ہے اور یہ داغ وہ ہے جو اس کی دونوں بہنوں نے فطرت پر لگایا ہے۔

ایڈگر:۔ شریف۔ مرحبا۔

شریف:۔ آپ سلامت رہیں۔ فرمایئے کیا چاہتے ہیں؟

ایڈگر:۔ آپ نے سنا ہوگا کہ لڑائی ہونیوالی ہے۔

Your most dear daughter—

Lear No rescue? What, a prisoner? I am even
The natural fool of fortune. Use me well.
You shall have ransom. Let me have surgeons;
I am cut to th' brains.

[First] Gentleman You shall have anything.

Lear No seconds? All myself?
Why, this would make a man a man of salt,
To use his eyes for garden water-pots.
I will die bravely, like a smug bridegroom.
What,
I will be jovial. Come, come, I am a king.
Masters, know you that?

[First] Gentleman You are a royal one, and we obey you.

Lear Then there's life in 't. Come, an you get it, you
shall get it by running. Sa, sa, sa, sa!
(Exit running pursued by a Gentleman)

[First] Gentleman A sight most pitiful in the meanest
wretch,
Past speaking in a king. Thou hast a daughter
Who redeems nature from the general curse
Which twain have brought her to.

Edgar Hail, gentle sir.

[First] Gentleman Sir, speed you. What's your will?

Edgar Do you hear aught, sir, of a battle toward?

شریف۔ لڑائی کا ہونا ضروری ہے۔ ہر شخص جو آوازوں میں تمیز کر سکتا ہے یہی سن رہا ہے۔

ایڈگر۔ لیکن کیا مہربانی کرکے آپ اتنا بتا سکتے ہیں کہ دوسرا لشکر کہاں ہے' کتنا قریب؟

شریف۔ قریب ہی ہے اور تیزی سے ادھر آرہا ہے۔ اور قلب لشکر میرے خیال میں اب آیا کا آیا ہے۔

ایڈگر۔ میں آپ کا شکر گزار ہوا اس کے سوا کوئی اور بات تو نہیں ہے؟

شریف۔ گو ملکہ سلامت ایک خاص کام سے یہاں آئی ہوئی ہیں مگر لشکر کو انھوں نے آگے بڑھنے کا حکم دیدیا۔

شریف۔ شکریہ قبول فرمائیں۔ (شریف چلا جاتا ہے)

گلوسٹر۔ مہربان خداؤ۔ اب میری طبعیت تمھاری مرضی سے پہلے اپنی جان لینے پر مجھے مجبور نہ کریگی۔

ایڈگر۔ حضرت خدا کو یاد کرتے رہیئے۔

گلوسٹر۔ تم کون ہو؟

ایڈگر۔ ایک غریب و محتاج ہوں جسے تقدیر کی گردشوں نے لاچار اور مجبور کر دیا ہے۔ اور اتنے رنج اور صدمے پہونچتے رہے ہیں کہ دوسروں کو دیکھ کر مجھ پر ترس آتا ہے۔ اب اپنا ہاتھ مجھے دیں۔ جہاں آپ کہیں گے وہیں پہونچادوں گا۔

گلوسٹر۔ بہت بہت شکریہ۔ خدا تم کو اس کا اجر نیک اور بہت دے۔

(اوسوالد آتا ہے)

اوسوالد۔ اشتہار مع انعام کے جاری ہو چکا ہے۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ تیرا یہ بن آنکھوں کا سر اس لئے بنایا گیا تھا کہ میری تقدیر جاگ جائے۔ ارے ناشاد اور نامراد باغی اب تیرے دن پورے ہوئے۔ تلوار تیرے قتل کے لئے کھنچ چکی ہے۔

گلوسٹر۔ (ایڈگر سے) اب دست گیری کر اور اسے جس قدر ڈرنا ممکن ہو ڈرا۔

[First] Gentleman	Most sure and vulgar, everyone hears that
That can distinguish sound.

Edgar	But, by your favour,
How near's the other army?

[First] Gentleman	Near and on speedy foot. The main descry
Stands in the hourly thought.

Edgar	I thank you, sir. That's all.

[First] Gentleman	Though that the Queen on special cause is here,
Her army is moved on.

Edgar	I thank you, sir.
(Exit Gentleman)

Gloucester	You ever gentle gods, take my breath from me.
Let not my worser spirit tempt me again
To die before you please.

Edgar	Well pray you, father.

Gloucester	Now, good sir, what are you?

Edgar	A most poor man, made tame to fortune's blows,
Who by the art of known and feeling sorrows
Am pregnant to good pity. Give me your hand,
I'll lead you to some biding.

Gloucester	(rising) Hearty thanks.
The bounty and the benison of heaven
To boot and boot.
(Enter Oswald the steward)

Oswald	A proclaimed prize! Most happy!
That eyeless head of thine was first framed flesh
To raise my fortunes. Thou old unhappy traitor,
Briefly thyself remember. The sword is out
That must destroy thee.

Gloucester	Now let thy friendly hand
Put strength enough to 't.

(ایڈگر بیچ میں آجاتا ہے)

اوسوالڈ:۔ ارے اکھڑ گنوار تو ایسے شخص کی حمایت کرتا ہے۔ جسکی گرفتاری کا حکم جاری ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی بدقسمتی کی لپیٹ میں تو بھی آجائے۔ اور اس کا ہاتھ چھوڑ دے۔

ایڈگر:۔ میں ہاتھ نہیں چھوڑ سکتا۔ تاوقتیکہ مجھے کوئی وجہ نہ بتاؤ گے۔

اوسوالڈ:۔ سنتا ہے۔ ہاتھ چھوڑ دے بیکار۔ ورنہ میں تیرا سر بھی تن سے جدا کردوں گا۔

ایڈگر:۔ بھلے مانس اپنا رستہ لے اور غریبوں کو بھی رستہ چلنے دے۔ اگر تم نے مجھے کچھ دیر روکے رکھا تو پھر میرا آقا میری اچھی طرح خبر لیگا۔ کہے دیتا ہوں خبردار جو اس ضعیف شخص کے قریب تو آیا۔ دور رہ۔ ورنہ تجھے یہ معلوم کرنا ہوگا کہ میرا یہ ڈنڈا مضبوط ہے یا تیرا سر۔ بات صاف کہہ رہا ہوں۔

اوسوالڈ:۔ دور ہو پلید۔

ایڈگر:۔ آتو سہی۔ ایسا ٹھونکا ہوگا کہ یاد کریگا۔ (دونوں لڑتے ہیں۔ اوسوالڈ گر جاتا ہے)

اوسوالڈ:۔ ارے بدمعاش بے ایمان تو نے تو مجھے جان ہی سے مار دیا۔ لے یہ میرا بٹوا۔ اگر دنیا میں بھلائی چاہتا ہے تو میری لاش دفن کرا دینا اور میری جیب میں سے جو خط نکلے اسے ایڈمنڈ کو جواب نواب گلوسٹر کا خطاب رکھتا ہے دیدینا۔ ایڈمنڈ تجھے برطانوی فوج میں ملیں گے۔ اری موت تو کیسی بے موقع اور برے وقت آئی۔

(مرجاتا ہے)

ایڈگر:۔ بدبخت، میں تجھ سے خوب واقف ہوں۔ اپنی بیگم کی نالائق حرکتوں میں تو بڑے کام کا آدمی سمجھا جاتا تھا۔ اور اس کی شیطنیت میں جہاں تک ممکن تھا تو مدد کیا کرتا تھا۔

گلوسٹر:۔ تو کیا وہ مرگیا؟

Oswald	(to Edgar) Wherefore, bold peasant, Durst thou support a published traitor? Hence, Lest that th' infection of his fortune take Like hold on thee. Let go his arm.
Edgar	'Chill not let go, sir, without vurther 'cagion.
Oswald	Let go, slave, or thou diest.
Edgar	Good gentleman, go your gate, and let poor volk pass. An 'chud ha' been swaggered out of my life, 'twould not ha' been so long as 'tis by a vortnight. Nay, come not near th' old man. Keep out, 'che vor' ye, or I's' try whether your costard or my baton be the harder; I'll be plain with you.
Oswald	Out, dunghill!
Edgar	'Chill pick your teeth, sir. Come, no matter vor your foins. (Edgar knocks him down)
Oswald	Slave, thou hast slain me. Villain, take my purse. If ever thou wilt thrive, bury my body, And give the letters which thou find'st about me To Edmond, Earl of Gloucester. Seek him out Upon the English party. O untimely death! Death! (He dies)
Edgar	I know thee well—a serviceable villain, As duteous to the vices of thy mistress As badness would desire.
Gloucester	What, is he dead?

ایڈ گر۔ حضرت آپ کچھ فکر نہ کریں۔ وہیں آرام سے بیٹھے رہیں۔ میں اس کی جامہ تلاشی لیتا ہوں۔ اور جس خط کا اس نے ذکر کیا تھا وہ بھی اس کی جیب سے برآمد کرتا ہوں۔ ممکن ہے وہ ہمارے لئے مفید ہو۔ اوسوالد مرچکا ہے' مجھے افسوس ہے کہ کوئی اور اس کا قاتل نہوا۔ اچھا اب دیکھنا ہے کہ خط میں کیا ہے۔ مہر' جلد ٹوٹ جا۔ تمیز و انسانیت اس برے حال میں ہم پر معترض نہ ہو کہ ہم اپنے دشمن کے دل کی بات معلوم کرنی چاہتے ہیں۔ جب ہم دشمن کا سینہ چاک کرنیکو تیار ہیں تو پھر اس لفافہ کا چاک کرنا کیا بڑی بات ہے۔

(خط پڑھتا ہے)

ہم میں باہم جو اقرار ہوا تھا اسے بھولنا نہیں۔ اگر تمہارے ارادے میں فرق نہیں آیا تو تمہیں بہت وقت اور موقعے حاصل رہیں گے کہ اس کا کام تمام کردو۔ اگر وہ فتح پاکر آیا تو پھر کچھ نہ ہوسکے گا۔ پھر میں اسکی لونڈی ہونگی اور اس کا بستر امیرا قید خانہ ہوگا۔ اس بستر کی گندی گرمائی سے مجھے بچاؤ۔ اور اس زحمت کے صلہ میں اس کی جگہ لو۔ دل چاہتا ہے ہے کہ اپنے تئیں تمہاری بیوی لکھوں۔ لیکن اگر یہ نہیں تو تمہاری چاہنے والی خادمہ تو بہر کیف ہوں۔

گونرل۔

سچ ہے عورت کے دل کا حال کسی پر نہیں کھلتا۔ دیکھئیے اپنے شوہر کے مارنے کی کیسی تدبیر کی ہے کہ جبکہ وہ مارا جائے تو میرے بھائی ایڈمند کو اس کی جگہ قائم کیا جائے۔ اس نحس و ناپاک خط کو اس وقت مٹی کرید کر اس میں چھپائے دیتا ہوں جو قاتلوں نے اشتہاء نفس کی حدت میں لکھا ہے۔ اور جب وقت آئیگا تو نواب البانی کے سامنے جس قتل کی سازش اس خط میں بیان ہوئی ہے پیش کروں گا۔ اوسوالد کی موت اور اس کے کاموں سے خبر دینا بھی اسی وقت مناسب ہوگا۔

گلوسٹر۔ بادشاہ تو دیوانے ہوگئے۔ مگر میرے ہوش و حواس صیح سلامت ہیں جن سے میں اپنی تکلیفوں کی یاد کرکے مصیبت اٹھاتا ہوں۔ بہتر ہوتا کہ میں بھی دیوانہ

Edgar

Sit you down, father. Rest you.
(Gloucester sits)
Let's see these pockets. The letters that he speaks of
May be my friends. He's dead; I am only sorrow
He had no other deathsman. Let us see.
Leave, gentle wax, and manners; blame us not.
To know our enemies' minds we rip their hearts;
Their papers is more lawful.
(He reads the letter)
"Let our reciprocal vows be remembered. You have many opportunities to cut him off. If your will want not, time and place will be fruitfully offered.
There is nothing done if he return the conqueror; then am I the prisoner, and his bed my jail, from the loathed warmth whereof, deliver me, and supply the place for your labour.
Your—wife, so I would say,—affectionate servant, and for you her own for venture,
Goneril."
O indistinguished space of woman's will—
A plot upon her virtuous husband's life,
And the exchange my brother!—Here in the sands
Thee I'll rake up, the post unsanctified
Of murderous lechers, and in the mature time
With this ungracious paper strike the sight
Of the death-practised Duke. For him 'tis well
That of thy death and business I can tell.
(Exit with the body)

Gloucester

The King is mad. How stiff is my vile sense,
That I stand up and have ingenious feeling

ہو جاتا اور میرے صدمے اور آلام میرے حافظے سے دور ہو جاتے۔ اور جو آفتیں اٹھائی ہیں۔ وہ خیال اور تصور کے غلط ہو جانے سے یاد نہ رہتیں۔

ایڈگر:۔ حضرت مجھے اپنا ہاتھ دیں۔

(دور سے طبل ودہل کی آوازیں آتی ہیں)

آیئے بڈھے حضرت میں آپ کو اپنے ایک دوست کے ہاں بٹھا دوں۔

ساتواں منظر

فرانسیسی لشکرگاہ میں ایک خیمہ۔ بادشاہ لی ار پلنگ پر سوتا نظر آتا ہے۔ ہلکی ہلکی موسیقی کی صدائیں آرہی ہیں۔ چند شرفا اور ملازمین خدمت کیلئے حاضر ہیں۔

کورڈیلیا:۔ اے نیک بخت کنٹ میں آپکی مہربانیوں کا بدل کس طرح کر سکتی ہوں؟ آپ کا احسان اتارنے کیلئے تو یہ زندگی کافی نہ ہوگی۔ اگر بدل کچھ کرونگی بھی تو وہ ناکافی ہوگا۔

کنٹ:۔ حضور کا اتنا فرمانا ہی میرے لئے کافی صلہ ہے۔ جو کچھ مجھ سے ہوسکا وہ سب حضور پر ظاہر ہے۔ کسی بات میں فروگذاشت نہیں کی۔

کورڈیلیا:۔ کپڑے بدل ڈالیے۔ اچھا لباس پہنیے۔ ان کپڑوں سے ہر وقت گذشتہ مصائب اور صدمات یاد آتے رہتے ہوں گے' مہربانی کرکے انھیں اتار ڈالیے۔

کنٹ:۔ ملکہ سلامت۔ معاف فرمائیں۔ اگر اس وقت میں نے ظاہر کر دیا کہ میں کون ہوں تو جو کچھ میں نے سوچا ہے اسے انجام نہ دے سکوں گا۔ اتنی مہربانی میرے حال پر فرمائیں کہ کسی کو علم نہ ہونے دیں میں کون ہوں۔ تاوقتیکہ میں خود اس کیلئے آپ سے نہ کہوں۔

کورڈیلیا:۔ میرے اچھے اور نیک کنٹ جیسا فرماتے ہیں میں وہی کرونگی (طبیب سے کہتی ہے) بادشاہ سلامت کا مزاج اب کیسا ہے؟

طبیب:۔ حضور۔ بادشاہ سلامت ابھی تک سو رہے ہیں۔

Of my huge sorrows! Better I were distraught,
So should my thoughts be severed from my griefs, (Drum afar off)
And woes by wrong imaginations lose
The knowledge of themselves.
(Enter Edgar)

Edgar — Give me your hand.
Far off methinks I hear the beaten drum.
Come, father, I'll bestow you with a friend.
(Exit Edgar guiding Gloucester)

Scene 7

(Enter Queen Cordelia, the Earl of Kent disguised, and the First Gentleman)

Cordelia — O thou good Kent, how shall I live and work
To match thy goodness? My life will be too short,
And every measure fail me.

Kent — To be acknowledged, madam, is o'erpaid.
All my reports go with the modest truth,
Nor more, nor clipped, but so.

Cordelia — Be better suited.
These weeds are memories of those worser hours.
I prithee put them off.

Kent — Pardon, dear madam.
Yet to be known shortens my made intent.
My boon I make it that you know me not
Till time and I think meet.

Cordelia — Then be 't so, my good lord.—
How does the King?

[First] Gentleman — Madam, sleeps still.

کوردیلیا:۔ اے آسمان کے خداؤ۔ اس نقص کو جو فطرت مظلوم میں آیا ہے اس کو رفع کر دو۔ اور میرے اس بڈھے باپ کے دماغ میں جو فتور اس وقت ایک معصوم بچے کے مانند پیدا ہو گیا ہے اسے دور کر دو۔

طبیب:۔ اگر حکم ہو تو بادشاہ کو بیدار کر دیا جائے۔ بہت دیر سے آرام فرما رہے ہیں۔

کوردیلیا:۔ جیسا آپ اپنے فن کے مطابق مناسب سمجھیں وہ کریں۔ بادشاہ سلامت کو دوسرا لباس پہنا دیا؟

شریف:۔ جی ہاں حضور۔ جب وہ غافل سو رہے تھے تو ہم نے سوتے ہی میں ان کا لباس بدل دیا۔

طبیب:۔ جس وقت بادشاہ کو بیدار کیا جائے تو حضور قریب رہیں۔ مجھے اب شبہ نہیں کہ طبیعت اعتدال پر آگئی ہے۔

کوردیلیا:۔ بہت اچھا۔

طبیب:۔ ملکہ سلامت۔ مہربانی کر کے حضور کے قریب آجائیں۔ موسیقی کی صدائیں تیزی سے بلند ہوں۔

کوردیلیا:۔ پیارے باپ۔ کاش میرے لبوں میں اتنی قدرت ہوتی کہ وہ آپکو تندرست کر دیتے اور میرا یہ بوسہ ان شدید نقصانات کی تلافی کرتا جو میری دو بہنوں نے ایسے بزرگ اور مہربان باپ کو پہونچائے ہیں۔

کنٹ:۔ مہربان اور عزیز شہزادی۔

کوردیلیا:۔ اری بدبخت بہنو! اگر یہ تمہارے باپ بھی نہ ہوتے تو ان کے سر کی سپید و برف سی لٹیں ایسی تھیں کہ انہیں دیکھ کر تمہیں رحم آنا چاہئے تھا کیا یہ پاک و مقدس صورت اس لائق تھی کہ سرد ہواؤں سے اسے صدمہ پہنچایا جاتا یا جب آسمان پر غضب کی کڑک ہو کر زمین پر بجلیاں گرتی تھیں اور سر پر کوئی پناہ نہ تھی تو کیا یہ پاک و معصوم چہرہ آفت کو برداشت کر سکے لائق سمجھا گیا اگر دشمن کا کتا بھی جو مجھے

Cordelia O you kind gods.
Cure this great breach in his abusèd nature;
Th' untuned and jarring senses O wind up
Of this child-changèd father!

[First] Gentleman So please your majesty
That we may wake the King? He hath slept long.

Cordelia Be governed by your knowledge, and proceed
I' th' sway of your own will. Is he arrayed?

[First] Gentleman Ay, madam. In the heaviness of sleep
We put fresh garments on him.
(Enter King Lear asleep, in a chair carried by servants)
Be by, good madam, when we do awake him.
I doubt not of his temperance.

Cordelia O my dear father, restoration hang
Thy medicine on my lips, and let this kiss
Repair those violent harms that my two sisters
Have in thy reverence made!

Kent Kind and dear princess!

Cordelia Had you not been their father, these white flakes
Did challenge pity of them. Was this a face
To be opposed against the warring winds?

کلٹ چکا ہوتا ایسی رات میں میرے دروازہ پر آتا تو میں اسے اپنے آتشدان کے پاس جگہ دیتی۔ مگر تم نے باپ کو یہ مصیبتیں اٹھانے دیں کہ وہ ایک ذلیل جھونپڑی کے نجس و ناپاک پھونس میں جہاں گندے جانور اور ایسے لوگ پناہ لینے جاتے ہیں جن کا گھر رہتا ہے نہ در وہاں انہیں بیٹھنا پڑا افسوس افسوس حیرت تو یہ ہے کہ ہوش و حواس اور جان تک اسی وقت ان سے کیوں نہ رخصت ہو گئی بادشاہ بیدار ہوئے معلوم ہوتے ہیں ان سے بات کیجئے۔

طبیب:۔ نہیں حضور بات کریں یہی موقع بہتر ہے۔

کوردیلیا:۔ شاہ ذیجاہ حضور کا مزاج اب کیسا ہے۔

لی ار:۔ قبر سے باہر نکلنا مجھے تکلیف دیتا ہے تم تو کوئی روح ہو جس پر خدا نے اپنی برکتیں نازل کر رکھی ہیں مگر میں تو دہکتے انگاروں پر پڑا ہوں اور میرے آنسو پگھلے ہوئے سیسے کی طرح جہاں گرتے ہیں وہیں پھونک دیتے ہیں' آگ لگا دیتے ہیں۔

کوردیلیا:۔ حضور مجھے پہچانتے ہیں؟

لی ار:۔ ہاں جانتا ہوں کہ تم کس کی روح ہو۔ بتاؤ دنیا سے کب رخصت ہوئی تھیں؟

کوردیلیا:۔ ابھی تک پورے حواس میں نہیں آئے ہیں۔

طبیب:۔ ابھی پوری بیداری نہیں ہوئی ہے۔ تھوڑی دیر کو انہیں تنہا چھوڑ دیا جائے۔

لی ار:۔ میں کہاں تھا اور اب کہاں ہوں؟ یہ تو خاصی دن کی روشنی ہے۔ میرے ساتھ تو بڑے بڑے ظلم ہوئے ہیں۔ اگر میں کسی دوسرے پر ایسے ظلم ہوتے دیکھتا تو رحم سے مر جاتا۔ کچھ نہیں جانتا کہ کیا کہوں۔ قسم کھا کر نہیں کہہ سکتا یہ ہاتھ میرے ہیں۔ اچھا دیکھوں تو یہ ہاتھ کس کے ہیں۔ سوئی چبھونے سے تکلیف ہوتی ہے۔ کاش مجھے یقین کے ساتھ اپنی حالت کا علم ہوتا۔

کوردیلیا:۔ حضور میری طرف دیکھیں۔ اور مجھے دعا دینے کیلئے اپنے ہاتھ

Mine enemy's dog, though he had bit me, should have stood
That night against my fire. And wast thou fain, poor father,
To hovel thee with swine and rogues forlorn
In short and musty straw? Alack, alack,
'Tis wonder that thy life and wits at once
Had not concluded all!
(To the Gentleman) He wakes. Speak to him.

[First] Gentleman Madam, do you; 'tis fittest.

Cordelia (to Lear)
How does my royal lord? How fares your majesty?

Lear You do me wrong to take me out o' th' grave.
Thou art a soul in bliss, but I am bound
Upon a wheel of fire, that mine own tears
Do scald like molten lead.

Cordelia Sir, do you know me?

Lear You are a spirit, I know. Where did you die?

Cordelia (to the Gentleman) Still, still far wide!

[First] Gentleman He's scarce awake. Let him alone a while.

Lear Where have I been? Where am I? Fair daylight?
I am mightily abused. I should ev'n die with pity
To see another thus. I know not what to say.
I will not swear these are my hands. Let's see:
I feel this pin prick. Would I were assured
Of my condition.

Cordelia (kneeling) O look upon me, sir,

اٹھائیں۔ نہیں، نہیں آپ میرے قدموں میں نہ گریں۔

لی ار۔ مہربانی کرو۔ مجھے خجل و نادم نہ کرو۔ میں تو بڑا ہی بے عقل اور بڈھا آدمی ہوں۔ میری عمر اب کچھ کم نہ زیادہ پورے اسی برس کی ہے۔ اور سچی بات کرنے کی یہ ہے میں اپنے حواس میں بھی نہیں ہوں۔ لیکن دل کہتا ہے کہ تمہیں اور اس شخص کو جو تمہارے پاس کھڑا ہے مجھے پہچاننا چاہئے۔ مگر کچھ شبہ سا ہوتا ہے کیونکہ مجھے علم نہیں کہ یہ کیا جگہ ہے اور میرا علاج اور خدمت کون کر رہا ہے۔ اور نہ یہ کپڑے جو اس وقت پہنے ہوں یاد آتے ہیں کہ کب پہنے تھے۔ اور نہ یہ یاد آتا ہے کہ کل شب کو میں کہاں تھا۔ دیکھو، مجھ پر کوئی ہنسے نہیں۔ اگر میرے حواس درست ہیں تو کہہ سکتا ہوں کہ یہ میری پیاری بچی کورڈیلیا ہے۔

کورڈیلیا۔ جی ہاں، میں آپکی کورڈیلیا ہوں کورڈیلیا۔

لی ار۔ بیٹی تو تو رو رہی ہے۔ خدا کیلئے رو نہیں۔ اگر تیرے پاس زہر ہو تو مجھے دیدے۔ میں زہر پی لوں گا۔ میں جانتا ہوں۔ کہ تجھے مجھ سے محبت نہیں کیونکہ مجھے علم ہے کہ تیری بہنوں نے مجھ پر ظلم کئے ہیں۔ تجھے محبت نہ ہونیکی وجہ ہو سکتی لیکن انھیں مجھ پر ظلم کرنیکی کوئی وجہ نہ تھی۔

کورڈیلیا۔ پیارے بابا جان۔ وجہ کچھ نہیں، وجہ کچھ نہیں۔ اس کا مطلق فکر نہ کیجئے۔

لی ار۔ کیا میں فرانس میں ہوں؟

کورڈیلیا۔ نہیں، اپنی سلطنت میں ہیں۔

لی ار۔ مجھے دھوکا نہ دے۔

طبیب۔ ملکہ سلامت۔ آپ فکر نہ کریں۔ دیکھئے جو غصہ اور عتاب پہلے دل میں بھرا تھا اب وہ زائل ہو گیا ہے۔ لیکن حالت ابھی تک خطرہ سے خالی نہیں۔ جو وقت ان پر گذر چکا اگر وہ یاد لایا گیا تو احتمال ہے کہ پھر حالت بگڑ جائے۔ ان سے فرمائیں کہ اندر جاکر آرام کریں۔ اب انھیں زیادہ تکلیف نہ دی جائے تو ٹھیک

And hold your hands in benediction o'er me.
You must not kneel.

Lear Pray do not mock.
I am a very foolish, fond old man,
Fourscore and upward,
Not an hour more nor less; and to deal plainly,
I fear I am not in my perfect mind.
Methinks I should know you, and know this man;
Yet I am doubtful, for I am mainly ignorant
What place this is; and all the skill I have
Remembers not these garments; nor I know not
Where I did lodge last night. Do not laugh at me,
For as I am a man, I think this lady
To be my child, Cordelia.

Cordelia And so I am, I am.

Lear Be your tears wet? Yes, faith. I pray, weep not.
If you have poison for me, I will drink it.
I know you do not love me; for your sisters
Have, as I do remember, done me wrong.
You have some cause; they have not.

Cordelia No cause, no cause.

Lear Am I in France?

Kent In your own kingdom, sir.

Lear Do not abuse me.

[First] Gentleman Be comforted, good madam. The great rage
You see is killed in him. Desire him to go in.
Trouble him no more till further settling.

Cordelia (to Lear) Will 't please your highness walk?

طبیعت بالکل درست نہ ہو۔

کورڈیلیا:۔ اٹھ کر کچھ دور پیدل چلیے۔

لی ار:۔ اگر تم ساتھ نہ رہیں۔ تو چلوں گا۔ مہربانی کرو۔ جو کچھ ہوا ہے اسے بھول جاؤ۔ اور اپنا دل صاف کر لو۔ میں بڈھا ہوں۔ اور کم عقل ہوں۔

(سب چلے جاتے ہیں۔ کنت اور شریف رہ جاتا ہے)

شریف:۔ کیا یہ بات صحیح ہے کہ نواب کورنوال جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے اسی طرح مارے گئے ہیں؟

کنت:۔ ہاں یقینی۔ اس میں ذرا شبہ نہیں۔

شریف:۔ اب ان کی سپاہ کس کی سرکردگی میں ہے؟

کنت:۔ مشہور ہے کہ نواب گلوسٹر کا ولدالحرام ایڈمنڈ' نواب کورنوال کی فوجوں کی سپہ سالاری کر رہا ہے۔

شریف:۔ کہا تو یہ جاتا ہے کہ ایڈگر' گلوسٹر کا وہ بیٹا جسے جلاوطن کیا گیا ہے کنت کیساتھ جرمانیہ میں مقیم ہے۔

کنت:۔ کہنے کا کیا ہے؟ کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ۔ اب تو دیکھنا ہے کہ سلطنت کی فوجیں جلد یکجا ہوتی ہیں یا نہیں؟

شریف:۔ اس لڑائی کا انجام سخت خونریزی پر ہوتا معلوم ہوتا ہے۔ اچھا جناب خدا حافظ۔

کنت:۔ میرا مطلب برا یا بھلا اس وقت نکلے گا جبکہ اس لڑائی کا انجام معلوم ہوگا۔

Lear You must bear with me. Pray you now, forget
And forgive. I am old and foolish.
(Exeunt)

LEAR: You must bear with me:
Pray you now forget, and forgive, I am old and foolish.
Exeunt all but Kent and Gentleman.

Act Four, Scene Seven

[GENTLEMAN: Holds it true sir, that the Duke of Cornwall was so slain?

KENT: Most certain sir.

GENTLEMAN: Who is conductor of his people?

KENT: As 'tis said, the bastard son of Gloucester.

GENTLEMAN: They say Edgar his banish'd son is with the Earl of Kent in Germany.

KENT: Report is changeable, 'tis time to look about, the powers of the kingdom approach apace.

GENTLEMAN: The arbitrement is like to be bloody, fare you well sir.

Exit.

KENT: My point and period will be throughly wrought,
Or well, or ill, as this day's battle's fought.
Exit.]

جزو خامس

پہلا منظر

ڈوور کے قریب برطانوی لشکر گاہ۔ طبل وہل پرچم و بیرق کیساتھ ایدمند' ریگن' سپاہی اور اور لوگ آتے ہیں۔

ایدمند:۔ جاؤ دریافت کرو کہ نواب البانی اپنے پہلے ارادہ پر قائم ہیں یا کسی کے کہنے سننے میں آکر ارادہ تبدیل کر دیا۔ وہ تو ذرا ذرا سی بات پر اپنا قصد تبدیل کر دیئے ہیں۔

(جس شریف سے یہ بات کہی تھی وہ سنتے ہی چلا جاتا ہے)

ریگن:۔ معلوم ہوتا ہے کہ ہماری بہن گونرل کا آدمی کہیں اور چلا گیا۔

ایدمند:۔ ہاں یہ بات شبہ سے خالی نہیں۔

ریگن:۔ پیارے سردار تمہیں یہ بات تو معلوم ہی ہے کہ میں اب تمھارے ساتھ کیا لطف و کرم کرنیوالی ہوں۔ مگر ایک بات پوچھتی ہوں۔ سچ سچ بتانا جھوٹ مطلق نہو۔ کیا تمہیں بہن گونرل سے عشق ہے؟

ایدمند:۔ ہاں محبت ہے' عزت و آبرو کے ساتھ۔

ریگن:۔ میں تو سمجھتی ہوں کہ آپ اس سے ہمکنار ہوچکے ہیں اور آپ کا تعلق اس سے اس درجہ ہوگیا ہے کہ میں تو اب آپ کو اسی کا سمجھنے لگی ہوں۔

ایدمند:۔ نہیں واللہ! اپنی عزت و آبرو کی قسم بیگم ایسا نہیں ہے۔

ریگن:۔ میرے پیارے سردار۔ میں کبھی گوارا نہیں کر سکتی کہ آپ اس سے بے تکلف ہو جائیں۔

ایدمند:۔ میری طرف سے تو آپ کسی بات کا خوف نہ کریں۔ البتہ اپنی بہن اور

Act 5 Scene 1

(Enter with a drummer and colours Edmond, Regan, Gentlemen, and soldiers)

Edmond	Know of the Duke if his last purpose hold, Or whether since he is advised by aught To change the course. He's full of abdication And self-reproving. Bring his constant pleasure. (Exit one or more)
Regan	Our sister's man is certainly miscarried.
Edmond	'Tis to be doubted, madam.
Regan	Now, sweet lord, You know the goodness I intend upon you. Tell me but truly—but then speak the truth— Do you not love my sister?
Edmond	In honoured love.
Regan	But have you never found my brother's way To the forfended place?
Edmond	No, by mine honour, madam.
Regan	I never shall endure her. Dear my lord, Be not familiar with her.
Edmond	Fear me not.

اس کے شوہر سے ہوشیار رہیں۔

(نواب البانی طبل اور نقاروں کے ساتھ مع گونرل اور سپاہیوں کے آتا ہے)

گونرل:۔ (علیحدہ) اس لڑائی میں شکست ہو جانی اس۔ سے بہتر ہوگی کہ یہ بہن مجھ سے اور ایدمند سے چھٹ جائے۔

البانی:۔ عزیز بہن ریگن اس وقت تم سے خوب ملاقات ہوئی۔ ایدمند سنتا ہوں کہ بادشاہ لی ار اپنی بیٹی کے پاس پہونچ گئے ہیں۔ اور ان کے ہمراہ وہ لوگ ہیں جو ہماری سختیوں اور تشدد سے عاجز تنگ ہو کر یہاں سے چلے گئے ہیں۔ میرا حال تو یہ ہے کہ جب تک کسی معاملہ میں اپنے دل اور ایمان سے اس بات کا یقین نہیں ہو جاتا کہ معاملہ صاف اور حق بجانب ہے اس وقت تک میں کسی معاملے میں حامی و مددگار نہیں بنتا۔ اس معاملہ خاص میں مجھ پر اس بات کا اثر ضرور ہے کہ فرانس نے ہمارے ملک پر چڑھائی کی ہے۔ اور ان کے ساتھ چند لوگ ایسے ہیں کہ ہماری ہی بے انصافیوں نے انھیں ہمارا دشمن اور مخالف بنا دیا ہے۔

ایدمند:۔ (طنزاً) یہ بات حضور نے بالکل درست فرمائی۔

ریگن:۔ لیکن اس وقت ان باتوں پر گفتگو کرنے سے کیا حاصل۔

گونرل:۔ حاصل یہی ہے کہ ہم سب مل کر غنیم کا مقابلہ کریں۔ خانگی قصوں اور قضیوں سے اس وقت بحث نہیں ہے۔

البانی:۔ اچھا تو پھر جو کچھ کرنا ہے جنگ وپیکار میں جو لوگ دستگاہ رکھتے ہیں ان سے صلاح مشورہ کر کے ارادہ پختہ کرلو۔

ایدمند:۔ میں اسی کام کیلئے آپ کے پاس آپ کے خیمے میں ابھی حاضر ہوتا ہوں۔

ریگن:۔ بہن گونرل آپ ہمارے ساتھ چلیں۔

گونرل:۔ نہیں بہن، میں تمھارے ساتھ نہیں جاؤنگی

ریگن:۔ آسائش اسی میں ہے کہ آپ ہمارے ساتھ چلیں۔

She and the Duke her husband—
(Enter with a drummer and colours the Duke of
Albany, Goneril, and soldiers)

Albany (to Regan) Our very loving sister, well bemet.
(To Edmond)
Sir, this I heard: the King is come to his daughter,
With others whom the rigour of our state
Forced to cry out.

Regan Why is this reasoned?

Goneril Combine together 'gainst the enemy;
For these domestic and particular broils
Are not the question here.

Albany Let's then determine with th' ensign of war
On our proceeding.

Regan Sister, you'll go with us?

Goneril No.

Regan 'Tis most convenient. Pray go with us.

گونرل:۔ (علیحدہ) اچھا اب میں اس چیتان کو سمجھ گئی۔ اچھا چلتی ہوں۔

(جب یہ جانیکو ہوتے ہیں تو ایدگر بھیس بدل ہوئے آتا ہے)

ایدگر:۔ (البانی سے) اگر حضور کسی تنگ دست اور مفلس سے بات کی ہو تو ایک گزارش میری ہے۔

البانی:۔ ہاں کہو۔

(سب چلے جاتے ہیں۔ صرف البانی اور ایدگر رہ جاتے ہیں)

ایدگر:۔ لڑائی شروع کرنے سے پہلے حضور اس خط کو ملاحظہ کرلیں؟۔ کو فتح ہو گئی تو پھر صدائے نفیر اس شخص کی طلبی میں بلند ہو جس نے حضور کو؟ پہونچایا ہے۔ گو میں ظاہر میں اس وقت آفت رسیدہ معلوم ہوتا ہوں میں ایک ایسا بہادر جو انمراد اپنے ساتھ لاؤں گا جو اس خط کے مضمون کو پورے طور پر ثابت کر دیگا۔ اگر آپ کو شکست ہو گئی تو پھر دنیا میں جو کچھ کاروبار تھا وہ ختم ہو جاتا ہے اور ان کل ارادوں اور تدبیروں کا خاتمہ ہو گا۔ دعا یہی ہے کہ تقدیر مہربان اور اقبال قائم رہے۔

البانی:۔ ذرا ٹھیر جاؤ۔ میں یہ خط پڑھ لوں۔

ایدگر:۔ مجھے زیادہ ٹھیرنیکی اجازت نہیں ہے۔ جس وقت حضور مجھے؟ کرنا چاہیں۔ نقیب کو حکم ہو۔ اس کے آواز دیتے ہی حاضر ہو جاؤں گا۔

(ایدگر چلا جاتا ہے)

(ایدمند آتا ہے)

ایدمند:۔ غنیم نظر آنے لگا ہے۔ حضور اب اپنی فوجوں کی جنگ کیلئے کریں۔ مخبر جب خبر لائیں گے۔ اس وقت دشمن کی تعداد اور طاقت کا صیح اندازہ ہو سکے گا۔ بہرکیف حضور عجلت فرمائیں۔

البانی:۔ ہاں وقت پر ہم لڑائی کیلئے بالکل تیار ہو جائیں گے۔

(چلا جاتا ہے)

ایدمند:۔ ان دونوں بہنوں سے عشق و الفت کا وعدہ کر چکا ہوں اب ان دونوں

Goneril (aside) O ho, I know the riddle! (To Regan) I will go.

(Enter Edgar disguised as a peasant)

Edgar (to Albany)
If e'er your grace had speech with man so poor,
Hear me one word.

Albany (to the others) I'll overtake you.
(Exeunt both the armies)
Speak.

Edgar Before you fight the battle, ope this letter.
If you have victory, let the trumpet sound
For him that brought it. Wretched though I seem,
I can produce a champion that will prove
What is avouchèd there. If you miscarry,
Your business of the world hath so an end,
And machination ceases. Fortune love you.

Albany Stay till I have read the letter.

Edgar I was forbid it.
When time shall serve, let but the herald cry,
And I'll appear again.

Albany Why, fare theė well.
I will o'erlook thy paper.
(Exit Edgar)
(Enter Edmond)

Edmond The enemy's in view; draw up your powers.
(He offers Albany a paper)
Here is the guess of their true strength and forces
By diligent discovery; but your haste
Is now urged on you.

Albany We will greet the time.
(Exit)

Edmond To both these sisters have I sworn my love,

میں ایسا رشک اور ایک دوسرے کا ایسا خوف پیدا ہو گا۔ سانپ کا کاٹا سانپ سے خوف کھائے۔ سوال یہ ہے کہ ان میں سے کسی کروں۔ جب تک دونوں جیتی ہیں یہ ممکن ہی نہیں کہ دونوں میں سے کسی سے بھی لطف اٹھا سکوں۔ ریگن بیوہ ہے۔ اگر اس سے شادی کرلیتا ہوں۔ اس کی بہن گونرل رشک و حسد' غیظ و غضب سے دیوانی ہوجائیگی۔ کا شوہر البانی زندہ بیٹھا ہے۔ اس سے شادی ہو نہیں سکتی۔ یہ جو کچھ بھی اس وقت تو مجھے نواب البانی کو سب کا سردار اور سرپرست تسلیم کرکے لڑائی میں شریک ہونا ہے۔ لڑائی ختم ہو جانے پر یہ کام گونرل کا ہو گا کہ وہ اپنے شوہر کے مارنے کی کوئی تدبیر سوچ کر اس پر کار گزار ہو۔ اس وقت بادشاہ لی ار کوردیلیا پر البانی جو مہربانی کرسکے کرے۔ جہاں لڑائی ختم ہوئی یہ دونوں حراست میں آجائیں گے۔ اور پھر انھیں البانی کی یہ مہربانیاں دیکھی نصیب نہ ہونگی۔ مگر اس وقت میرا کام لڑنا ہے۔ باتیں کرنا نہیں ہے۔

دوسرا منظر

دونوں لشکر گاہوں کے درمیان ایک میدان جنگ نظر آتا ہے۔ اندر سے طبل و نفیر کی صدا آتی ہے۔ بادشاہ لی ار مع نقاروں اور پرچموں کے آتا ہے۔ لی ار اور کوردیلیا اسٹیج پر سے گزرتے نظر آتے ہیں۔

ایڈگر:۔ حضرت یہاں درخت کے سایہ میں آرام سے بیٹھ جائیں اور دعا مانگتے رہیں کہ جو حق پر ہو وہ کامیاب ہو۔ اگر میں زندہ واپس آیا تو پھر چین و راحت نصیب ہوگی۔

گلوسٹر:۔ خدا تجھے خیر و برکت دے۔ (چلا جاتا ہے)

(گجر بجتا ہے اور اندر سے بھاگنے کی آوازیں آتی ہیں)

ایڈگر:۔ بڈھے حضرت۔ اپنا ہاتھ دیجیئے اور یہاں سے چلئے۔ بادشاہ لی ار کو شکست ہوئی اور اس کی بیٹی کوردیلیا گرفتار ہوگئی۔ ہاتھ دیجئے اور یہاں سے چلئے۔

Each jealous of the other as the stung
Are of the adder. Which of them shall I take?—
Both?—one?—or neither? Neither can be enjoyed
If both remain alive. To take the widow
Exasperates, makes mad, her sister Goneril,
And hardly shall I carry out my side,
Her husband being alive. Now then, we'll use
His countenance for the battle, which being done,
Let her who would be rid of him devise
His speedy taking off. As for the mercy
Which he intends to Lear and to Cordelia,
The battle done, and they within our power,
Shall never see his pardon; for my state
Stands on me to defend, not to debate.
(Exit)

Scene 2

(Alarum within. Enter with a drummer and colours King Lear, Queen Cordelia, and soldiers over the stage; and exeunt. Enter Edgar disguised as a peasant, guiding the blind Duke of Gloucester)

Edgar — Here, father, take the shadow of this tree
For your good host; pray that the right may thrive.
If ever I return to you again
I'll bring you comfort.

Gloucester — Grace go with you, sir.
(Exit Edgar)
(Alarum and retreat within. Enter Edgar)

Edgar — Away, old man. Give me thy hand. Away.
King Lear hath lost, he and his daughter ta'en.
Give me thy hand. Come on.

گلوسٹر:۔ نہیں اب میرے چلنے کی ضرورت نہیں۔ آدمی یہیں مر کر سڑ سکتا ہے۔

ایڈ گر:۔ کیا پھر آپ کے دل میں برے خیالات آنے لگے؟ یہاں سے جانا بھی اسی طرح برداشت کیجئے جیسے کہ یہاں آنا برداشت کیا تھا۔ طبعیت کی پختگی بڑی چیز ہے۔ بس چلئے۔

گلوسٹر:۔ یہ سچ کہتے ہو۔

(چلا جاتا ہے)

تیسرا منظر

برطانوی لشکر گاہ ڈوور کے قریب۔ ایڈمنڈ نقاروں اور علم کے ساتھ آتا ہے۔ لی ار اور کورڈیلیا قیدی کی حیثیت سے آتے ہیں۔ فوجی سردار اور سپاہی ساتھ ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

ایڈمنڈ:۔ چند فوجی سردار ان قیدیوں کے سامنے لیجائیں۔ قیدیوں پر پہرا سختی سے رہے۔ جب تک کہ صدر سے ان کے متعلق احکام موصول ہوں۔

کورڈیلیا:۔ کچھ ہم ہی دنیا میں پہلے انسان نہیں ہیں جنھیں معلوم ہوا ہو کہ نیک سے نیک ارادوں کا انجام بھی بد سے بدتر حرماں نصیبی ہوا کرتا ہے۔ اے بادشاہ مظلوم تیرے لئے خاص طور پر رنج وافسوس ہوتا ہے۔ میرا کیا ہے۔ میں تو تقدیر کی پیشانی کے بل اس کا قہرو عتاب بہت دیکھ چکی ہوں۔ میں تو انھیں کسی نہ کسی طرح سہ لوں گی۔ کیا میں اب ان باپ کی بیٹیوں اور اپنی بہنوں سے نہ مل سکوں گی؟

لی ار:۔ نہیں نہیں، ہرگز نہیں۔ چلو اب قید خانے چلنا ہے۔ اور وہاں ہم دونوں قفس میں طائروں کی طرح خوشنوائی کیا کریں گے۔ اور جب تو مجھ سے دعا مانگنے کو کہے گی تو میں تیرے قدموں میں گر کر عفو تقصیر چاہوں گا۔ بس اب ہم اسی طرح جئیں گے۔ خدا سے دعائیں مانگا کریں گے۔ گایا کریں گے اور ان رنگین جھوٹے ملمع والی

Gloucester No further, sir. A man may rot even here.
Edgar What, in ill thoughts again? Men must endure
Their going hence even as their coming hither.
Ripeness is all. Come on.
Gloucester And that's true, too.
(Exit Edgar guiding Gloucester)

Scene 3

(Enter in conquest with a drummer and colours Edmond; King Lear and Queen Cordelia as prisoners; soldiers; a captain)

Edmond Some officers take them away. Good guard
Until their greater pleasures first be known
That are to censure them.
Cordelia (to Lear) We are not the first
Who with best meaning have incurred the worst.
For thee, oppressèd King, I am cast down,
Myself could else outfrown false fortune's frown.
Shall we not see these daughters and these sisters?
Lear No, no, no, no. Come, let's away to prison.
We two alone will sing like birds i' th' cage.
When thou dost ask me blessing, I'll kneel down
And ask of thee forgiveness; so we'll live,
And pray, and sing, and tell old tales, and laugh

تیتریوں پر ہنسا کریں گے۔ ہم ایسے کام بھی کریں گے جن میں ناکام رہیں گے اور ایسے بھی جن میں کامیاب ہوں گے۔ غریبوں اسے امیروں کے دربار کی خبریں سنا کریں گے۔ اور ہم ان سے بھی باتیں کریں گے جو جیت میں رہیں گے اور ان سے بھی جو ہاریں گے۔ اور اس سے جو زنداں میں آئیگا اور اس سے بھی جو زنداں سے باہر جائیگا۔ اور اپنے ذمہ مخبری کا کام اس طرح رکھیں گے کہ گویا ہم خدائی جاسوس ہیں۔ اور زند ان ہی کی چار دیواری میں مرکر ختم ہو جائیں گے۔ اور وہاں آدمیوں کے غول کثرت سے آیا جایا کریں گے۔ جیسے چاند سمندر میں جوار بھاٹا لاتا ہے۔

ایڈمنڈ:۔ ان قیدیوں کو لیجاؤ۔

لی ار:۔ پیاری کورڈیلیا ہم تو وہ جلتی قربانیاں ہیں جن پر خدا اپنے ہاتھ سے دھونیوں کیلئے خوشبودار مسالے چھڑکے گا۔ اب تو میں نے تیرا دامن پکڑ لیا ہے۔ اب جو ہمیں جدا کرنا چاہے گا اسے جہنم سے ایک جلتا چیلا لانا پڑیگا۔ اور جس طرح جنگل میں آگ لگا کر لومڑیوں کو ان کے بھٹ سے باہر نکالتے ہیں اسی طرح ہم دونوں کو وہ جدا کریں گے۔ رو نہیں۔ آنسو پونچھ لے۔ یہ ہمیں رلانے نہیں پائیں گے کہ آسمان سے بلائیں اتر کر انھیں گوشت پوست سمیت سب نگل جائیں گی۔ ہم انھیں پہلے فاقوں سے مرتے دیکھیں گے۔ آؤ۔ بس چلو۔ (لی ار اور کورڈیلیا سپاہیوں کی حراست میں قید خانے چلے جاتے ہیں۔)

ایڈمنڈ:۔ کپتان۔ ادھر آؤ۔ ایک بات سنو۔ یہ پرچہ تم اپنے پاس رکھو اور ان قیدیوں کے پیچھے پیچھے قید خانے جاؤ۔ ایک درجہ ہم نے تمھارا بڑھا دیا ہے۔ جو کچھ اس پرچہ میں لکھا ہے اگر وہ کام تم نے کردیا تو پھر تمھارے لئے نیک نامی اور دولت ہی دولت ہے۔ یہ تم جانتے ہی ہو کہ انسان کا برا یا بھلا ہونا سب بے وقت اور موقع کی بات ہوتی ہے۔ جو دل میں رحم رکھتے ہیں ان کیلئے تلوار موزوں چیز نہیں۔ جس بڑے کام پر ہم تمہیں مقرر کرتے ہیں۔ اس کے پوچھنے کی ضرورت نہیں یا تو کہو کہ تم اس کام کو کردو گے۔ یا یہ کہو کہ نہ کر سکو گے۔ اس دوسری صورت میں ہم تماری ترقی

At gilded butterflies, and hear poor rogues
Talk of court news, and we'll talk with them too—
Who loses and who wins, who's in, who's out,
And take upon 's the mystery of things
As if we were God's spies; and we'll wear out
In a walled prison packs and sects of great ones
That ebb and flow by th' moon.

Edmond (to soldiers) Take them away.

Lear Upon such sacrifices, my Cordelia,
The gods themselves throw incense. Have I caught thee?
He that parts us shall bring a brand from heaven
And fire us hence like foxes. Wipe thine eyes.
The goodyear shall devour them, flesh and fell,
Ere they shall make us weep. We'll see 'em starved first. Come.
(Exeunt all but Edmond and the Captain)

Edmond Come hither, captain. Hark.
Take thou this note. Go follow them to prison.
One step I have advanced thee; if thou dost
As this instructs thee, thou dost make thy way
To noble fortunes. Know thou this: that men
Are as the time is. To be tender-minded
Does not become a sword. Thy great employment
Will not bear question. Either say thou'lt do 't,
Or thrive by other means.

کے لئے کوئی اور صورت نکالیں گے۔

کپتان:۔ جیسا ارشار ہوا ہے حکم کی تعمیل اسی طریقہ پر ہوگی۔

ایڈمنڈ:۔ اچھا جاؤ۔ اگر یہ کام تم نے کرلیا تو اپنے کو بڑا ہی خوش نصیب سمجھنا۔ مگر سنو۔ اس کام میں تاخیر نہیں ہونی چاہئے۔ فوراً ہو جانا چاہئے۔ اور اسی طرح کہ جیسا اس پرچہ میں تحریر ہے۔

کپتان:۔ حضور، گھوڑے یا بیل کی طرح گاڑی گھسیٹنا یا کچا دانہ کھانا تو مجھے آتا نہیں۔ البتہ جو کام انسان کرسکتا ہے وہ میں بجالاؤں گا۔ (چلا جاتا ہے)

(باجوں کی آواز آتی ہے۔ البانی۔ گونرل۔ ریگن۔ ایک دوسرا کپتان اور سپاہی آتے ہیں)

البانی:۔ ایڈمنڈ۔ آج آپ نے بڑی مردانگی اور ہمت کے کام دکھائے ہیں اور تقدیر بھی آپ کا ساتھ دیتی رہی ہے۔ آپ نے ان لوگوں کو گرفتار کر لیا ہے جو ہمارے مقابلے پر تھے۔ لیکن اب ہم انھیں آپ سے طلب کرتے ہیں تاکہ ان کے حقوق اور سلامتی جان کا خیال کرکے ان کے مقدمہ کا فیصلہ کریں۔

ایڈمنڈ:۔ جناب والا۔ میں نے اس بڈھے بدنصیب بادشاہ کو حراست میں لے لیا۔ چونکہ وہ بڑی عمر کا آدمی تھا اس لئے ممکن تھا کہ عام خلقت کو اس کے ساتھ محبت کا جوش پیدا ہوتا اور وہ اس کی حمایت پر کھڑے ہو جاتے۔ اور وہی نیزہ بردار جنھیں ہم نے بھرتی کیا ہے اپنے نیزوں اور برچھوں سے جن پر وہ قادر ہیں خود ہماری ہی آنکھیں پھوڑنے لگتے۔ بڈھے بادشاہ کے ساتھ میں نے فرانس کی ملکہ کو بھی مجلس میں بھیجدیا ہے۔ وہ بھی اس خیال سے کہ کل یا کچھ دنوں بعد جب حضور عدالت میں اجلاس کریں تو وہ دونوں آپ کے سامنے حاضر کئے جائیں۔ یہ وقت تو وہ ہے کہ ہم پسینے میں تر ہو رہے ہیں۔ زخموں سے خون جاری ہے۔ دوست سے دوست جدا ہو رہا ہے۔ ایسے نزاعات بھی جنمیں کسی فریق جسے تکلیف پہونچی ہے صاحب عدالت کو مطعون کرنے میں کمی نہیں کرتا۔ کوردیلیا اور اس کے باپ کا مقدمہ اس جگہ سے بہتر

Captain	I'll do 't, my lord.
Edmond	About it, and write "happy" when thou'st done. Mark, I say, instantly, and carry it so As I have set it down. (Exit the Captain) (Flourish. Enter the Duke of Albany, Goneril, Regan,drummer, trumpeter and soldiers)
Albany	Sir, you have showed today your valiant strain, And fortune led you well. You have the captives Who were the opposites of this day's strife. I do require them of you, so to use them As we shall find their merits and our safety May equally determine.
Edmond	Sir, I thought it fit To send the old and miserable King To some retention and appointed guard, Whose age had charms in it, whose title more, To pluck the common bosom on his side And turn our impressed lances in our eyes Which do command them. With him I sent the Queen, My reason all the same, and they are ready Tomorrow, or at further space, t' appear

کسی اور جگہ فیصل ہونا مناسب ہے۔

البانی:۔ ایدمند سن لے کہ میں تجھے اس جنگ کا ایک اسیر سمجھتا ہوں۔ تجھے بھائی نہیں سمجھتا۔

ریگن:۔ ہم ایدمند کی عزت کرنی چاہتے ہیں۔ البانی آپ نے جو اس وقت کہا ہے بہتر ہوتا کہ ہماری مرضی اور خوشی اس کے متعلق پہلے دریافت کر لیتے۔ ایدمند کو ہم نے اپنے اختیارات تفویض کر دیئے ہیں۔ ہم نے اسے اپنی ذات اور مرتبے کا مالک بنا دیا ہے۔ ہمارے کل اختیارات میں اسے براہ راست دخل ہے۔ کسی واسطے اور درمیانی کی ضرورت نہیں۔ اسے آپ اپنا بھائی سمجھیں۔

گونرل:۔ اتنی آپے سے باہر کیوں ہوئی جاتی ہو۔ تمھارے اختیارات یا مرتبہ دینے سے ایسا نہیں ہوا۔

ریگن:۔ نہیں' میں نے اپنے حقوق جو اسے عطا کئے تھے انہی کی وجہ ہے کہ وہ اپنے ہم چشموں میں سب سے ممتاز ہو گیا۔

گونرل:۔ تمھارے حقوق کا عطا کیا جانا تو اس وقت اس کیلئے بکار آمد تھا جبکہ وہ تمھارا شوہر ہوتا۔

ریگن:۔ بے موقع ہنسی مذاق کرنیوالے لوگ اچھے پیشین گو نہیں ہوا کرتے۔

گورنرل:۔ اچھا اچھا ہم نے بھی دیکھ لیا جس کے اشارے سے تم یہ کہہ رہی ہو اس نے ابھی کن انکھیوں سے تمھیں دیکھا تھا۔

ریگن:۔ بیگم۔ اس وقت میری طبیعت درست نہیں ہے۔ ورنہ تمھیں بات کا ایسا دنداں شکن جواب دیتی کہ میرا پورا غیظ و غضب اس سے ظاہر ہوتا سالار فوج ایدمند۔ تم ہماری کل سپاہ' قیدیوں اور جس قدر مال و متاع و ہمارے باپ سے ہمیں پہونچا تھا ان سب کے مالک ہو۔ ان چیزوں کو جو چاہو سو کرو تمہیں ان پر پورا اختیار دیتے ہیں۔ ہمارا تن بدن یعنی قلعیہ اور اس کی سب تمھاری ہیں۔ ساری دنیا دیکھ کر اس بات پر گواہ رہے کہ میں نے تمھیں اپنا اور شوہر قرار دیا۔

Where you shall hold your session.

Albany — Sir, by your patience,
I hold you but a subject of this war,
Not as a brother.

Regan — That's as we list to grace him.
Methinks our pleasure might have been demanded
Ere you had spoke so far. He led our powers,
Bore the commission of my place and person,
The which immediacy may well stand up
And call itself your brother.

Goneril — Not so hot.
In his own grace he doth exalt himself
More than in your addition.

Regan — In my rights
By me invested, he compeers the best.

Albany — That were the most if he should husband you.

Regan — Jesters do oft prove prophets.

Goneril — Holla, holla—
That eye that told you so looked but asquint.

Regan — Lady, I am not well, else I should answer
From a full-flowing stomach. (To Edmond) General,
Take thou my soldiers, prisoners, patrimony.
Dispose of them, of me. The walls is thine.
Witness the world that I create thee here
My lord and master.

گونرل:۔ کیا اس کے ساتھ مزے لوٹنے کا ارادہ ہے؟

البانی:۔ ہر بات میں جا و بیجا دخل دینا تو تمھارا دین و ایمان ہو گیا ہے۔

ایدمند:۔ اور یہی حال آپ کا بھی ہو رہا ہے۔

البانی:۔ ارے دوغلے کم ظرف ہاں ہمارا بھی یہی حال ہے۔

ریگن:۔ (ایدمند سے) با آواز دہل سب کو مطلع کرو کہ ہمارے جملہ اعزاز اب تمھارے ہو گئے ہیں۔

البانی:۔ ابھی صبر کرو۔ عقل کی بات سنو۔ ایدمند۔ میں تمھیں ایسے جرم میں گرفتار کرتا ہوں جس کی سزا موت ہے۔ اور تمھارے ساتھ اس جہنم کی زہریلی سانپ (گونرل کی طرف اشارہ کرکے) کو بھی ماخوذ کرتا ہوں۔ ریگن' آپ کے حقوق نسبت یہ کہنا ہے کہ میں اپنی بیوی کے حقوق کو مدنظر رکھ کر ان کا کسی دوسرے منتقل ہونا منظور نہیں کرتا۔ میں تمھارے حقوق کو اپنی بیوی کے استحقاق کی پر کالعدم کرتا ہوں۔ میری بیوی بھی ایدمند سے ناجائز تعلق رکھتی ہے پس اس کا شوہر ہونیکی حیثیت سے تمھارے احکام مسترد کرتا ہوں۔ یہاں تک جو کچھ مجھے اپنی بیگم کی طرف سے کہنا تھا کہہ چکا۔

گونرل:۔ واہ واہ' یہ تو بیچ میں دوسرا قضیہ چھڑا۔

البانی:۔ ایدمند! تم ہتیار لگائے ہو۔ نفیرچی سے کہو نفیر کی آواز بلند اگر کوئی تمھیں تمھارے جرائم سنگین کی سزا دینے ظاہر نہ ہوا تو پھر میں خود تم سے تنہا لڑنے کو تیار ہوں۔ لو۔ میں اپنا دستانہ تمھاری طرف پھینکتا ہوں۔ میں تمھارے جرائم کی سزا اپنی تلوار سے تمھارا سینہ شق کرکے دوں گا۔ روٹی کا ٹکڑا توڑنا حرام ہوگا تاوقتیکہ جو کچھ میری زبان سے اس وقت نکلا ہے اسے سچ نہ ثابت کردوں۔

ریگن:۔ لوگو مجھے چکر آرہے ہیں۔ میں بیمار ہوں۔

گونرل:۔ (علیحدہ) اگر ایسا نہ ہوتا تو پھر میں دنیا میں کسی دوا کی تاثیر کی قائل نہ رہتی۔

Goneril	Mean you to enjoy him?
Albany	The let-alone lies not in your good will.
Edmond	Nor in thine, lord.
Albany	Half-blooded fellow, yes.
Regan	(to Edmond) Let the drum strike and prove my title thine.
Albany	Stay yet, hear reason. Edmond, I arrest thee On capital treason, and in thy attaint This gilded serpent. (To Regan) For your claim, fair sister, I bar it in the interest of my wife. 'Tis she is subcontracted to this lord, And I, her husband, contradict your banns. If you will marry, make your loves to me. My lady is bespoke.
Goneril	An interlude!
Albany	Thou art armed, Gloucester. Let the trumpet sound. If none appear to prove upon thy person Thy heinous, manifest, and many treasons, There is my pledge. (He throws down a glove) I'll make it on thy heart, Ere I taste bread, thou art in nothing less Than I have here proclaimed thee.
Regan	Sick, O sick!
Goneril	(aside) If not, I'll ne'er trust medicine.

ایڈمنڈ:۔ اگر یہی ہے تو میں بھی آپ سے یکہ تنہا لڑنے کو تیار ہوں اور لیجئے میں بھی اپنا دستانہ آپ کی طرف پھینکتا ہوں۔ جو مجھے باغی اور غدار سمجھے وہ ایک خبیث کی طرح جھوٹا اور مکار ہے۔ نفیر بجوا کر اسے بلایئے جس میں میرے مقابلے کی ہمت ہو۔ چاہے وہ ہو یا آپ ہوں یا کوئی اور ہو' میں اپنی عزت اور سچائی پر پوری گواہی دینے کو تیار ہوں۔

البانی:۔ نفیرچی۔ ارے کوئی نفیرچی ہے؟

ایڈمنڈ:۔ نفیرچی' نفیرچی!

البانی:۔ ایڈمنڈ جو کچھ ہمت دکھانی ہو وہ اپنی ذات سے دکھاؤ۔ سپاہ جو تم نے میرے نام سے بھرتی کی تھی اسے میں برطرف کر چکا ہوں۔

ریگن:۔ میرا دوران سر بڑھتا جاتا ہے۔

البانی:۔ ریگن کا مزاج ناساز ہے۔ انھیں ہمارے خیمہ میں لیجاؤ۔ (ریگن دوسرے کے سہارے جاتی ہے)

(ایک نفیرچی آتا ہے)

نفیرچی ادھر آؤ۔ اور اپنا نفیر خوب زور سے پھونکو۔ اور لو یہ پرچہ۔ اس پر جو کچھ تحریر ہے وہ بلند سب کو پڑھکر سنا دو۔ کپتان:۔ نفیر بجایا جائے۔ (ایک نفیر بجتا ہے)

نفیرچی:۔ (پرچہ پڑھتا ہے) اگر ہمارے لشکر میں سے کوئی شخص صاحب عزت و غیرت اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ ایڈمنڈ یعنی فرضی اور مصنوعی نواب گلوسٹر نے الواقع باغی سرکش اور غدار ہے تو نفیر کی تیسری آواز پر وہ سب کے سامنے آئے۔ ایڈمنڈ لڑکر اپنی صفائی دینے پر آمادہ ہے۔

ایڈمنڈ:۔ ہاں نفیر بجایا جائے۔ (نفیر بجتا ہے)

نفیرچی:۔ نفیر پھر بجاتا ہوں۔ (دوسرا نفیر بجتا ہے)

نفیر پھر بجاتا ہوں۔ (تیسرا نفیر بجتا ہے)

Edmond (to Albany, throwing down a glove)
There's my exchange. What in the world he is
That names me traitor, villain-like he lies.
Call by the trumpet. He that dares, approach;
On him, on you—who not?—I will maintain
My truth and honour firmly.

Albany A herald, ho!
(Enter a Herald)
(To Edmond) Trust to thy single virtue, for thy soldiers,
All levied in my name, have in my name
Took their discharge.

Regan My sickness grows upon me.

Albany She is not well. Convey her to my tent.
(Exit one or more with Regan)
Come hither, herald. Let the trumpet sound,
And read out this.
(A trumpet sounds)

Herald (reads) "If any man of quality or degree within the lists of the army will maintain upon Edmond,
supposed Earl of Gloucester, that he is a manifold
traitor, let him appear by the third sound of the trumpet.
He is bold in his defence."
(First trumpet)
Again.
(Second trumpet)
Again.
(Third trumpet.)

(اس نفیر کے جواب میں اور نفیروں کی آواز آتی ہے۔ نفیر کی تیسری آواز پر ایڈگر ہتیار لگائے آتا ہے۔ اس کے آگے آگے ایک نفیرچی ہے۔)

البانی:۔ اس شخص سے دریافت کیا جائے کہ وہ نفیر بجتے ہی یہاں کس غرض سے آیا ہے۔

نفیرچی:۔ بتاؤ تم کون ہو۔ کیا نام ہے اور کس حیثیت کے شخص ہو اور نفیر کی آواز سن کر یہاں کس غرض سے آئے ہو؟

ایڈگر:۔ معلوم ہو کہ میرا نام دنیا سے غارت اور گم ہو گیا ہے۔ عداوت کے نیش نے اسے بے نشان کردیا۔ اور بغاوت کے سانپ نے اسے ڈس کر اس کا کام تمام کردیا۔ لیکن پھر بھی میں شرافت میں اپنے حریف سے کم نہیں ہوں اور اس سے تنہا لڑنیکو آیا ہوں۔

البانی:۔ وہ تمھارا حریف مقابل کون ہے؟

ایڈگر:۔ وہ شخص جو اپنے کو ایڈمنڈ نواب گلوسٹر کہتا ہے۔

ایڈمنڈ:۔ ہاں میں ایڈمنڈ نواب گلوسٹر ہوں۔ اس سے تمھیں کیا کہنا ہے؟

ایڈگر:۔ بس یہی کہ تلوار نیام سے نکالو۔ اگر میری تقدیر سے کسی کے دل کو آزار پہونچے تو پھر تیرا ہی بازو تیرے ساتھ انصاف کرے۔ رہا میں تو میری عزت و ناموس اور جن باتوں کا میں نے عہد کیا ہے اور میرے فن سپہ گری کا مقتضا ہے کہ میں تجھ سے لڑوں۔ باوجود تیری طاقت' تیری جوانی اور تیرے مرتبہ اور عزت کے اور باوجود اس کے کہ اس وقت تو لڑائی میں ایک فاتح کی حیثیت رکھتا ہے۔ نئی نئی دولت اور عزت تجھے نصیب ہوئی ہے۔م اور باوجود یکہ تو صاحب ہمت و صولت ہے میں باآواز بلند کہتا ہوں کہ تو باغی اور دغاباز ہے۔ تو نے اپنے خداؤں سے' اپنے بھائی اور باپ سے دغا کی ہے۔ اور تو نے شہزادہ البانی کے قتل کے لئے سازش کی جو نہایت نیک اور شریف شہزادہ ہے۔ تو سر سے لیکر خاک پا تک ایک نجس و ناپاک چتکبرے زہر بھرے مینڈک کی طرح خائن و غدار ہے۔ اگر تو نے ان باتوں سے انکار کیا تو پھر میری

Trumpet answers within. Enter Edgar, armed

Albany (to the Herald) Ask him his purposes, why he appears Upon this call o' th' trumpet.

Herald (to Edgar) What are you?
Your name, your quality, and why you answer
This present summons?

Edgar Know, my name is lost,
By treason's tooth bare-gnawn and canker-bit.
Yet am I noble as the adversary
I come to cope.

Albany Which is that adversary?

Edgar What's he that speaks for Edmond, Earl of Gloucester?

Edmond Himself. What sayst thou to him?

Edgar Draw thy sword,
That if my speech offend a noble heart
Thy arm may do thee justice. Here is mine.
(He draws his sword)
Behold, it is the privilege of mine honour,
My oath, and my profession. I protest,
Maugre thy strength, place, youth, and eminence,
Despite thy victor-sword and fire-new fortune,
Thy valour and thy heart, thou art a traitor,
False to thy gods, thy brother, and thy father,
Conspirant 'gainst this high illustrious prince,
And from th' extremest upward of thy head
To the descent and dust below thy foot
A most toad-spotted traitor. Say thou no,

یہ تلوار اور میرا یہ بازو اور میرا جوش ایمان آمادہ ہے کہ تیرے دل میں زخم پہنچا کر تجھ پر تیرا مجرم ہونا آسانی سے ثابت کردوں اور میں صاف کہتا ہوں کہ تو کاذب ہے، جھوٹا ہے۔

ایدمند:۔ عقل کہتی ہے کہ میں تیرا نام دریافت کروں، لیکن چونکہ تیرا ظاہر وجیہ اور تیرا انداز جنگ جو ہے۔ اور اپنے لب و لہجہ سے بھی تو شریف معلوم ہوتا ہے۔ ممکن تھا کہ کہ قوانین شہسوری کی بنا پر میں تجھ سے لڑنے کو ملتوی کردیتا لیکن دغا اور غداری کا الزام جو تونے مجھ پر لگایا ہے۔ اس الزام کو الٹا تیرے منہ پر مارتا ہوں۔ اور تیرا یہ جہنمی کذب و افتر حود تیرے دل کے ٹکڑے اڑائیگا۔ تیرے یہ تیرو خدنگ میرے پاس سے گزرتے ہیں مگروہ مجھے زخمی نہیں کرتے آ۔ اب میری تلوار تیرے ان الزاموں کا کام تمام کرکے ہمیشہ کو انھیں ٹھنڈا کئے دیتی ہے۔ نفیر بجائے جائیں۔

(گجر بجتا ہے۔ دونوں لڑتے ہیں۔ ایدمند گر جاتا ہے)

البانی:۔ اسے مرنے نہ دو۔ یہ مرے نہیں (ہمیں ابھی مقدمہ کرکے اس کے متعلق کل امور تحقیق کرنے ہیں۔)

گونرل:۔ یہ سب چالبازی تھی۔ ایدمند قوانین "شہسواری" کی رو سے تمھارا فرض نہ تھا کہ تم ایک ایسے شخص سے تیغ آزمائی کرتے جس کا کسی کو کچھ حال معلوم نہیں۔ تم اس حریف سے مغلوب نہیں ہوئے ہو۔ تمہیں محض دھوکا اور فریب دیا گیا ہے۔

البانی:۔ عورت چپ رہ۔ ورنہ اسی کاغذ سے تیرا منہ بند کردوں گا۔ ایدمند جس نام سے بدتر دنیا میں کوئی نام نہیں، اس خط کو پکڑ اور اس میں اپنی خباثت کو پڑھ۔ گونرل چھیننے کی کوشش نہ کر۔ تو تو اس کے مضمون سے خوب واقف ہے۔

(البانی خط ایدمند کو دیدیتا ہے)

گونرل:۔ اچھا اگر ہم تے کوئی خط لکھا بھی تو قوانین ملک ہمارے ہیں، تمھارے

	This sword, this arm, and my best spirits are bent
	To prove upon thy heart, whereto I speak,
	Thou liest.
Edmond	In wisdom I should ask thy name,
	But since thy outside looks so fair and warlike,
	And that thy tongue some say of breeding breathes,
	What safe and nicely I might well demand
	By rule of knighthood I disdain and spurn.
	Back do I toss those treasons to thy head,
	With the hell-hated lie o'erwhelm thy heart,
	Which, for they yet glance by and scarcely bruise,
	This sword of mine shall give them instant way
	Where they shall rest for ever. Trumpets, speak!
	(Alarums. They fight. Edmond is vanquished)
Albany	Save him, save him!
Goneril	This is practice, Gloucester.
	By th' law of arms thou wast not bound to answer
	An unknown opposite. Thou art not vanquished,
	But cozened and beguiled.
Albany	Shut your mouth, dame,
	Or with this paper shall I stopple it.
	(To Edmond)
	Hold, sir, thou worse than any name: read thine own evil.
	(To Goneril) No tearing, lady. I perceive you know it.
Goneril	Say if I do, the laws are mine, not thine.

نہیں ہیں۔ مجھے کون گرفتار کر سکتا ہے۔ (چلی جاتی ہے)

البانی:۔ کیسی پاجیانہ حرکت ہے۔ ایڈمنڈ تجھے اس خط کا حال معلوم ہے؟

ایڈمنڈ:۔ مجھ سے نہ پوچھئے کہ میں کس کس حال سے واقف ہوں۔

البانی:۔ گونرل کی خبر رکھو' وہ نہایت غصب ناک عورت ہے۔ اس کی طبعیت کو ٹھنڈا کرو۔

ایڈمنڈ:۔ آپ نے مجھ پر کس بات کا الزام رکھا ہے؟ میں نے کیا جرم کیا ہے؟ جو کچھ میں نے کیا ہے اس سے بھی زیادہ مذموم حرکتیں روز بروز افشا ہوتی جائیں گی۔ زمانہ سب آشکار کر دے گا۔ یہ سب گذر چکا ہے اور اس کے ساتھ میں بھی گذر چکا ہوں۔ مگر یہ بتا کہ تو کون ہے جس نے خوش قسمتی سے مجھ پر غلبہ پایا ہے اگر تو شریف ہے تو میں نے تیرا قصور معاف کیا۔

ایڈگر:۔ میں بھی تجھے معاف کرتا ہوں۔ سن کہ میری رگوں میں بھی وہی خون ہے جو تیری رگوں میں ہے۔ اور جتنا خون مجھ میں تجھ سے بہتر ہے اتنا ہی تو میرے درپے آزار رہا۔ میرا نام ایڈگر ہے اور میں تیرے ہی باپ کا بیٹا ہوں۔ ہمارے وہ کام جو موجب عیش و نشاط ہوتے ہیں وہی تباہی کے آلے ہو جاتے ہیں۔ اور سیاہ کاریوں کا ارتکاب جس سے وہ تجھے دنیا میں لایا تھا اسی نے اس کی آنکھوں کا نور زائل کر دیا۔

ایڈمنڈ:۔ جو کچھ کہہ رہے ہو سب سچ ہے۔ اور یہ بھی سچ ہے کہ گردش ایام کا وزنی چرخ میرے پسینے قریب آتا جاتا ہے۔ آ۔ میں حاضر ہوں۔

البانی:۔ میں پہلے ہی سمجھ رہا تھا کہ تمھارا یہ انداز کہہ رہا ہے کہ تم شریف اور شاہی خاندان سے ہو۔ آؤ میں تم سے بغل گیر ہونا چاہتا ہوں۔ اگر کبھی مجھے تم سے یا تمھارے باپ سے عداوت یا نفرت ہوئی ہو تو خدا میرا کلیجہ شق کر دے۔

ایڈگر:۔ لائق اور نیک شہزادے البانی مجھے آپ کے فرمانے کا پورا یقین ہے۔

البانی:۔ یہ تو بتاؤ کہ تم اتنے دنوں کہاں روپوش رہے۔ اور تمھیں پنے باپ کی مصیبتوں کا حال کیونکر معلوم ہوا؟

Who can arraign me for 't?
(Exit)

Albany: Most monstrous!—
O, know'st thou this paper?

Edmond: Ask me not what I know.

Albany: Go after her. She's desperate. Govern her.
(Exit one or more)

Edmond: What you have charged me with, that have I done,
And more, much more. The time will bring it out.
'Tis past, and so am I. (To Edgar) But what art thou,
That hast this fortune on me? If thou'rt noble,
I do forgive thee.

Edgar: Let's exchange charity.
I am no less in blood than thou art, Edmond.
If more, the more thou'st wronged me.
(He takes off his helmet)
My name is Edgar, and thy father's son.
The gods are just, and of our pleasant vices
Make instruments to plague us.
The dark and vicious place where thee he got
Cost him his eyes.

Edmond: Thou'st spoken right. 'Tis true.
The wheel is come full circle. I am here.

Albany: (to Edgar) Methought thy very gait did prophesy
A royal nobleness. I must embrace thee.
Let sorrow split my heart if ever I
Did hate thee or thy father.

Edgar: Worthy prince, I know 't.

Albany: Where have you hid yourself?
How have you known the miseries of your father?

ایڈگر:۔ حضور۔ باپ کی تیمارداری اور خدمت کرنے سے کل حال کھلتا رہا مختصر حال سنیئے۔ جب بیان کروں گا تو کلیجہ منہ کو آنے لگے گا۔ دل کے ٹکڑے اڑنے لگیں گے۔ جب میرے قتل کا اشتہار دیا گیا ہے اور لوگ مجھے قتل کرنے کیلئے گشت لگانے لگے تو جان کے خوف سے میں بھاگا۔ جان ایسی عزیز تھی کہ ہر ساعت مرنے کی تکلیف اٹھانی ایک ہی بار مرجانے سے بہتر معلوم ہوئی۔ کہیں سے پھٹے پرانے سڑے کپڑے پہن کر میں نے پاگل کا بھیس اختیار کیا اور اپنی صورت ایسی بنائی کہ کتے تک اس سے نفرت کریں۔ غرض اس بھیس میں میرا ملنا اپنے باپ سے ہوا۔ میں نے دیکھا کہ اس کی آنکھوں سے خون جاری ہے اور دونوں دیدے پھوٹ گئے ہیں۔ اب میں ان کا ہاتھ پکڑ کر ان کا رہنما بنا۔ ان کے لئے بھیگ مانگی۔ ناامیدی سے انھیں بچاتا رہا۔ لیکن کبھی انھیں یہ نہ بتایا کہ میں کون ہوں۔ اپنے سفر کے کل حالات از اول تا آخر ان سے کہے۔ مگر ان کا دل جو پہلے ہی ٹوٹ چکا تھا ان مصیبتوں کا تاب نہ لاسکا۔ اور اب ان پر دو شدید جذبات کا اثر یعنی ایک طرف خوشی اور دوسری طرف رنج والم ایسا طاری ہوا کہ ان کے دل کی حرکت بند ہوگئی۔ لیکن صورت سے معلوم ہوتا تھا مسکراتے ہوئے مرے ہیں۔

ایڈمنڈ:۔ تمھاری یہ تقریر سنکر تو مجھے بھی رونا آگیا۔ ممکن ہے کہ میرا یہ رونا میرے حق میں بھلا ہو۔ مگر کہے جاؤ کہ آگے کیا ہوا۔ تمھاری صورت سے معلوم ہوتا ہے کہ آگے بھی تم کچھ کہنے والے تھے۔

البانی:۔ اگر آگے کچھ کہنے والے تھے اور وہ اس سے بھی بڑھکر کوئی غم کی کہانی ہے تو وہ مت کہو۔ کیونکہ اب تک جو کچھ تم نے کہا وہی مجھے تحلیل کئے ڈالتا ہے۔

ایڈگر:۔ باپ کی موت ایسے لوگوں کیلئے جو رنج کا آنا پسند نہیں کرتے مصیبتوں میں ایک طرح کا وقفہ تھا کیونکہ اس سے بھی بڑھکر ایک واقعہ پیش جس نے رنج اور صدموں کی انتہا نہ رکھی۔ باپ کی موت پر میں زور زور سے روتا اور چیختا تھا کہ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص جس نے مجھے حالت دیوانگی اور افلاس کی سخت آفات

Edgar — By nursing them, my lord. List a brief tale,
And when 'tis told, O that my heart would burst!
The bloody proclamation to escape
That followed me so near—O, our lives'
sweetness,
That we the pain of death would hourly die
Rather than die at once!—taught me to shift
Into a madman's rags, t' assume a semblance
That very dogs disdained; and in this habit
Met I my father with his bleeding rings,
Their precious stones new-lost; became his
guide,
Led him, begged for him, saved him from
despair;
Never—O fault!—revealed myself unto him
Until some half hour past, when I was armed.
Not sure, though hoping, of this good success,
I asked his blessing, and from first to last
Told him our pilgrimage; but his flawed heart—
Alack, too weak the conflict to support—
'Twixt two extremes of passion, joy and grief,
Burst smilingly.

Edmond — This speech of yours hath moved me,
And shall perchance do good. But speak you
on—
You look as you had something more to say.

Albany — If there be more, more woeful, hold it in,
For I am almost ready to dissolve,
Hearing of this.
(Enter a Gentleman with a bloody knife)

میں مبتلا دیکھا تھا اور اب تک وہ مجھ سے دور دور رہتا تھا۔ یہ معلوم کرکے کہ میں کون ہوں اور کس کے لئے زار و قطار روتا ہوں۔ میرے قریب آیا اور اپنے مضبوط بازو میری گردن میں ڈال دیئے۔ اور اس قدر زور زور سے رویا کہ معلوم ہوتا تھا کہ آسمان پھٹ جائے گا۔ میرے باپ کی لاش سے وہ لپٹ گیا اور بادشاہ لی ار کے پر درد اور واجب الرحم حالات بیان کرنے لگا۔ یہ حالات اس درجہ پر غم تھے کہ ایسے کبھی نہ سنے تھے۔ جوں جوں غم کی داستان آگے کہتا تھا بیان میں زور اور قوت بڑھتی جاتی تھی۔ اور خوف ہوتا تھا کہ کہیں اس کے دل کی رگیں نہ پھٹ جائیں۔ اس اثنا میں دو مرتبہ نفیر کے بجنے کی آواز میں نے سنی اور میں اسے اسی حالت نیم بیہوشی میں چھوڑ کر ادھر چلا آیا۔

البانی:۔ یہ کون تھا؟

ایڈگر:۔ یہ کنت تھا۔ وہی کنت جسے بادشاہ لی ار نے حالت عتاب میں جلا وطن کر دیا تھا۔ مگر یہ بھیس بدل کر آیا اور اسی بادشاہ کی جو دشمن ہوگیا تھا خدمت کرنے لگا اور ایسی خدمت کی کہ ایک غلام بھی اپنے آقا کی نہ کریگا۔

(ایک شریف ہاتھ میں خون آلودہ خنجر لئے آتا ہے)

شریف:۔ مدد کیجئے۔ مدد!

ایڈگر:۔ کس بات کی مدد چاہتے ہو؟

البانی:۔ زبان سے کچھ پھوٹو تو۔

ایڈگر:۔ یہ خون آلودہ خنجر تمہارے پاس کیسا ہے؟

شریف:۔ یہ گرم ہے اور اس سے بھاپ اٹھ رہی ہے۔ میں نے یہ خنجر اس کے سینے سے نکالا ہے۔ افسوس وہ مرگئی۔

البانی:۔ کون مرگیا؟ کچھ بتاؤ بھی۔

شریف:۔ حضور کی بیگم صاحبہ گذر گئیں۔ انھوں نے اپنی بہن ریگن کو زہر دیا تھا' چنانچہ مرتے وقت انھوں نے اس بات کا اقبال کیا۔

[EDGAR: This would have seem'd a period
To such as love not sorrow, but another
To amplify too much, would make much more,
And top extremity.
Whilst I was big in clamour, came there in a man,
Who having seen me in my worst estate,
Shunn'd my abhorr'd society, but then finding
Who 'twas that so endur'd, with his strong arms
He fasten'd on my neck and bellow'd out,
As he'ld burst heaven, threw him on my father,

Told the most piteous tale of Lear and him,
That ever ear receiv'd, which in recounting
His grief grew puissant and the strings of life,
Began to crack, twice then the trumpets sounded,
And there I left him tranc'd.
ALBANY: But who was this?
EDGAR: Kent sir, the banish'd Kent, who in disguise,
Follow'd his enemy king and did him service
Improper for a slave.]

Enter a Gentleman, with a bloody knife.

136-A
137

Gentleman — Help, help, O help!
Edgar — What kind of help?
Albany — Speak, man.
Edgar — What means this bloody knife?
Gentleman — 'Tis hot, it smokes.
It came even from the heart of—O, she's dead!
Albany — Who dead? Speak, man.
Gentleman — Your lady, sir, your lady; and her sister
By her is poisoned. She confesses it.

ایڈمنڈ:۔ میں نے تو ان دونوں سے شادی کا وعدہ کیا تھا۔ اب تینوں کی ایک دم شادی ہوئی جاتی ہے۔

ایڈگر:۔ لیجئے وہ کنٹ خود ہی آرہے ہیں۔

البانی:۔ ان دونوں کو یہاں لایا جائے۔ چاہے زندہ ہوں یا مردہ۔ یہ خدائی انصاف ہے جس نے ہمارے تن بدن پر رعشہ ڈال رکھا ہے۔ یہ رحم نہیں' خدا کا قہر ہے۔ (شریف چلا جاتا ہے)

(کنٹ آتا ہے)

کنٹ:۔ میں اپنے آقا اور مالک کے سلام کو حاضر ہوا ہوں۔ کیا وہ یہاں نہیں ہیں؟

البانی:۔ ہاں واللہ بادشاہ سلامت کو تو ہم سب بھول ہی گئے۔ ایڈمنڈ بتا بادشاہ اور کورویلیا کہاں ہیں؟

(گونرل اور ریگن کی لاشیں لائی جاتی ہیں)

کنٹ:۔ آپ یہ حال دیکھ رہے ہیں؟

کنٹ:۔ افسوس! یہ کیا ہوا؟

ایڈمنڈ:۔ دونوں کو مجھ سے عشق تھا اور یہی وجہ ہوئی کہ ایک نے دوسری کو زہر دیدیا۔ اور پھر وہ خود بھی ہلاک ہوگئی۔ ان مردوں کے چہروں کو ڈھک دو۔ مجھے اب سانس مشکل سے آرہا ہے۔ باوجودیکہ میری طبیعت بدواقع ہوئی ہے مگر اس وقت کوئی نیکی کرنی چاہتا ہوں۔ فوراً محل کو آدمی بھیجا جائے بہت جلدی کرنی چاہئے۔ کیونکہ میں تحریری حکم لی ار اور کورویلیا کے کا دے چکا ہوں۔ تاخیر مطلق نہ ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ میرے حکم کی۔؟

البانی:۔ لوگو۔ دوڑو' دوڑو۔

ایڈگر:۔ حضور ہم کدھر دوڑیں۔ یہ کام کس کے اختیار سے ہوا ہے؟ کیلئے کوئی علامت تو ہمیں دیں۔

Edmond	I was contracted to them both; all three Now marry in an instant.
Edgar	Here comes Kent. (Enter the Earl of Kent as himself)
Albany	Produce the bodies, be they alive or dead. (Goneril's and Regan's bodies brought out) This judgement of the heavens, that makes us tremble, Touches us not with pity.—O, is this he? (To Kent) The time will not allow the compliment Which very manners urges.
Kent	I am come To bid my king and master aye good night. Is he not here?
Albany	Great thing of us forgot!— Speak, Edmond; where's the King, and where's Cordelia?— Seest thou this object, Kent?
Kent	Alack, why thus?
Edmond	Yet Edmond was beloved. The one the other poisoned for my sake, And after slew herself. I pant for life. Some good I mean to do, Despite of mine own nature. Quickly send, Be brief in it, to th' castle; for my writ Is on the life of Lear and on Cordelia. Nay, send in time.
Albany	Run, run, O run!
Edgar	To who, my lord?—Who has the office? Send Thy token of reprieve.

ایڈمنڈ:۔ ہاں یہ خیال ٹھیک ہے۔ لو۔ میری یہ تلوار لیجاؤ اور وہاں؟ ہوا سے میری یہ تلوار دکھانا۔

البانی:۔ اگر جان عزیز ہے تو جلدی کرو۔

ایڈمنڈ:۔ اس کپتان کے پاس میری طرف سے اور البانی کی بیگم سے اس بات کا حکم ہے کہ کوردیلیا کو قید خانہ میں پھانسی دیدی جائے۔ یہ کیا جائے کہ حالت ناامیدی میں اس نے خود ایسا کیا ہے۔

البانی:۔ خدا اسے اپنی حفظ وامان میں رکھے۔ ایڈمنڈ کو کوئی یہاں سے لے جائے۔

(ایڈمنڈ کو لوگ اٹھا کر لیجاتے ہیں۔ بادشاہ لی ار مردہ کوردیلیا کو اپنے ہاتھوں میں اٹھائے لاتا ہے۔ ایڈگر ایک کپتان اور اور لوگ ساتھ ہیں۔)

لی ار:۔ لوگو روؤ۔ پیٹو' آہ وفغاں بلند کرو۔ اگر میرے پاس تم اور زبانیں ہوتیں تو اتنا روتا اور چیختا کہ یہ گنبد سپہر شق ہو جاتا۔ ہائے ایسی گئی کہ پھر نہ آئیگی۔ مجھے اور جیتے کی پہچان ہے۔ کوئی آہے سانس چلتا ہو اور آئینہ پر غبار نظر آئے۔ اگر ایسا ہوا تو وہ زندہ ہے۔

کنٹ:۔ ہائے کیا یہی انجام ہونیوالا تھا۔

ایڈگر:۔ کیا تقدیر میں یہی ہولناک شکل دیکھنی لکھی تھی۔

البانی:۔ سب گر پڑو اور مرجاؤ۔

لی ار:۔ دیکھو یہ پر حرکت کرتا ہے۔ وہ تو زندہ ہے۔ ہائے کاش اگر وہ جیتی ہوتی تو جتنے صدمے ابتک اٹھائے تھے وہ سب دور ہو جا۔

کنٹ:۔ اے میرے نیک دل آقا۔ (لی ار کے قدموں میں گرتا ہے)

لی ار:۔ مہربانی کرو۔ مجھ سے دور رہو۔

ایڈگر:۔ شاہا! یہ نواب کنٹ ہیں۔ حضور کے بڑے وفادار دوست۔

لی ار:۔ تم سب پر لعنت ہو۔ تم سب قاتل ہو' باغی ہو' غدار ہو۔ پیاری کوردیلیا

Edmond	Well thought on! Take my sword. The captain, Give it the captain.
Edgar	Haste thee for thy life. (Exit the Gentleman)
Edmond	(to Albany) He hath commission from thy wife and me To hang Cordelia in the prison, and To lay the blame upon her own despair, That she fordid herself.
Albany	The gods defend her!—Bear him hence a while. (Exeunt some with Edmond) (Enter King Lear with Queen Cordelia in his arms, followed by the Gentleman)
Lear	Howl, howl, howl, howl! O, you are men of stones. Had I your tongues and eyes, I'd use them so That heaven's vault should crack. She's gone for ever. I know when one is dead and when one lives. She's dead as earth. (He lays her down) Lend me a looking-glass. If that her breath will mist or stain the stone, Why, then she lives.
Kent	Is this the promised end?
Edgar	Or image of that horror?
Albany	Fall and cease.
Lear	This feather stirs. She lives. If it be so, It is a chance which does redeem all sorrows That ever I have felt.
Kent	(kneeling) O, my good master!
Lear	Prithee, away.
Edgar	'Tis noble Kent, your friend.
Lear	A plague upon you, murderers, traitors all.

کچھ دن تو اور جی لیتی- ہائے وہ تو ہمیشہ کیلئے چلی گئی-؟ کیا کہتی ہے؟ تیری آواز تو ہمیشہ سے نرم و نازک تھی' جو عورتوں کی؟ سمجھی جاتی ہے- میں تو اس موذی کو ہلاک کر دیا جو تجھے پھانسی؟-

کپتان:- یہ بالکل درست ہے- لی ار نے اس آدمی کو قتل کر دیا-

لی ار:- کیا میں نے اسے جان سے نہیں مار ڈالا- وہ دن بھی میں نے دیکھے ہیں جبکہ میری یہ شمشیر خمدار سب کو سلا دیتی تھی- مگر اب بڈھا ہوں- صدموں نے ڈھا دیا ہے- تم کون ہو؟ میری نظر کمزور ہے- اور اس وقت آنکھوں میں آنسو بھرے ہیں- ان سے اور بھی کچھ دکھائی نہیں دیتا- تم خود ہی بتاؤ کہ کون ہو؟

کنٹ:- اگر تقدیر کو اس بات پر ناز ہو کہ دو آدمی ایسے تھے جن سے اسے محبت بھی تھی اور نفرت بھی تو ان میں سے ایک میں ہوں-

لی ار:- میری نظر بہت کمزور ہے- کیا تم کنٹ نہیں ہو؟

کنٹ:- حضور' میں کنٹ ہوں- وہی آپ کا خدمت گزار یعنی کائیس-

لی ار:- میں سب کے سامنے کہتا ہوں کہ یہ بڑا ہی اچھا آدمی ہے- تلوار کا ہاتھ بڑا سچا لگاتا ہے اور بار بار لگاتا ہے- مگر وہ تو مر گیا- مٹی ہو گیا-

کنٹ:- نہیں آقا' میں وہی ہوں جس نے اس وقت سے کہ آپکی حالت میں فرق آیا اور مصیبتوں کا آپ کو سامنا ہوا کسی حال میں بھی آپ کا ساتھ نہ چھوڑا-

لی ار:- اچھا ہوا تم آگئے' تمہارا آنا مبارک ہے-

کنٹ:- کسی کا آنا بھی مبارک نہیں- ہر طرف اندھیرا اور غم چھایا ہے- حضور کی دونوں بڑی بیٹیوں نے اپنی جانیں تلف کر دیں اور بری طرح تلف کیں- اب ان میں سے کوئی بھی زندہ نہیں ہے-

لی ار:- ہاں میرا بھی ایسا ہی خیال ہے-

البانی:- بادشاہ کو خبر نہیں ہے کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں اور اس وقت انکو بتانا کہ آپ کون ہیں بیکار ہے-

I might have saved her; now she's gone for ever.—
Cordelia, Cordelia: stay a little. Ha?
What is 't thou sayst?—Her voice was ever soft,
Gentle, and low, an excellent thing in woman.—
I killed the slave that was a-hanging thee.

Gentleman — 'Tis true, my lords, he did.

Lear — Did I not, fellow?
I have seen the day with my good biting falchion
I would have made them skip. I am old now,
And these same crosses spoil me. (To Kent)
Who are you?
Mine eyes are not o' th' best, I'll tell you straight.

Kent — If fortune brag of two she loved and hated,
One of them we behold.

Lear — This' a dull sight.
Are you not Kent?

Kent — The same, your servant Kent.
Where is your servant Caius?

Lear — He's a good fellow, I can tell you that.
He'll strike, and quickly too. He's dead and rotten.

Kent — No, my good lord, I am the very man—

Lear — I'll see that straight.

Kent — Nor no man else. All's cheerless, dark, and deadly.
Your eldest daughters have fordone themselves,
And desperately are dead.

Lear — Ay, so think I.

Albany — He knows not what he says; and vain is it
That we present us to him.
(Enter a Messenger)

ایڈگر:۔ بالکل درست فرمایا۔ اب ان سے کچھ کہنا یا ان کو کچھ بتانا بالکل فضول ہے۔ (ایک کپتان آتا ہے)

کپتان:۔ ایڈمند مرگیا۔

البانی:۔ اس کا مرنا ایک خفیف بات ہے۔ سلطنت برطانیہ کے شرفا اور عمائد آپ سب کو یہ بات معلوم ہے کہ اس تباہ حال بادشاہ کے اطمینان کیلئے جب تک وہ زندہ ہیں ہم سلطنت سے مستعفی ہوتے ہیں۔ اور ہم اپنے جملہ اختیارات شاہی ان کے حوالے کرتے ہیں۔ (ایڈگر اور کنٹ سے کہتا) آپ دونوں کے حقوق بحال کئے جاتے ہیں۔ اور آپ کی جاگیریں آپ کو دی جاتی ہیں۔ اور ساتھ ہی اس کے علاوہ آپ دونوں کو وہ اعزاز و اکرام بخشا جاتا ہے جسکے حقیقت میں آپ لائق و مستحق ہیں۔ بادشاہ کے تمام دوست اور احباب اپنی نیکیوں کا ثمرہ پائیں گے۔

لی ار:۔ ہائے میرے اس پیارے مسخرے کو بھی کسی نے پھانسی دیدی ہائے ہائے اب اس میں جان کہاں باقی ہے افسوس' کتے گھوڑے اور چوہے میں تو جان ہو اور تجھ میں سانس نہ ہو۔ ہائے اب تو پھر نہ آئیگی ہرگز نہ آئیگی۔ ذرا مہربانی کر کے یہاں کا بوتام کھول دو آپ کا شکریہ یہ بھی آپ نے دیکھا اس کے چہرے کو دیکھتے رہئے اس کے لبوں کو دیکھئے ہاں ہاں وہیں دیکھئے وہیں۔

(لی ار مرجاتا ہے)

ایڈگر:۔ بادشاہ کو غش آگیا ہے بادشاہ سلامت' بادشاہ سلامت۔

کنٹ:۔ اے دل ٹوٹ جا' غارت ہوجا۔

ایڈگر:۔ حضور اوپر دیکھیں۔

کنٹ:۔ اب اس کی روح کو نہ ستاؤ دنیا سے گزر جانے دو بادشاہ نے اتنی مصیبتیں اٹھائی ہیں کہ اگر اب پھر کوئی دنیا کے ظالم شکنجے پر انہیں کھینچنا چاہیگا تو وہ اس سے نفرت کریں گے۔

ایڈگر:۔ بادشاہ لی ار فی الحقیقت دنیا سے چل بسے۔

Edgar	Very bootless.
Captain	(to Albany) Edmond is dead, my lord.
Albany	That's but a trifle here.— You lords and noble friends, know our intent. What comfort to this great decay may come Shall be applied; for us, we will resign During the life of this old majesty To him our absolute power; (To Edgar and Kent) you to your rights, With boot and such addition as your honours Have more than merited. All friends shall taste The wages of their virtue, and all foes The cup of their deservings.—O see, see!
Lear	And my poor fool is hanged. No, no, no life? Why should a dog, a horse, a rat have life, And thou no breath at all? Thou'lt come no more. Never, never, never, never, never. (To Kent) Pray you, undo this button. Thank you, sir. Do you see this? Look on her. Look, her lips. Look there, look there. (He dies)
Edgar	He faints. (To Lear)My lord, my lord!
Kent	(to Lear) Break, heart, I prithee break.
Edgar	(to Lear) Look up, my lord.
Kent.	Vex not his ghost. O, let him pass. He hates him That would upon the rack of this tough world Stretch him out longer.
Edgar	He is gone indeed.

کنت:۔ تعجب تو یہ ہے کہ اتنی مصیبتیں اب تک کیونکر جھیلا کئے پہلے ہی کیوں نہ جان دیدی۔

البانی:۔ یہ مردے یہاں سے اٹھاؤ خداؤ تمہارا ہی کام ہے کہ ہم سب غم و الم میں مبتلا ہوں (ایڈگر اور کنت سے کہتا ہے) آپ دونوں مجھے جان و دل سے عزیز ہیں اس سلطنت میں حکومت اور جو زخم اس سلطنت کو پہنچے ہیں انہیں مندمل کیجئے۔

کنت:۔ مجھے تو حضور ایک سفر درپیش ہے تھوڑے دن میں میں اسے اختیار کرنا ضروری ہے آقا مجھے بلا رہے ہیں اور میں ان کے پاس جانے سے انکار نہیں کر سکتا۔

البانی:۔ اس برے وقت کا بار ہمیں اٹھانا ہے جو کچھ دل میں ہے وہی کہنا نہ یہ کہ جو کچھ کہنا چاہئے وہ زبان پر لانا ہے جن کی عمریں زیادہ ہوئیں انہوں نے زیادہ تکلیفیں اٹھائیں ہم جو جوان ہیں نہ اتنی مصیبتیں دیکھیں گے نہ اتنے دن جیئیں گے۔

(موت کا باجا بجتا ہے اور سب چلے جاتے ہیں)

Kent The wonder is he hath endured so long.
He but usurped his life.

Albany Bear them from hence. Our present business
Is general woe.
(To Edgar and Kent) Friends of my soul, you twain
Rule in this realm, and the gored state sustain.

Kent I have a journey, sir, shortly to go:
My master calls me; I must not say no.

Edgar The weight of this sad time we must obey,
Speak what we feel, not what we ought to say.
The oldest hath borne most. We that are young
Shall never see so much, nor live so long.
(Exeunt with a dead march, carrying the bodies)

فہرست کتب

۱۔	بات کی اونچی ذات	مشکور حسین یاد	150/-
۲۔	لمحے کی بات	منیر احمد شیخ	75/-
۳۔	اندھیرا اجالا	یونس جاوید	225/-
۴۔	توبۃ النصوح	ڈپٹی نذیر احمد	90/-
۵۔	بیگمات کے آنسو	حضرت خواجہ حسن نظامی	60/-
۶۔	فردوس بریں	مولانا عبدالحلیم شرر	100/-
۷۔	امراؤ جان ادا	مرزا ہادی رسوا	125/-
۸۔	مشاہیر کا اسلوب مزاح	چودھری محمد حسین قسمت	150/-
۹۔	گھوم لیا پاکستان	اسد اسلم شیخ	120/-
۱۰۔	سچے دوست بہادر دشمن	مترجم: اختر وقار عظیم	120/-
۱۱۔	ہیملٹ (مع انگریزی)	شیکسپیئر مترجم: فراق گورکھپوری	160/-
۱۲۔	کنگ لیئر (مع انگریزی)	" مترجم: عنائت اللہ دہلوی	160/-
۱۳۔	اوتھیلو (مع انگریزی)	" مترجم: عنائت اللہ دہلوی	160/-
۱۴۔	میکبتھ (مع انگریزی)	" مترجم: ارشد رازی	120/-
۱۵۔	ونٹر ٹیلز (مع انگریزی)	"	150/-
۱۶۔	ہیملٹ	" مترجم: فراق گورکھپوری	60/-

برائے اے لیول:

۱۔	امراؤ جان ادا تنقید، تجزیہ، فرہنگ	صبغہ فاروق	75/-

اظہار سنز

۱۹۔ اردو بازار۔ لاہور